# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 25 جون 2020ء بمطابق 3 ذیقعد 1441ہجری بعد از دوپہر تین بجے پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوۡهُهُمۡ فِی النَّارِ یَقُوۡلُوۡنَ یٰلَیۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰهَ وَاَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا O وَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِیۡلَاO رَبَّنَاۤ اٰتِهِمۡ ضِعۡفَیۡنِ مِنَ الۡعَذَابِ وَالۡعَنۡهُمۡ لَعۡنًا کَبِیۡرًاO یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَکَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ وَجِیۡهًا O یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۙ O یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا۔

(ترجمہ) جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے کہ "کاش ہم نے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی" ۔ اور کہیں گے "اے رب ہمارے، ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا۔ اے رب، ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر" ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اُن لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیتیں دی تھیں، پھر اللہ نے اُن کی بنائی ہوئی باتوں سے اُس کی برأت فرمائی اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھا۔ اے ایمان لانے والو، اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

## اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: .Leaves applications۔جناب سراج الدین،ایم پی اے،25جون2020ء، بابر سلیم خان،25جون2020ء، شکیل بشیر خان،25جون2020ء، مسماۃ سومی فلک ناز صاحبہ،25جون 2020ء، ملیحہ علی اصغر خان صاحبہ، 25 جون 2020ء، حاجی انور حیات خان، 25تا 26 جون 2020ء، جناب مصور خان،25جون2020ء، آصف خان،25جون2020ء، پیر فدا25اور26جون 2020ء، مسماۃ عائشہ بی بی،25جون2020ء۔

Is it the desire of the house that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

ایک منٹ جی، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ!

## رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:Thank you، جناب سپیکر صاحب! کل میں نے یہاں پر ایک پوائنٹ آؤٹ کیا تھا، ایس ایس پی کو معطل کرنا یہ ایک بہت بڑا ناجائز قدم ہے، جو لوگ عمران الدین جو یکہ توت تھانے سے آتا ہے اور وہ عمران کو اٹھا کر عامر تہکالی کو لیکر جاتا ہے، پھر اس کی Voice messages بھی گروپس میں شیئر ہوتی ہیں، چې هلکه سړي مو بربنډ کړے دے او راشه مبارک دې شه، اس طرح تہکال کا ایس ایچ او، سر، ان دونوں کو ابھی تک گرفتار کیوں نہیں کیا گیا؟ ہمارے ایس ایس پی آپریشن کو کیوں معطل کیا گیا ہے، ہمارے ایس ایس پی آپریشن کا اس میں کیا قصور ہے؟ جناب سپیکر صاحب! وہ ایک اچھا ایماندار آدمی ہے، کام کرنے والا بندہ ہے جبکہ ایک تو یہ ہے کہ اس کے بھائی کا آپ انٹرویو دیکھیں تو وہ کہتا ہے کہ ڈی ایس پی اور دو ایس ایچ اوز اور ساتھ پولیس والے آئے تھے، ڈی ایس پی ابھی تک گرفتار کیوں نہیں ہوئے؟ عمران الدین اور شہریار ابھی تک گرفتار کیوں نہیں ہوا؟ میں آپ کی رولنگ چاہتی ہوں کہ ایس ایس پی کے بجائے یہ دو لوگ جو ہیں، ڈی ایس پی جو ہے، یہ کیسے بچ گیا ہے، ان تینوں کو گرفتار کرکے ان پر مقدمہ چلایا جائے کیونکہ ایک آدمی یکہ توت سے آتا ہے اور تہکال میں وہ Raid کرتا ہے، پھر اس کے بعد اس کے Voice messages چلتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! میں اس فورم سے اس بات پر تنقید کرونگی کہ ایس ایس پی آپریشن کو کیوں معطل کیا گیا ہے؟ بجائے اس کے کہ ڈی ایس پی اور ان کے دو ایس ایچ اوز ابھی تک گرفتار کیوں نہیں کیا گیا؟ تین بندے جو ہیں، تین اہلکار جو ہیں جن کے تھانے

میں یہ سارا کچھ ہوا ہے، وہ بندے تو لاک اپ میں ہیں لیکن دونوں ایس ایچ اوز اور ڈی ایس پی ان کو صرف لائن حاضر کر دیا گیا ہے، کل اس کے یہی پیٹی بند ان کو بچا لیں گے، یہ چیز جو ہے، ہماری پولیس نے بہت قربانیاں دی ہیں، ہماری پولیس نے War on terrorism میں اتنی قربانیاں دی ہیں کہ ان دو ایس ایچ اوز اور ڈی ایس پی کو نوکری سے برخاست کریں جنہوں نے ہماری پولیس کو ایک داغ لگا دیا ہے۔ Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): شکریہ، جناب سپیکر! چونکہ کل رات لیٹ تک اور آج صبح بھی اس کے اوپر چیف منسٹر صاحب خود بھی دیکھ رہے ہیں، آج صبح سے لیکر ابھی میں سیدھا اسمبلی آیا ہوں، تقریباً پانچ گھنٹے چیف سیکرٹری اور دیگر آفیشلز وہاں پر موجود تھے بلکہ معاملے کی سنگینی کا آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ چیف منسٹر صاحب نے آئی جی کو فوراً وہاں پر اپنے آفس میں بلایا اور وہ حیات آباد میں تھے، ان کو فوراً وہاں سے کہا گیا کہ آپ سارے کام چھوڑ کر یہاں پر آپ آجائیں، ان کو وہاں پر بلایا گیا، میرے خیال میں یہ ایک بدقسمت واقعہ ہے، ہر طرف سے اس کو اگر آپ دیکھ لیں، ہر پہلو سے آپ اس کو دیکھ لیں تو یہ بدقسمتی سے بھرا ہوا ایک واقعہ ہے، اگر وہ دیکھ لیں کہ جس کے اوپر بعد میں یہ ظلم ہوا، اس نے جو الفاظ ادا کئے تھے، دو تین دن سے جو سوشل میڈیا کے اوپر چل رہا تھا، پولیس کے حوالے سے، پولیس آفیسرز کے حوالے، سے میرے خیال میں وہ بھی ہمارے کلچر کا کوئی حصہ نہیں ہے، نہ کوئی خوش ہونے والی بات ہے، اس نے جو حرکت کی تھی لیکن پھر اس سے بھی زیادہ بدقسمتی یہ ہوئی کہ اس کے ساتھ کس طریقے سے پھر ڈیل کیا گیا؟ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے پورے صوبے کے لئے ایک چیلنج ہے، اس وقت اس کو ہم کس طریقے سے اور حکومت کے لئے بھی ایک چیلنج ہے تاکہ ہم اپنے معاشرتی اقدار کو بھی بچائیں اور ایکشن بھی لیں، جس جس نے جہاں جہاں پر غلط کام کیا ہے، اس کو سزا بھی دے دی جائے۔ چونکہ پھر ٹائم زیادہ لگ جائے گا لیکن میں دو تین چیزیں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، آج ہم نے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے فیصلے کئے ہیں، ایک تو سر یہ بحث تا قیامت جاری رہے گی، اگر حکومت خود اس کی انویسٹی گیشن کرے، میں بالکل فلور آف دی ہاؤس یہ بات کرنا چاہتا ہوں، اگر پولیس اس کے اوپر کمیٹی بنائے، انویسٹی گیشن کرے تو پھر بھی یہ بحث چلتی رہے گی، اگر ہوم ڈیپارٹمنٹ سے کروائیں تو پھر بھی یہ بحث چلتی رہے گی، اگر کیبنٹ ممبرز کی کمیٹی بنائیں تو پھر بھی یہ ہے، حکومت ایسی انویسٹی گیشن سے مطمئن نہیں ہوگی، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پھر بڑا فیصلہ آج چیف منسٹر صاحب نے کر لیا ہے، یہ معاملہ ہم نے ہائی کورٹ کو لکھ بھی دیا

ہے، جوڈیشل انکوائری ہائی کورٹ کے لیول پر ہم کروانے جارہے ہیں، (تالیاں) اب ہائی کورٹ کے ایک معزز جج یا معزز ججز صاحبان اس جوڈیشل انکوائری کو Conclude کرینگے، میرے خیال میں اپوزیشن کو ٹریژری کو اور صوبے کے تمام لوگ اس کے اوپر مطمئن ہونگے کہ ادھر جو بھی انہوں نے فیصلہ کیا، جس کے اوپر بھی انہوں نے اس کا Blame fix کیا تو میرے خیال میں اس میں کوئی وہ نہیں ہوگا۔ دوسری بات اگر آپ سن لیں، میرے خیال میں اگر حوصلے سے سن لیں تو۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان!

وزیر قانون: جناب، مجھے بات کمپلیٹ کرنے دیں، آپ اس کو بتائیں، میں کہیں بھاگ تو نہیں رہا ہوں، میں ادھر ہی بیٹھا ہوں، عنایت اللہ صاحب میرے لئے محترم ہیں، مجھے بات کمپلیٹ کرنے دیں، وہ بات بیچ میں رہ جاتی ہے، ہوسکتا ہے کہ آپ کا جواب میرے اس مکالمے میں آپ کو مل جائے۔ دوسری بات جو ہم نے کی ہے، ایکشن ہوا ہے، اس وقت ہم نے ایس ایس پی آپریشن کو سسپنڈ کر دیا ہے، اس کو Closed کر دیا ہے، سی سی پی کو، ٹھیک ہے، دوسرا ایس ایچ او جو تہکال تھانے سے Related ہے، اس کے خلاف ایف آئی آر بھی درج ہو گئی ہے اور جو دیگر اہلکار بھی تھے، جو ایشو میڈم نے اٹھایا ہے، یکہ توت پولیس سٹیشن کے ایس ایچ او کے بارے میں تو وہ بھی ڈسکس ہوا ہے، ہم نے فیصلہ اب یہ کرنا ہے کہ جو جوڈیشل انکوائری ہائی کورٹ کے معزز جج صاحب کی نگرانی میں ہوگی، اس میں جو بھی ملوث پایا، جس کے اوپر بھی Responsibility fix ہوئی، خواہ وہ کوئی بھی ہو، بڑے سے بڑا افسر ہو، چھوٹے سے چھوٹا افسر ہو، ہم اس کے اوپر یہ Responsibility fix کروائیں گے۔ اب میری آخر میں ایک ریکویسٹ ہے کہ ابھی آپ ذرا انتظار کر لیں، جوڈیشل انکوائری ہو جائے، انکوائری اس دن ہوگی، اس کے اوپر ایک ٹائم لائن ہوگی، میرے خیال میں اس صوبے میں سب سے Highest forum ہائی کورٹ ہے، اس سے زیادہ کوئی Highest forum نہیں، جب بھی یہ ہو جائے تو آپ کو یقین سے میں Assure کرا سکتا ہوں کہ اس وقت بھی As we speak، اس وقت چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اس معاملے کو وہ خود مانیٹر، تھوڑا سا آپ انتظار کر لیں، ہم نے آفیسرز کے اوپر ایف آئی آر کاٹ دی ہیں، ابھی جس بندے کی یا جس آفیسر کی آپ نے نشاندہی کی ہے، تھوڑا سا انتظار کر لیں، ہوسکتا ہے، ایکشن آپ کو دیکھتا ہوا نظر آئے، ہو سکتا ہے کہ آپ ادھر بیٹھے ہوئے ہوں آپ کو پتہ چل جائے، ذرا سا حوصلے سے آپ کام لیں۔ آخر میں ایک

بات میں ضرور کہونگا، یہ کالی بھیڑیاں ہیں، ادارے کو اور ان کالی بھیڑوں کو آپ نے الگ الگ رکھنا ہے، ہم نے اپنی پولیس کی قربانیوں کو بھی بھولنا نہیں ہے، اگر اس ہاؤس کے اندر کوئی غلط کام کرے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ پورا ہاؤس اس کا ذمہ دار ہے، یہ پورے ہاؤس کے اوپر خدانخواستہ کوئی غلط، ہم نے اپنی پولیس فورس کے مورال کو بالکل اس کی حفاظت کرنی ہے، ہم نے پولیس فورس کے مورال کو High رکھنا ہے، قربانیاں انہوں نے دی ہیں، قربانیاں دے رہے ہیں، پولیسنگ کر رہے ہیں، میں Assure کرتا ہوں، پولیس فورس کی بھی اپنی جو Responsibilities ہیں وہ بالکل Carry on کرے، آپ کے ساتھ انصاف ہوگا، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے اندر ان لوگوں پر جو الزام یا جو غلط کام کسی نے کیا ہے، ان کے ساتھ انصاف ہوگا، بے انصافی یا غلط کام وہ کسی کے ساتھ نہیں ہوگا، Rest assured پورے ہاؤس کے ممبرز سے یہ کہتا ہوں کہ اس ایشو کو ہم ان شاء اللہ اپنے منطقی انجام تک پہنچائیں گے، Independent طریقے سے پہنچائیں گے، پولیس فورس کو بھی ہم حوصلہ دیں گے کہ وہ بھی اپنا اچھا کام کرتی ہے، وہ جاری رکھے، ایسے کالی بھیڑوں کو ہم سزا دیں کہ ہم ان کو پولیس فورس سے الگ کر سکیں۔ Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! دیکھیں، مسئلہ صرف ایک واقعہ نہیں، میں ان سے ایگری نہیں کرتا ہوں، ایک پولیس ایکٹ پاس ہوا تھا، میں نے اس کمیٹی کو چیئر کیا تھا، ہم اس کو Own کرتے ہیں کہ وہ پولیس ایکٹ Implement نہیں ہوا ہے، میں اس لئے آپ کو تجویز دے رہا ہوں کہ اس معاملہ پر سب لوگوں کو بات کرنی چاہیئے، آگے آپ کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی کٹ موشن ہیں، پولیس کی الگ ہیں، ہوم ڈیپارٹمنٹ کی الگ ہیں، میرا خیال ہے اس ہوم ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہم پولیس کو ڈسکس کرتے ہیں، اس کٹ موشن کو لے لیں، اس پر ہم بات کرتے ہیں، وہ ایکٹ آپ نے Implement نہیں کیا ہے، جب تک اس ایکٹ کو آپ Implement نہیں کرینگے یہ واقعات ہوتے رہیں گے، یہ کلچر ہے، یہ ایک Attitude ہے، (تالیاں) یہ ایک رویہ ہے جو اوپر جا رہا ہے کیونکہ پولیس نے اس ایکٹ کے ایک پارٹ کو Implement کر دیا اور جو باقی ایکٹ ہے اس کو Implement نہیں ہونے دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیق آفریدی صاحب! بالکل مختصر، ایک دو منٹ میں بات کریں، جی شفیق آفریدی صاحب! شفیق آفریدی صاحب کا مائیک آن کریں، ان کا مائیک آن نہیں ہے۔

جناب شفیق آفریدی: شکریہ، جناب سپیکر! میرے علاقے سے بیس دن قبل ایک Newly appointed Teacher ڈی ای او کے پاس جاتا ہے، وہاں سے وہ غائب ہو جاتا ہے، بیس دن بعد اس کی لاش مل جاتی ہے، اس کے بارے میں بولا جاتا ہے کہ سی ٹی ڈی پولیس کے ساتھ مقابلے میں مارا گیا ہے، جناب سپیکر! اس پر ادھر تمام پارٹیوں کا متفقہ ایک دھرنا جاری ہے وہ تیسرے روز میں داخل ہوا ہے، فرنٹیئر روڈ جس کو پاک افغان ٹریڈ روٹ بھی کہا جاتا ہے، روزانہ ادھر دھرنا ہوتا ہے، ہم نے کوشش کی ہے، اس دھرنے والوں کی کمیٹی کے ساتھ ہم نے مذاکرات کے ذریعے تاکہ اس کا کوئی حل نکالیں، ڈی پی او کو بھی Engage کر دیا لیکن اس لیول کی بات نہیں ہے، اس کی جو ڈیمانڈ ہے وہ اوپر لیول کی ہے، سر! وہ تحقیقات بھی مانگتے ہیں، اس کی جس طرح لاء منسٹر صاحب نے جوڈیشل انکوائری کا بولا، وہ جوڈیشل انکوائری بھی مانگتے ہیں، اگر وہ بے گناہ ہے تو اس کے لئے پیکج وغیرہ کی بھی ڈیمانڈ کرتے ہیں، میں اس کے بارے میں اس ایوان کے ذریعے سے یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ روزانہ ادھر بیٹھتے ہیں اور دھرنا دیتے ہیں، پولیس کے بارے میں بھی میں بات کروں گا کہ یہ ٹھیک ہے کہ پچھلی گورنمنٹ کے ریفارمز کی وجہ سے ہمیں اس پر فائدہ بھی ملا ہے کہ پولیس بہت بہتر ہوئی ہے لیکن پنجاب کی پولیس ہمارے کے پی پولیس کو وہ مثالیں دے رہے تھے، ابھی وہ چیز ہماری پولیس نے ان سے کاپی کر دی، اگر اس طرح Extra Judicial killings ہوگی تو یہ لوگ پھر اجرت پر بھی قتل کرنا شروع کر دیں گے، اس علاقے میں Newly police کی ایک Stand ہوئی ہے، ڈیویلپمنٹل کے کام جو ہیں وہ ابھی تک ادھر گراونڈ پر پہنچے نہیں ہیں، اس کے بارے میں میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کے لئے کوئی بات کی جائے تاکہ یہ دھرنا ختم ہو، ادھر ہمیں بھی Force کرتے ہیں، آپ لوگ بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کا پوائنٹ آگیا، جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! میرے خیال میں پولیس پر ڈیبیٹ پھر جب بھی ہو، ڈیمانڈ آئے گا تو اس وقت اس پر کارروائی کریں گے، پھر ہم ادھر ہی ڈیبیٹ کر لیں گے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد جس طرح عنایت اللہ صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ کی کٹ موشن ہے، اس پر اس وقت بات کر لیں گے۔

وزیر قانون: سر! اس پر Specific۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر بات کر لیں گے۔

وزیر قانون: میں بلاول صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے اس پر بھی کوئی اچھی بات کرنی تھی لیکن بعد میں کر لیں گے، میں صرف اس Specific issue کے اوپر ہوم سیکرٹری کو ابھی ادھر سے ڈائریکٹ کر رہا ہوں کہ وہ وہاں سے فوراً، کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ کچھ لوگ احتجاج کے لئے بیٹھے ہیں، اس کی رپورٹ ہاؤس میں ہمیں دے دیں، وہاں پر خیبر کا ڈی سی جو ہے، اس کے ساتھ اس کو بھی ڈائریکٹ کر رہا ہوں، ہوم سیکرٹری صاحب سے کہہ رہا ہوں کہ وہ وہاں پر لوگوں کے ساتھ Engage کریں، اس پورے واقعے کی رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کی جائے، جب رپورٹ آ جائے گی تو پھر میں آپ کو انفارم کر دوں گا۔ Thank you۔

## سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 21-2020 پر بحث اور رائے شماری

Mr. Deputy Speaker: Thank you Item No.4 Demands for grant and cut motions Demand No 7, Minister for Law, on behalf of Chief Minister.

سلطان محمد خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 73 کروڑ 67 لاکھ 73 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 73 crore 67 lac 73 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges for the year ending 30th June 2021 in respect of Taxation and Narcotics Control.

‘Cut Motions’: on Demand No. 07: Janab Ahmad Kundi Sahib, to please move his cut motion.

جناب احمد کنڈی: سر! یہ تو Withdraw ہے، اس پر Decision ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ اب Withdraw کر دیں نا، کہہ دیں کہ Withdraw۔

Mr. Ahmad Kundi: Withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار محمد یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جی یہ ڈراپ ہو گئی ہے، اصل میں یہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Withdraw کرتے ہیں؟

سردار محمد یوسف زمان: جی ہاں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw، جی ثوبیہ شاہد۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: Thank you۔ جناب سپیکر! زه به پرې يو خبره کوم، فاټا کښې چې کوم دے ، مونږه د نون لیگ حکومت کښې ویئلی دی چې د لسو کالو د پاره به په فاټا باندې ټیکس نه وی او اوس هم د هغوی په بلونو کښې ټیکس راځی او دا کوم ګاډی چې ځی، د هغوی نه هم دوی پیسې اخلی، یو خو ترې ټیکس اخلی او بل ترې کمیشن هم اخلی، مختلف قسم خلق ورته اودریدلی وی، یو عام ټیکس په دې خلقو باندې کم دے خو په دې نورو باندې زیات دے-----
جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو Withdraw کوئ او که نه؟
محترمہ ثوبیہ شاہد: نو زه خوئے بالکل Withdraw کوم خو بیا هم د دې ایوان مخې ته دا خبره راولم چې ټول په دې باندې نظر ثانی اوکړئ او خاص کر د فاټا ممبران دې د دې د پاره خبره اوکړی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ثمر بلور صاحبہ!
Ms. Samar Haroon Bilour: Ji, Withdrawn.
جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان، جی میاں نثار گل صاحب۔
جناب میاں نثار گل: سر! میں اپنے پارلیمانی لیڈر کو ریکویسٹ کروں گا کہ جس پر بحث نہیں ہو گی وہ ہمیں بتایا جائے، پھر ہم اس کو Withdraw کرتے ہیں، جس طرح وہ-----
جناب ڈپٹی سپیکر: تاسوئے Withdraw کوئ او کہ نہ؟
میاں نثار گل: میں نے کہا کہ Withdraw کرتا ہوں لیکن مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ کس پر بحث ہو رہی ہے اور کس پر نہیں ہو رہی ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر: وقار احمد خان صاحب۔ جی سردار حسین بابک صاحب!
جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، میں Withdraw بھی کرتا ہوں اور اپوزیشن کے تمام ممبران کو انفارم بھی کرتا ہوں کہ کورونا کی وجہ سے اور وقت کی کمی کی وجہ سے جو ڈیپارٹمنٹس ہم نے Select کئے ہیں، اس میں ایجوکیشن ہے، سی این ڈبلیو، بلدیات، ٹورازم، ایگریکلچر، ہیلتھ، اریگیشن،

پولیس یعنی ان محکموں کے علاوہ ہم ساری Withdraw کریں گے،ان محکموں کی جن کے میں نے نام لئے تو اس پر ان شاء اللہ میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Thank you عنایت اللہ خان صاحب، محمود احمد خان اور سراج الدین صاحب موجود نہیں ہیں، حمیرا خاتون صاحبہ اور ریحانہ اسماعیل صاحبہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب، میں صرف ایک بات کروں گی کیونکہ اس ہاؤس سے ہم نے اے این ایف کا بل پاس کیا تھا،ان کی ڈیوٹیاں صرف بارڈر پر یا ایئرپورٹ پر ادھر ہوں گی، باقی جگہوں پر نہیں ہوں گی لیکن وہ Implement نہیں ہو گا،اب بھی پورے صوبے میں ہے،آپ کے موٹروے پر جائیں تو تین تین محکمے گاڑیوں کو روک رہے ہیں،اس کو اگر ہم Implement نہیں کر رہے ہیں، تین تین محکمے وہ کر رہے ہیں،ادھر بھی یہ گورنمنٹ ہے،مرکز میں بھی ہے یا توان کو Merge کریں،تین تین محکمے عوام کو تنگ نہ کریں، میں Withdraw کروں گی شکریہ بھی کسی نے ادا نہیں کیا لیکن Withdraw کروں گی لیکن یہ ہے کہ اس پر ذرا سوچیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>Sahibzada Sanaullah:</u> Withdraw.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> یو شارټ Suggestion دے ، جی ډیره مخکښنئ خبره ده-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تاسو خپلو کښني خبرې اوکړئ او یا ،

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.7, therefore, the question before the House is that Demand No.7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No.8: Honourable Minister for Law.

<u>سلطان محمد خان(وزیر قانون):</u> Thank you sir سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک ارب 60 کروڑ 75 لاکھ 28 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے

اداکرنے کی لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ داخلہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs one billion, 60 crore, 75 lac, 28 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Home department. Ms Sobia Shahid.

Ms. Sobia Shahid: Withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ ثمر ہارون بلور۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: جی، Withdrawn

جناب ڈپٹی سپیکر: نادر خان صاحب، میاں نثار گل صاحب، سردار حسین بابک، عنایت اللہ صاحب، محمود احمد خان صاحب، سراج الدین صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ اور شگفتہ ملک ان سب نے اپنی اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں۔

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.8., therefore, the question before the House is that Demand No.8 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may، say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted Demand No. 9, Minister for Law.

وزیر قانون: شکریہ، جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 93کروڑ 13لاکھ 56ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے اداکرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 02 billion 93 crore 13 lac 56 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Jail and Prisons.

سرار محمد یوسف صاحب، ثوبیہ شاہد صاحبہ، ثمر بلور صاحبہ، بہادر خان صاحب، خوشدل خان صاحب، میاں نثار گل صاحب، سردار حسین بابک، محمود احمد خان صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ان سب نے اپنی اپنی کٹ موشنز واپس لیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.9, therefore, the question before the House is that Demand No.9 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No.10: Honourable Minister for law.

تمام آنریبل ایم پی ایز سے ریکویسٹ ہے کہ وہ ماسک پہن لیں کیونکہ یہاں پر بعض ایم پی ایز کی طرف سے شکایت آئی ہے کہ وہ ماسک اتار دیتے ہیں اور یہاں پر اے سی لگا ہوا ہے، Circulationہوتی ہے، تمام ایم پی ایز سے ریکویسٹ ہے کہ وہ ماسک پہنے رکھیں گے۔

<u>وزیر قانون:</u> میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 47ارب 55کروڑ 59لاکھ 56ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 47 billion 55 crore 59 lac 56 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Police. Ji Sardar Yousaf.

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جناب سپیکر! میں100روپے کی کٹ موشن پیش کرنا چاہتا ہوں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only, Sobia Shahid Sahiba!

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر! میں1000روپے کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Ji, Bahadar Khan.

<u>جناب بہادر خان:</u> جناب سپیکر! میں دو سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Ji, Khushdil Khan.

Mr. Khushdil Khan Advocate: One hundred.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ji, Main Nisar Gul.

میاں نثار گل: 60روپے کٹوتی پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees sixty only. Ji Waqar, Ahmad Khan.

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر! میں500روپے کا کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Sadar Hussain.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! زه د 50 روپو کټ موشن پيش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Ji, Inayatullah.

جناب عنایت اللہ: میں300روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only. Mehmood Ahmad Khan.

جناب محمود احمد خان: پانچ لاکھ کی موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Sirajuddin Sahib, not present, Rehana Ismail.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: میں سو روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ji, Naeema Kishwar.

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں سو روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Sahibzada Sanaullah.

صاحبزادہ ثناء اللہ: سات لاکھ روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees seven lac only. Sardar Muhammad Yousaf.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! محکمہ پولیس کو اتنی بھاری رقم جو دی جارہی ہے، اس کی کارکردگی کا اظہار کل ہی تہکال میں جو واقعہ پیش آیا، اس سے ہوتا ہے یہ ہم سب کے لئے ایک واقعہ ہے، پوری پاکستانی قوم کے لئے یہ شرم کا باعث ہے، پولیس کی طرف سے جہاں پولیس کی ایک ذمہ داری ہوتی ہے، ہر شہری کو تحفظ دینااور اس کی جان ومال اور عزت کا خیال کرنا لیکن آج صبح میں نے جب اخبار میں یہ واقعہ پڑھا تو یقین جانیں کہ مجھے بہت دکھ ہوا، ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کے سر شرم سے جھک گئے کہ جہاں پولیس صوبہ خیبر پختونخوا کی پورے پاکستان میں ایک اپنی حیثیت اور ایک پوزیشن تھی، ہر جگہ ان کا مقابلہ کیا جاتا تھا، دوسرے صوبوں سے بہت بہتر کارکردگی کا اظہار کرتی رہی لیکن نہ جانے ان سالوں میں اس پولیس کو کیا ہوگیا، اس محکمے کو کیا ہوگیا؟ عوام کی جان ومال اور عزت کی حفاظت کے بجائے ان کو برہنہ کرکے پھر ایک سوشل وائرل چلا کر Movie بنا کر یہ کیا تاثر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایک بہت بھاری رقم 47 ارب روپے پولیس کے لئے رکھے گئے ہیں، اس غریب صوبے کی اتنی بڑی رقم اگر پولیس کے اس طرح کے کرتوت ہیں اور یہ اس کے لئے رکھی گئی ہے، یہ تو اس صوبے کے عوام کے ساتھ ظلم ہے، یہ سب کے ساتھ ظلم ہے، آج پورے پاکستان میں اس صوبے کی بے عزتی ہوئی ہے، پورے پاکستان میں نہیں دنیا بھر میں جہاں پر بھی ہیومن رائٹس کے لوگ ہیں، انہوں نے بھی اس کی مذمت کی ہے، پاکستان کے عوام نے اور سینیٹ میں بھی اس کی مذمت کی گئی ہے، قومی اسمبلی میں بھی اس کی مذمت کی گئی ہے، اس میں آپ خود بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جہاں ایک غریب کے ساتھ یہ سلوک ہوگا، وہاں پاکستان کا ایسا صوبہ جو خیبر پختونخوا کے غریب عوام کے ساتھ مختلف تھانوں میں کیا سلوک ہوتا ہے، یہ ایک واقعہ جو سوشل میڈیا کے ذریعے ظاہر ہوگیا، لوگوں تک پہنچ گیا، بہت سارے ایسے علاقے ہیں، دور دراز جہاں پولیس اپنی من مانی کرتی ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے جو کہ پولیس کی ایک ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ قانون کے مطابق عمل کرے لیکن بہت سارے تھانوں میں غلط ایف آئی آرز بھی ہوتی ہیں، اس کے ساتھ ہی جہاں مستحق اور حقدار لوگ جاتے ہیں، ان کی سنوائی ہونی چاہیئے لیکن بجائے اس کے کہ ان کی ایف آئی آر نہیں ہوتی، جس کی Approach ہوتی ہے اور جو ان پر اپنا پریشر ڈال سکتے ہیں وہ پولیس کے ذریعے اپنی من مانی کراتے ہیں۔ میں یہ بات کہونگا کہ ہمارے علاقے میں بھی جہاں پر ایک بااثر شخص

پولیس کے ذریعے جاکر لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کرتا، رہا، پولیس کے ذریعے جاکر وہ زبردستی بے دخل کرنے کی کوشش کرتے رہے، بہت سارے تھانوں میں ایک بااثر شخص جاکر غریب کے خلاف، اس نے اگر ذاتی طور پر اس کی حمایت نہیں کی تو اس کو Victimize کراتے رہے، آپ خود اندازہ لگائیں کہ اس طرح کی پولیس ریفارمز ہونی چاہئیں، یہاں پر ایک ایسی مثالی پولیس ہونی چاہیئے جو پوری دنیا میں اس کی مثال اگر یورپ میں دی جاتی کہ پولیس کو ہر شخص کی عزت اور جان و مال کی ضمانت دیتی ہے لیکن یہاں صوبہ خیبر پختونخوا کی پولیس کے بارے میں اب میں تفصیل میں کیا جاؤں، مجھے تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت اس اسمبلی میں جو بھی بات ہوئی یہ-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ماسک پہن لیں جی، ماسک پہن لیں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> میں تھوڑی سی بات کر لونگا، ہاں جی پہن لونگا، آپ کے بہت سارے وزراء نے نہیں پہنے تھے، اس لئے میرے خیالات کے لئے بھی خصوصی رعایت ہو گی، بہر حال-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اگر ہم ایس اوپیز Follow نہیں کرینگے تو پھر کون اس پر عمل کرے گا؟

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> یعنی آپ اس وقت منتخب ہیں، اس اسمبلی میں منتخب ممبران نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس واقعے کی مذمت کی ہے، یہ ایک واقعہ نہیں ہے، بلکہ اس طرح کے ہزاروں واقعے اور اس طرح کی بہت ساری چیزیں ہیں، یہ اس حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ یہ جو دعویٰ کرتی ہے کہ تحریک انصاف کی حکومت میں انصاف ہو رہا ہے، میں انصاف والوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ انصاف کیا ہے؟ جس طریقے سے اس کو گرفتار کر کے اس شہری کی بے گناہ کی تذلیل کی گئی ہے، پوری قوم کی تذلیل ہوئی، اس لئے جناب سپیکر! ان کے خلاف ایف آئی آر بھی نہیں کی گئی، صحیح طریقے سے ایف آئی آر نہیں کی گئی۔ دیکھیں، برائے نام لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب سے جب کل ملاقات ہوئی ہے، وزیر اعلیٰ خود نوٹس لیں، اس پر فوری طور پر ایکشن لیا جائے، جوڈیشل انکوائری بعد میں بھی ہو لیکن فوری طور پر اس وقت Administrative power استعمال کر کے اس کے خلاف کارروائی کریں اور ویڈیو سائبر کرائم میں ان کے خلاف کارروائی کرائی جائے۔ جناب سپیکر! یہ مذاق بنایا ہوا ہے، کوئی اس طرح کے واقعات حالانکہ ہم اکیسویں صدی میں جا رہے ہیں، اس وقت ہماری پولیس جو انیسویں صدی کے طریقے سے جو طریقہ کار اختیار کیا ہوا ہے، اگر آپ کو اس کا مقصد-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ماسک سب نے پہنے ہوئے ہیں، دوسری میں تمام ممبرز سے یہ ریکویسٹ کرونگا۔

سردار محمد یوسف زمان: بھائی ہم نے بھی ماسک پہنا ہوا ہے، ماسک چھوڑیں، اپنی پولیس کو ٹھیک کرائیں نا، ان کو بھی ماسک پہنائیں نا، آج یہاں پر باتیں کرنے کے لئے مذاق نہ کریں بلکہ مجھے تو سچی بات ہے کہ بڑا دکھ ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk، چیئر کو Address کر کے بات کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: صبح ہم نے پڑھا کہ ہم کس معاشرے میں رہ رہے ہیں؟ ہم کس طریقے سے رہ رہے ہیں، ایک شہری کے ساتھ اس طرح سلوک ہوا ہے کہ ہمارے جو وزراء مذاق کرتے ہیں کہ ماسک پہن لیں، ماسک اتار دیں، ماسک ہم پہن لینگے، ہم نے سب سے پہلے اور میری پارٹی نے سب سے پہلے جاکر ماسک کو لوگوں میں تقسیم کیا، ان شاء اللہ جہاں تک یہ بات ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان تمام، House, in order, please جی ایک منٹ، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): سر! میں ان کو ماسک کے حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، سردار صاحب نے ماسک کی بات کی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ایک منٹ، کامران صاحب، ایک منٹ، سردار یوسف صاحب! آپ ہمارے پارلیمانی لیڈر ہیں، آپ میری بات سن لیں، ہمارے بڑے ہیں، سردار حسین بابک صاحب ہیں، باقی پارلیمانی لیڈرز تو نہیں ہیں، منور خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں صرف آپ سے اتنی ریکویسٹ کرونگا کہ اگر ہم اتنی لمبی سپیچز کریں گے تو پھر کسی کو موقع نہیں ملے گا، اس کو شارٹ دو تین منٹ میں اپنی وضاحت کریں، آپ تقریباً سات، آٹھ منٹ سے بول چکے ہیں، دوسرا ایس او پیز کو ہم Follow کرینگے، اگر ہم Follow نہیں کرینگے تو ہم عوام کو کیا دکھائیں گے، سب سے پہلے ہم نے ایس او پیز کو Follow کرنا ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: آپ پولیس کی بات سننا نہیں چاہتے تو ہمیں ان سب پر بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب منور خان: یہ ایک اہم ایشو ہے، اس پر بحث ہو رہی ہے، آپ کہہ رہے ہیں کہ ماسک لگاؤ، ماسک لگاؤ، آپ پوری بات نہیں سننا چاہتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب! آپ بیٹھ جائیں، ہمیں افسوس ہو رہا ہے کہ آپ ایک وکیل ہیں، ایڈووکیٹ ہیں، آپ کی منہ سے ایسی باتیں نکل رہی ہیں، Sorry to say آپ سے لوگ کیا سیکھیں گے؟

سردار محمد یوسف زمان: سر! ٹھیک ہے، بات یہ ہے کہ ایک سنجیدہ بات ہو رہی ہے، ایک نہایت اہم بات ہو رہی ہے، ایک ایسی دردمندانہ قسم کی بات ہو رہی ہے کہ ہر آدمی محسوس کرتا ہے کہ ہمارے بھی بچے ہیں، ہمارا بھی بھائی ہے، وہ بھی کسی کا بچہ ہو گا، امیر کا ہو گا یا غریب کا ہو گا، اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک پولیس کرتی ہے، یہ اس حکومت کی ذمہ داری ہے، اس کے عزت کی خیال رکھنا چاہیئے، اس کی جو تذلیل کی گئی، کیا اس کے خلاف کارروائی نہیں ہونی چاہیئے؟ مجھے تو امید ہے کہ یہ جو وزراء صاحبان اس پر بھی ذرا غور کریں، حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس پر فوری طور پر ایکشن لے، اب احتجاج ہو رہے ہیں، باہر بھی احتجاج ہو رہے ہیں، جگہ جگہ ہر فیلڈ کے لوگ، ہر مکتبہ فکر کے لوگ احتجاج کر رہے ہیں، اگر وہ احتجاج کرتے ہیں، یہ ان کا حق بنتا ہے، یہ ہماری اس حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کریں، میں اس لئے کہتا ہوں کہ اتنی بھاری رقم جو خرچ کی جا رہی ہے، اس غریب صوبے پر، یہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے، اس کی کونسی کارکردگی ہے، اس لئے میں یہ ضرور کہونگا کہ جو بھی کارروائی ہو، ان کی انکوائری بھی کی جائے، اس کو ہاؤس میں بھی پیش کیا جائے، عوام کے سامنے بھی لایا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

جناب بلاول آفریدی: سر، میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جس کے اوپر کٹ موشن ہو، جس کا نام لکھا گیا ہے، یہ ان کے لئے ہے، آپ کی کٹ موشن اس میں ہے نہیں۔ جی، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: Thank you۔ جناب سپیکر صاحب! کوم چې په عامر باندې په تهکال کښې دا واقعه شوې ده، دا نه زمونږ په صوبه کښې بلکه دا په ټوله دنیا کښې اوچته شوې ده، د دې د پاره، د عامر د پاره په ټوله دنیا کښې خلقو آواز اوچت کړے دے او دا زمونږ د کے پی کے د پاره، زمونږ د پاره ډیره د شرمندګۍ خبره ده۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خیبر پختونخوا، کے پی کے به نه وایئ جي۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: بنه جی، د کے پی د پاره دا ډیره زیاته د شرمندګئ خبره ده خو دا خبره درته کوم چې زمونږه ایم پی ایز پرون دا خبره واؤریده نو ګروپ ئے جوړ کړو او دې عوامو چې کوم ایم پی ایز راوستې دی او په دې ایوان کښې ناست دی، د دوئ د لیجسلیشن او د حقوقو د پاره هغوی د ګروپ نه اووتل او دا په عوامو باندې زمونږه پولیس دې حد ته لاړو او زیاتے ئے ورسره شروع کړو، مخکښې خو زیاتے وو، زه بیا دې عوامو ته یو خبره کوم چې د میډم نګهت اورکزئی په لاک ډاؤن کښې د هغی د ځوی سره چې کوم زیاتے شوے دے، د هغی ځوئے د انګلینډ نه راغلے دے او دې پولیس اته ورځې د میډم نګهت اورکزئی ځوې ساتلے دے او تشدد ئے هم پرې کړے دے، د څه د پاره؟ د چند روپو د پاره، هغوی زمونږ د ایم پی ایز بچو ته هم لاس راچولے دے او په دې ایوان کښې سی ایم یا بل چا په هغې باندې ایکشن وانغستے شو نو نن ځکه هم دغه کسان وو، په دیکښې هم دغه اهلکار، تهاندار او دغه ایس ایچ او په دیکښې ملوث وو کوم چې د نګهت اورکزئی ایم پی اے چې د درېم یا څلورم سیشن دے چې ایوان ته نه راځی او د هغې د بچو سره ئے چې اته ورځې ئے په جیل کښې تیرې کړی دی خو چا ورته هم اونه وئیل، نن هم دا خبره ده، Hundred percent sure یم چې تاسو به هم د دې سپیچ د پاره په دې ایوان کښې به هر یو خپل زړه تش کړے وی، خبرې به اوکړی او په دې چهت به بره اوخیژی آسمان ته، لاندې بیا هیڅ هم نه کیږی، لاندې پرې هیڅوک ایکشن نه اخلی، نه به یو خبره کیږی، صرف هم هغه د کنټینر خبرې دی چې کومې عمران خان کړې وې او زمونږ د (نون) لیګ د پاره دی، مونږ چې څه خبره کوؤ نو هم دغه وائی چې تاسو خو دا کار نه دے کړے، تاسو خو پولیس نه دے ټهیک کړے، تاسو خو داسې د خدائے د پاره هم څه اوکړئ کنه، د دې د پاره څه اوشو، میټینګونه کوئ، صرف چې یو بل ته اوګورئ او صرف میټنګ اوکړئ، خبره برخاست شی، بیا پکښې څه نه کیږی، مونږ خو څه هم اونه کتل، هغه Child abuse مو شروع کړے وو، په هغې کښې ایکټ جوړ شو، هغې کښې میټنګونه اوشو او هغه میډیا راغله، کوریج ئے اوشو او د اوسه پورې هغه بل اختتام ته اونه رسیدو، هغه په هغه ځائے کښې پاتې دے، بیا درته وایم چې لیجسلیشن اوکړئ، دا پاور تقسیم کړئ، دا ورکړئ چې دا ټولو

خلقو ته عوام ته خپل حقوق ملاؤ شی، چې کوم زیاتے شروع شوے دے، عوام تاسو ته په کوم آواز باندې راغلی وو، دا ایوان وائی چې کومه تبدیلی تاسو راوستې وه، هغه تبدیلی خو تاسو پریښوده، زمونږ نه خو مو هغه شته زوږ پاکستان لرې کړو، دې حده پورې پولیس تلو، په تا باندې هم دا وو، څوک چې هم وائی او هغه په ایم این ایز په ایم پی ایز باندې په چا باندې چې هم د پولیس کیس جوړ شی، دا تهانیدار، دا ایس ایچ اوز به تاسو نه پریږدی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> فخر جہاں صاحب! آپ ماسک پہن لیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب! په مینځ کښې خبره مه کوئ، سپیچ رانه هیر شی، دا بل تیکنیک مه کوه کنه، ښه ټهیک خبره ده، د دې ایس ایچ او سره، د دې تفتیشی افسر سره دومره پاور دے چې اول څه هم واقعه اوشی نو د ټولو نه مخکښې ورله دا تفتیشی افسر لاړ شی نو هلته دا یو رپورټ جوړ کړی، په هغه رپورټ باندې سپریم کورټ، هائی کورټ ټول پرې فیصله ورکوی، زه بیا لږ د ایوان خبره کوم چې د میډم نگهت اورکزئی د پاره تاسو چې کوم آواز اوچت کړے وو، دا آواز تاسو اونه کړو، دا به سبا ستاسو بچو ته، ستاسو کور واله، ستاسو هغه د پولیس لاسونه رااوړده شی، بیا به هر بنده په خپلو کښې یواځې وی خو بیا به جواب نه شی ورکولې یا خو ورته قانون سازی اوکړئ، هم دا خلق به ناست یئ، د دې حل به رااوباسئ یا ورته څه قانون سازی جوړه کړئ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میډم! شارټ کړئ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> یو لائحه عمل جوړ کړئ چې اوس هم ورته جوړ شی، صرف په تقریرونو باندې نه کیږی، دا به درته ډیره گرانه شی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Thank you۔ جناب بہادر خان صاحب!

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریه، جناب سپیکر صاحب! اول خو درته دا خبره کوم چې ما کورونا تیره کړې ده، ان شاءالله که ماسک وو او که نه وو، زما په خیال سره چې ما خپل Tenure تیر کړے دے، په هره محکمه کښې او په هره اداره کښې ښه قاعده شته۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بهادر خان صاحب! دا د تیرولو خبره نه ده، دا خبره د ایس او پیز ده، تاسو ته خلق گوری، د علاقې یو نمائنده یئ جی، چې ته دا سې کوې نو هغه نور خلق هم وائی، دا ٹھیک ده چې خلق تاته گوری نو نور خلق به هم ماسک نه اچوی چې ته ئے نه اچوې۔

جناب بہادر خان: دا شته دے کنه، دا فارسٹ منسٹر صاحب هم نه دے اچولے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: مونږه چې دا ماسکونه واچوؤ نو کورونا به نه لگی، دا په خوله او په پوزه لگی جی۔

جناب بہادر خان: مونږه زمیندار خلق یو، مونږ به دهقانان ساتل او په هغې کښې به قلبه چې وه د غوایانو هغې له به مو تیرسری جوړون-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اوس متلونه مه کوئ جی۔

جناب بہادر خان: عرض مو دا دے جی، تیرسرے به مو جوړلو چې هغه په پله کښې چرته شنه ډکی راشی چې دا اونه خوری او هغې ته هغه جغ مات نه کړی، دا سې مو راته تیرسرے تړلے دے د خیره سره، یعنی څه جغ مغ نه ماتوؤ، روانے نه کوؤ که خیر وی۔ جناب سپیکر صاحب! خبره مو دا کوله، زه مختصر خبره کوم چې په هره محکمه او په هره اداره کښې ښه خلق هم شته او بد هم شته، یقیناً چې دا پولیس والا به ښه سړے نه وو، دا کوم عمل ئے چې کړے دے، په دې پولیس کښې د قربانئ خلق او ښه خلق او عزتمند خلق او درانه خلق هم شته دے، ښه تکړه خلق هم شته۔ زه دا وایم چې دا ډسٹرکٹ آفیسر او ډی پی او سره تعلق لری، ډی پی او د دې په ټولو کښې ښه سړے گوری، پاک سړے گوری، ایماندار سړے گوری او دا په تهانړه کښې په کوم ځائے کښې چې انچارج لگوی، زما په خیال سره که دوئ دا مهربانی اوکړی چې دوئ د ډی پی او خیال اوساتی، چې کوم ډسٹرکٹ ته ډی پی او لیږی، کم از کم چې هغه ته دا هدایات هم ورکړی او هغه ٹھیک ٹھاک سړے اولیږی، برابر سړې چې هغلته ناست وی، هغه به هغلته برابر کار کوی۔ زمونږ په دې لاک ډاؤن کښې دومره ښه بد شوی دی، دومره گھپلې شوی دی، دې پولیس والو د دې نه دومره غلطه فائده اغستې وه، سړی نه به ئے شناختی کارډ واغستو او ته به د دکان په هغه سر باندې تیر شوې وې، وئیل به

ئے چې ته هغلته تلې وې، ته هغلته تلې وې، نو که مونږ به ورته شل ځل اووئیل خو د هغه سره به ئے هغه توره سپینه کوله، چې هغه به ئے ورسره نه وه کړې نه به ئے پریښودو۔ عرض مو دا دے چې د ګهپلو والا پکښې ډیر دی، د خدائے په خاطر باندې په دې قوم رحم اوکړئ، دا نن سبا چې کومه مهنګائی ده، دا کوم طریقه کار دے، په دې باندې غریب سړے زغلول یا غریب سړے جرمانه کول، هغه که په ټریفک کښې دے، که هغه په بازار کښې دے، که هغه په ګشت کښې که په تهانړه کښې دے، که په چوکئ کښې دے، دا یواځې دا نه چې ګنی په تهانړه کښې ئے دا لوبه اوکړه، دا په ګشت کښې هم کوی، دا په ټریفک کښې هم کوی، دا په هر ځائې کښې کوی، لږ یو پوټے پرې سترګې اوغړوئ، تاسو اووایئ مونږه د دې نه سیاسی دغه اوچت کړے دے، هغوی لا بله بهانه جوړه کړې ده، سیاست چې ترې تاسو اوچت کړئ، خدائے شته چې دوئ به دا خپلې پښې پریږدی او په سر به روان شی، نور به هم ورپسې اخوا دیخوا شی، دا مه کوئ، دا د هر سړی د خپلې نګرانی لاندې د هغه ځائے څه شکایات واوړئ، که تاسو پرې شکایات اوریدل او په هغې مو غور کولو نو ټول به ټهیک وو خو که دغه مو نه کول او خپله مو کوله او هغه مو خپل سرته پریښودو، یقیناً چې ګورئ داسې به کیږی، دا مهربانی اوکړئ چې صرف او صرف د دې چې یره د ډسترکټ آفیسر خیال اوساتئ، ټهیک ټهاک سړے لاړ شی او په هغه باندې دا کوی چې په تهانړه کښې ټهیک ټهاک ایس ایچ او خپل انچارج داسې سړے لګوی چې کم از کم هغه صحیح کار کوی جی، مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ)</u>: جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ جو Demand for grant ہے، 47ارب 55کروڑ 59لاکھ اور 56ہزار، میرے خیال میں یہ تیسرے نمبر پر ہے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب! دا ماسک واچوئ نو بهتره به وی، ټولو ته هم دا لګیا یو جی-----

<u>جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ)</u>: یره بیا هغه عینکې مو دغه کیږی، بیا ښکاری نه کنه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: خیر دے جی، وائے چوئ جی، څکه چې ممبران پکښې ټول دغه کوی نو ماسک واچوئ جی۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): بیا نه ښکاری، خیر دے جی----

جناب ڈپٹی سپیکر: ښکاری،ښکاری جی، د ماسک سره ښه ښکاری، دا ټولو اچولی دی، ګوره چشمو لاندې ئے ګیر کړی دی، سردار یوسف صاحب ته اوګورئ۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): زمونږه په دې باندې اعتراض نشته چې یره دومره غټ رقم مونږ ورکوؤ، دا رقم د چا دے؟ هغه زمونږه د خولې او د ټیکس پیسې دی، د مزدورانو د غریبانانو او مونږه ئے په دې وجه ورکوؤ چې یره دا د قوم محافظان دی، دوئ به د قوم حفاظت کوی، دا آئین کښې چې کوم عوامو ته کوم بنیادی حقوق ملاؤ دی، هغه به د هغې پاسداری کوی خو زه نن دا ډیر په ډاګه باندې وایم دې هاؤس ته چې نن تاسو د پختونخوا د امن و امان مسائل اوګورئ، زیات شوی دی، خصوصاً بیا په پیښور کښې نن زمونږه په کوم رورل ایریاز کښې چې تهانړې دی، هغه ټول په هغې کښې قتل وغارت تاسو اوګورئ، په هغې کښې رهزنی اوګورئ، په هغې کښې ډاکې اوګورئ، په هغې کښې ټارګټ کلنګز اوګورئ، هغه ډیر زیات شوی دی، بل اوس ورکښې یو بل شے شروع شوے دے، زمونږ په تهانړو کښې قبضه مافیا ګروپونه جوړ دی، هغوی زمکې خلقو له خلاصوی او په هغې کښې پیسې اخلی او دا هائی اتهارټیز ته هم دا پته ده خو په هغې باندې هیڅ قسم ایکشن نه اخلی، لوئې افسرانو له دا پکار دی چې هغوی د دې تهانړو وزټ اوکړی، د عوامو سره ملاویږی، د هغوی شکایت اوری----

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب! زه هم دغه بار بار دې ټول آنریبل ایم پی ایز ته دا ریکویسټ کوم چې تاسو ایس او پیز نه Follow کوئ۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): نیشنل اسمبلی میں کسی کو کچھ بھی نہیں ہوتا ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نیشنل اسمبلی کو Follow کریں گے یا اپنے آپ کو Follow کریں گے۔

جناب منور خان: نہیں، میں ویسے آپ کو بتا رہا ہوں کہ نیشنل اسمبلی میں آپ ہی کے لوگ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ہر انسان خود ذمہ دار ہے، ہر انسان خود ذمہ دار ہے، غیر ذمہ دارانہ بات نہ کریں جی، غیر ذمہ دارانہ بات نہ کریں۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): نن پہ ټوله علاقه کښې د منشیاتو کاروبار عروج ته رسیدلے دے، دا آئس دا چې کوم منشیات دی، کومه بیماری ده، نن هغه دومره عامه شوې ده، په کلو کښې، په محلو کښې، د هغې اثر زمونږ یونیورسټو ته اورسیدو، زمونږ کالجونو ته اورسیدو او اوس هغې نه زمونږه بچی، زمونږ طلبه و طالبات ټول متاثره شوی دی۔ په هغې باندې د هغې د پاره هیڅ قسم نه څه اقدامات اوشو او د دې ټوله سرپرستی هم دا خلق کوی۔ زه لاء منسټر صاحب ته خصوصاً د وه واقعات، لاء منسټر صاحب! پلیز۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسټر سلطان محمد خان صاحب! توجه ورکړئ۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): تاسو خو یره منسټران یئ، کیبنټ کښې ناست یئ، ستاسو دغه خبره چې ده، دوه ډیر اهم واقعات دی چې ستا نوټس ته ئے راوستل غواړم۔ جناب سپیکر! چار دن ہوئے ہیں کہ ہماراز نگلی روڈ کوہاٹ روڈ سے ازاخیل اور مریم زئی گاؤں کو جاتا ہے، وہاں پر نو بجے کے وقت ڈاکہ اور رہزنی ہوتی ہے، اس دن، تقریباً چار دن پہلے کا واقعہ ہے، یہاں سے حاجی کیمپ میں جو مستری ہیں وہ وہاں کے رہنے والے ہیں، مریم زئی گاؤں وہ جا رہے تھے، اپنی دکان کو بند کر کے جب وہ اس موقع پر پہنچے تو اس نہر پر تو ٹرک کھڑے تھے، یہ رہزن ان سے پیسے لے رہے تھے، By force لے رہے تھے، ان کو جب اشارہ دے دیا، یہ کھڑے نہیں ہوئے تو پیچھے سے انہوں نے فائرنگ کر دی، اس موٹر سائیکل پر بے گناہ تین آدمی سوار تھے، تین نوجوان تھے، ایک کو گولی لگ کر موقع پر ہلاک ہو گیا، دو زخمی ہو کر اور ابھی تک ان کے خلاف نہ کوئی کارروائی کی گئی ہے، لہذا میں ہاؤس سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ جس طرح عامر کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے لیکن یہ بھی ایک زیادتی ہے کہ غریب لوگوں کے گھر کا ایک نوجوان کو قتل کر دیا گیا ہے اور وہ ان رہزنوں نے کیا، ابھی تک پولیس نے کوئی ایکشن نہیں لیا، کوئی ان کا اخبار میں نہیں آیا ہے کیونکہ سوشل میڈیا پر نہیں آیا ہے، چونکہ جو سوشل میڈیا پر آتے ہیں، اس پر ایکشن لیتے ہیں لیکن جو سوشل میڈیا پر نہیں آتے تو ان کے خلاف ایکشن نہیں لیتے، لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں لاء منسٹر سے کہ اس کا مجھے جواب دے دیں، آپ پولیس سے پوچھیں کہ اس بارے میں آپ نے کیا کچھ کیا ہے؟ چار دن ہو گئے، میں خود وہاں پر فاتحہ خوانی کے لئے گیا تھا، ان کا ایک اکلوتا بیٹا تھا، وہ

غریب لوگ ہیں۔ دوسرا ابھی جو واقعہ ہوا ہے، یہ جس طرح ہمارے دوست نے بتایا ہے کہ یہ ادیزئی ہے، ہمارے PK-10 میں تھا، اب PK-71 صلاح الدین کے حلقے میں ہے، جناب عالیٰ، 5 مئی 2020 میں سی ٹی ڈی نے دو لڑکے اٹھائے تھے، اپنے گھروں سے، نہ ان کے پاس کوئی بندوق تھی تو پھر بھی اٹھا کر ایک کو چھوڑ دیا، تین دن کے بعد دوسرے کو گھر سے پکڑا اور پھر 22 مئی 2020 کو ہلاک کر کے ان کے گھروں کے سامنے ڈالا، ان کو کہا کہ یہ دہشتگرد تھے، ان کے جب ایسے واقعات ہو رہے ہیں تو لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ یہ تو ہمارے Fundamental rights ہیں، آپ آرٹیکل 10 دیکھیں، اگر آپ 9 دیکھیں، آرٹیکل 24 دیکھیں، آرٹیکل 35 دیکھیں تو یہ ہمارے پورے حقوق ہیں، لہذا پولیس یہ جو کچھ کر رہی ہے، نہ قانون میں ان کو کوئی حفاظت ہوتی ہے، اس کا کوئی اثر ہونا چاہئے، میں لاء منسٹر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کے بارے میں دونوں کے بارے میں ہاؤس کو بتادیں؟ Thank you, Sir بلکہ میں اس کو Press نہیں کرتا ہوں، میں واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی نثار گل صاحب!

<u>میاں نثار گل</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! آج پولیس کے متعلق یہ بات ہو رہی ہے، اس سے پہلے بھی اس اسمبلی میں بات ہو رہی تھی کہ خیبر پختونخوا پولیس ایک مثالی پولیس ہے، ہم اس کا مقابلہ دوسرے صوبوں سے نہیں کر سکتے لیکن جو واقعات روز بروز ہمارے صوبے میں بڑھ رہے ہیں، اب یہ جو واقعہ ہو گیا ہے، اس طرح ہزاروں واقعات ہونگے، جناب سپیکر! یہ ایوان سب کا ہے، آپ بھی اس ایوان میں منتخب ہو کر آئے ہیں، ہم بھی آئے ہیں لیکن جو بات ہم اپوزیشن کرتے ہیں، حکومت والے یہ نہ سوچیں کہ ہم Criticism کر رہے ہیں لیکن یہ عوامی آواز ہوتی ہے، آج لوگ باہر دھرنے پر کھڑے ہیں، احتجاج ہو رہے ہیں، ہمیں بھی احساس ہے کہ ہم ایسے ملک میں ہیں جس کو مدینے کی ریاست کہا جاتا ہے، اس ملک میں ایسے واقعات بھی ہو رہے ہیں لیکن یقین کریں کہ میں تھوڑا اپنی حکومت کے منسٹروں کو بھی کہنا چاہتا ہوں، ہم پہلے بھی اس ایوان میں آئے تھے، پولیس کو دیکھا ہے لیکن کوئی پارلیمنٹرین اگر پولیس آفس جائے، یقین کریں کہ گھنٹوں انتظار کرے گا، اس کے لئے ملاقات مشکل ہوگی، ہزار مثالیں ہیں لیکن میں آج ایک مثال دینا چاہتا ہوں، سلطان خان کی توجہ بھی چاہئے کہ ہم دس دن سے دھرنے میں تھے، اس پر ہمارے چودہ نکات میں یہ ایک نکتہ بھی تھا کہ ہمارے لوگوں پر جھوٹی ایف آئی آر درج ہو رہی ہے، میں حکومت کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ مذاکرت کئے، ان میں یہ نکتہ بھی شامل

تھا، وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ تھی کہ کیبنٹ نے ابھی اس اجلاس میں ہمارے ضلع کے لئے دو تھانے بھی منظور کئے ہیں، میں آئی جی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب دھرنا ہوا تو وہ کرک تشریف لائے تھے، تقریباً چوبیس گھنٹے ادھر گزارے لیکن آئی جی صاحب کو یہ بھی پوچھنا چاہیئے کہ ہم اس ایوان میں بار بار کہتے ہیں کہ جھوٹی ایف آئی آر کیوں درج ہوتی ہے، کیا وجہ ہے؟ وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں جو تیل اور گیس کی کمپنیاں کام کر رہی ہیں وہ اربوں کما رہی ہیں، ان اربوں میں وہ تھانوں پر خرچ کرتی ہیں، ان کے پٹرول، ان کے کھانے، ان کی گاڑیاں ہم خود دیکھتے ہیں کہ تھانوں میں جب وہ ہوتے ہیں تو پھر ہمارے لوگوں پر جھوٹی ایف آئی آرز بھی درج ہونگی، اس طرح ان کے ساتھ یہ کاروائیاں بھی ہونگی، اس طرح یہ باہر احتجاج بھی ہونگے، برائے مہربانی یہ پولیس ہماری ہے، ہم مانتے ہیں کہ انہوں نے اس ملک کے لئے، اس دھرتی کے لئے بہت شہادتیں دی ہیں، میں بھی مانتا ہوں کہ جون 2009 کو میرے ساتھ ایک پولیس گن مین تھا جس نے میری جان بچائی تھی، وہ خود شہید ہوا تھا لیکن اگر اس ڈیپارٹمنٹ میں کالی بھیڑیں ہوں اور وہ آپ کی حکومت کو بدنام کریں، اس ایوان کو بدنام کریں، ہم کہتے کہ ہماری پولیس مثالی ہے، میرے خیال میں پھر اس طرح تین پارلیمنٹیرینز دس دن سے احتجاج میں تھے، اس وجہ سے ہمارے علاقے میں بھی پولیس ہم پر ظلم کر رہی ہے، اس وجہ سے ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا، اس وجہ سے کوئی آواز نہیں سن رہا، یہ جو ایوان ہے، ہم منتخب ہو کر آتے ہیں، چاہیے تو یہ ایوان میں آواز اٹھائے، اس پر سوچا جائے، میں پھر بھی کہتا ہوں کہ پولیس نے کافی شہادتیں دی ہیں، میں پھر بھی کہتا ہوں کہ اچھی پولیس ہو گی، میں پھر بھی کہتا ہوں کہ خدا کے لئے اگر اس میں ایسے لوگ ہوں جو آپ کی حکومت کو، اس ایوان کو یا کسی کو بدنام کریں، ان پر تھوڑا ہاتھ رکھیں، ان سے پوچھیں کہ جھوٹی ایف آئی آر اور اس طرح سے واقعات لوگوں کو تنگ کرنا، لوگوں کی زندگی کو خراب کرنا اور ایک واقعہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں، جناب سپیکر! ایک منٹ میری بات سنیں، جی ایک منٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میں ایک بات کر لوں جی، تمام آنریبل ممبرز سے میری ریکویسٹ ہے کہ کل پورے دن چار گھنٹوں میں ہم نے چھ کٹ موشنز کی تھیں، آپ نے جو دی ہیں، نو دی ہیں، جس طریقے سے آپ کر رہے ہیں، مجھے نہیں لگ رہا کہ یہ نو بھی پوری ہو جائیں تو پھر مجھے مجبوراً وہ اس کے اوپر Rule لگانا پڑے گا، مہربانی کر کے دو منٹ میں بات ختم کریں کہ سب کو موقع مل جائے کیونکہ آپ نے جو ڈیمانڈز دیئے ہیں، کٹ موشنز پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ رہ جائیں گی، لہذا مہربانی کر کے اس کو Follow کریں جی۔

میاں نثار گل: اس دفعہ اسمبلی میں، آج بجٹ اجلاس کے بعد میں ایک بات بیان کرنا چاہتا ہوں، ہمارا ایک سابق ناظم تھا، پندرہ بیس دن پہلے انہوں نے ڈی سی آفس کے سامنے احتجاج کیا، اپنے علاقے کے حقوق مانگ رہا تھا، دوسرے دن پولیس نے اس کے پیچھے دو کلو چرس لکھا اور اس کو تھانے میں بند کیا، میں اس شیر دل سیشن جج کو سلام پیش کرتا ہوں کہ تیسرے دن اس کی ضمانت ہو گئی، ساری ہائی وے پولیس بھی ہے، ایسا ہونا چاہیئے، ایسی پولیس کے لئے ہمیں 47 ارب روپے کی گرانٹ دینی چاہیئے جو ہمارے لوگوں کو جھوٹی ایف آئی آر پر بند کرتی ہے، ہم چاہتے ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن پولیس کو راہ راست پر لائیں، اس کو مثالی پولیس بنائیں، اس کو سمجھائیں کہ آپ عوام سے ہیں، عوام آپ کے ہیں، بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں جی، Thank you۔ بابک صاحب! چې کومه خبره اوکړه، تاسو ټول پارلیمانی لیډرز په دې باندې دغه اوکړئ جی، پرون تاسو ته پته ده، پوره ورځ کښې شپږ کټ موشن اوشو جی او دا دے که داسې روان وی نو زه به سوا پانچ بجې بیا موشنز لګوم، سوا پانچ پورې چې څومره شوی وی نو ټهیک ده، ګنی بیا به زه په هغې باندې موشن لګوم۔ جی وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب۔ په دیکښې هیڅ شک نشته جی، زمونږه پولیس ډیپارټمنټ چې کومې قربانئ ورکړی دی، زه هغوی ته سلوټ پیش کوم خو هغه متل دے، وائی په تالاب کښې د یو مهی د وجې نه هغه ټول تالاب ګنده کیږی، نو زما دا ریکویسټ دے، ستاسو په توسط حکومت ته وایم چې مهربانی اوکړی او داسې خلقو له دې مثالی سزا ورکړی چې آئنده د پاره داسې خلق نه پیدا کیږی، هغه د عوامو سره داسې قسم رویه دغه کوی او بل دا دوه بجې دی، ډیر د افسوس خبره ده، دلته کښې مظاهرین راوتې دی، احتجاج کوی او هلته کښې پولیس بیا لاټهی چارج او شیلنګ کړے دے نو په دې باندې زه د هغې سخت الفاظو کښې غندنه کوم او منسټر صاحب ته وایم چې یره کم از کم هغوی متعلقه محکمې ته اووائی چې مظاهرین رااوځی خپل احتجاج کوی، دا زمونږه جمهوری او آئینی حق دے خو لکه لاټهی چارج او بل طرف ته خبره دغه کوی، هغه متل دے جی، هغه متل رانه هیر شو، "چوری اور اوپر سے سینہ زوری" نو دا خبرې دواړه نه شی چلیدې، جناب سپیکر صاحب، پکار ده چې

هغوی د دې خبرې مخ نیوے اوکړی او زما دا ریکویسټ دے که تاسو په دې امریکه کښې اوګورئ، یو پولیس افسر لګیدلے دے او د هغې نه زه تاسو ته هغه ټول ډیټیل کښې نه ځم چې هغې نه کوم نمونه خلق راغلی دی نو هسې نه چې پولیس کومې قربانئ ورکړی دی او کوم شهداء ئے ورکړی دی او داسې نمونه خلق په دې پولیس ډیپارټمنټ کښې وی نو زه خو وایم چې اول خو دې چهانټی اوکړے شی او دا یو ریکویسټ مو هم دے لاء منسټر صاحب ته، چې یواځې دا نه، په پولیس محکمه کښې چې کله هم د پولیس متعلق څه خبره راځی نو په هغې دې پخپله انکوائریانې نه کوی خو دغه جوډیشل کمیشن دې مستقل د هغې د پاره قائم کړی چې په هغې باندې د عوامو اعتماد هم وی او په هغې باندې زمونږه هم اعتماد وی او د عوامو هم اعتماد وی او د پولیس هم، یعنی دا بعضې مسئلې په کښې داسې وی چې دا د دغې تسلسل دے ، د خپل پیټی بند بهائی ګانو بچ کولو د پاره ئے هغه داسې نمونه حربې استعمالوی او هغه خلق بیا د هغې نه غلطه فائده اوچتوی۔ زه خپلې علاقې طرف ته راځم جی، زمونږه د علاقې او خاص کر د حلقه PK-7 آبادی ډیره زیاته ده جی، هلته کښې یو پولیس سټیشن منظور شوے وو، دا چوکئ په شاه ډهیرئ یونین کونسل کښې د بلډنګ د پاره په 2011-12 کښې د هغې Approval شوے وو، تر اوسه پورې هغه بلډنګ جوړ نه شو او هغه آبادی ورځ تر ورځه ډیریږی، د هغې سره د لاء اینډ آرډر مسئله هم راځی نو په دغه یونین کونسل کښې د پولیس خپله زمکه شته، پکار ده چې هلته یو چوکئ جوړه کړی، زمونږه منسټر صاحب ته دا خواست دے چې هغه داسې بارډر دے چې ټول د دیر سره او دیخوا ټول جنګیدلی دی، چترال سره جنګیدلی دی، هلته یو چوکئ راله قائم کړئ۔ بله خبره د شانګلې کوم، یو واقعه شوې ده، پکار ده چې د هغې هم جوډیشل انکوائری اوشی او د هغې هم هغه رپورټ دلته کښې پیش شی، هغه کوم خلق چې پهانسی شوی دی یا څه چل شوے دے ، د هغې هم هغه خبره چې دودھ دودھ او پانی پانی شی، چې هغه راشی۔ زه یو دوه تجاویز نور ورکول غواړم، بیا خبره دغه کوم، په چیک پوسټونو باندې چې کوم پولیس ورونړه زمونږ وی نو تر اوسه پورې مونږه ټریننګونه هم اوکړل او ډیرو پولیسو له مو ټریننګ هم ورکړو خو لکه څه اثر نه کوی، نو پکار ده چې په هغې

باندې Neat او Clean او Educated کسان په هغې باندې وی چې څوک راځی نو کم ازکم هغه خبره چې صرف د ښار په محدود دغه کښې د میډیا د پاره راشی، هغه سلامونه کوی خو Overall په صوبه کښې چې دے، په صوبه کښې دا نظام نشته او د هغې نه د هغه خلقو هغه نفرت ښه سیوا کیږی، نو زه دغه ریکویسټ کوم ستاسو په توسط چې په دې باندې دې غور اوکړے شی، ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر، میں کوشش کروں گا کہ صوبوں کو Repeat نہ کروں۔ جناب سپیکر! میں پولیس ایکٹ سے شروع کرلوں گا، جب پچھلی حکومت میں یہ پولیس ایکٹ بن رہا تھا تو ہم نے اس کی مخالفت کی، ہمارا Plea یہی تھا کہ چیف ایگزیکٹیو کو، آئین نے جو اختیارات وزیراعلیٰ کو دیئے ہیں اور جو اختیار As Chief Executive وزیراعلیٰ کو حاصل ہے، اگر وہ سی اینڈ ڈبلیو کے سیکرٹری کو یہ اختیار نہیں دے سکتے اور نہ دے رہے ہیں، ایری گیشن سیکرٹری کو وہ اختیار نہ دے سکتے ہیں اور نہ دے رہے ہیں، اس طرح تمام ڈیپارٹمنٹس کے سیکرٹریز کو چیف ایگزیکٹیو اپنا اختیار نہیں دے سکتا ہے اور نہ دے رہا ہے تو پھر اس کی کیا ضرورت آئیگی؟ پولیس کو وزیراعلیٰ اپنا آئینی اختیار دے رہا ہے، ہم نے اس وقت بھی مخالفت کی تھی، جناب سپیکر! مونږ په دې خبره یریدو چې دا فورس دے، دا ډیپارټمنټ چې دے، دا به بے لګامه شی، زما خیال دا دے، دا خود کورونا وجه ده او وخت دومره نشته، مونږ کوشش هم کوؤ چې دا خپل سپیچز شارټ کړو ګنی که یو یو ممبر له تاسو وخت ورکړئ او هغه په پولیس باندې خبره شروع کړی نو زما دا خیال دے چې دا ټول هاؤس به نن په دې نتیجه اورسی چې دا کوم پولیس ایکټ یا کوم اختیار چیف ایګزیکټیو ورله ورکړے دے، ټول هاؤس زمونږ نن په دې خبره اتفاق اوکړی چې دا اختیار واپس اغستل پکار دی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! په دیکښې دویمه رائې نشته چې په دې صوبه کښې د ملک سعد پشان نومونه چې که زه یو یو اخلم نو نیمه ګهنټه به پرې اولګی، په Militancy کښې هغه خلق شهیدان شو، ډی پی اوز زمونږ شهیدان کیږی، ډی ایس پیز زمونږ شهیدان شوی دی، ایس ایچ اوز زمونږ شهیدان شوی دی، داسې نران ځوانان سپاهیان دا د فورسز شهیدان شوی دی، مونږ په دې هم پوهیږو چې دا په دې

ملک کښې ډیر غلط روایت دے چې که د یو فوجی رویه او طریقه غلطه وی بیا د بدقسمتئ نه فوج ته به کنځل کیږی، که د یو پولیس افسر یا د پولیس کانسټیبل رویه یا هغه طریقه غیر انسانی وی او داسې طریقه او داسې رویه اوکړی نو بیا د بد قسمتی دا وی چې ټول پولیس ته خلق کنځل کوی، دا هم نامناسبه ده، په دې فورم باندې مونږ پولیس Appreciate کوؤ او دا یو تاریخ دے چې زما د صوبې پولیس چې دے دا د باقی صوبو نه مثالی پولیس دے، دا اوس نه دے، دا د زمانې نه راروان دے۔ جناب سپیکر! دا چې کومه واقعه شوې ده، حقیقت دا دے چې دا انسانیت سوز واقعه ده، سوچ پکار دے چې دا ځلمے د کوم کور دے، دا د چا بچے دے، دا زمونږ د ټولو بچی دی، دا حیا، دا عزت، دا تحفظ، دا ټولې ذمه دارئ چې وی، آئینی طور دا پائمال شوې دی۔ نن د اسمبلئ مخې ته احتجاج روان دے نو زه به لاء منسټر صاحب ته دا هم اووایم چې دا زه نه پوهیږم چې دا څوک دی؟ پولیس په پرامن مظاهرینو باندې اوس دا دے لاټهی چارج اوشو او هغوی باندې ئے ډنډې راغستې دی، دا کومه طریقه ده؟ مونږ ژاړو، هغه طریقه غواړو، نن دا دے، نیمه گهنټه اوشوه چې زمونږه د دې اسمبلئ مخې ته احتجاج دے او هغوی پسې ئے ډنډې راغستی دی، دا حکم دوئ ته څوک ورکوی؟ د دې تپوس دې اوکړی۔ جناب سپیکر! ما نه دې صوبائی حکومت خفه کیږی نه، زما Sitting SP طاهر داوړ، بیا زه دلته دا خبره کوم، زه دا نه وایم چې ماله دې صوبائی حکومت قاتل راکړی، زه دا هم نه وایم چې صوبائی حکومت په دې ولې خاموشه دے؟ خو زه دا ضرور وایم چې آئین د دې ملک هر بشر له هر انسان له دا ضمانت ورکړے دے چې د هغه د سر او د هغه د مال تحفظ دا د ریاست ذمه داری ده، نن زما Sitting SP شهید شوے دے، زما صوبائی حکومت په دې پوزیشن کښې نه دے چې ماله په دې صوبه کښې رپورټ راکړی چې دا څه چل شوے دے، دا چا اغواء کړو، د اسلام آباد نه دا چا اغواء کړو، افغانستان ته دې څنگه اورسیدو؟ د ده په وجود کښې میخونه چا ټکول؟ دے ئے وژلې څنگه دے؟ دے ئے داسې نه دې وژلې چې ده له ئے انجکشن لگولے دے، دے ئے داسې هم نه دې وژلے چې دے ئے په گولئ ویشتے دے، جناب سپیکر! د هغه په لاسونو کښې ئے میخونه ټکولی دی، د هغه په وجود کښې ئے میخونه ټکولی

دی، آیا دا صوبائی حکومت دومره کمزورے دے، آیا دا دومره مجبوره دے، آیا دا دومره بے وسه دے چې د خپل ایس پی تپوس نه شی کولے؟ دا تپوس به څوک کوی؟ جناب سپیکر! دا رویه د صوبائی حکومت ډیره زیاته افسوسناکه ده او ډیره زیاته درد منده ده، زه به خواست کوم صوبائی حکومت ته چې دا کوم پولیس ایکټ دے، زه دا مطالبه کوم د حکومت نه چې دا مونږ دې هاؤس ته راوړو، دا مونږ Revisit کړو، دا کوم حالات چې نن جوړ دی، مونږ ته په دې افسوس دے، زما یقین دے چې دا صوبائی حکومت به ډیر په سنجیدګۍ سره دې مسئلې ته ګوری او دې مسئلې ته به ګوری۔ جناب سپیکر! اووم کال دے مونږ په خپل دور حکومت کښې ماډل پولیس سټیشنې شروع کړې وې، زه نن تپوس کوم چې په اووه کاله کښې په دې صوبه کښې زما دې حکومت په کوم ځائې کښې ماډل پولیس سټیشن جوړ کړو، جناب سپیکر! یو پکار ده چې مونږ ته اووایئ، هغه پولیس شهداء چې هغوی په Militancy کښې خپل ځایونو کښې قربانئ ورکړی دی، نن د هغوی بچی د څو کالو نه په قطارونو کښې نوکرو ته ولاړ دی، زه به صوبائی حکومت ته خواست کوم چې په Priority باندې څه اپوائنمنټس په کښې شوی دی او چې کوم پاتی دی نو پکار دا ده چې په Priority باندې دا سې کار اوکړی۔ جناب سپیکر! پښتنو ځوانانو سره بله لوبه روانه ده، دلته خو د خیبر ملګرے پاڅیدو او هغه پرې خبره کوله او یو ملګری پرې خبره اوکړه چې یو ځوان ته ټیلی فون کیږی چې ته راشه As a teacher ته اپوائنټ شوے ئې، هغه دفتر ته ځی او چې هغه د دفتر نه رااوځی او هغه روکیږی او بیا ماښام پته لګی چې سی ټی ډی سره هغه په مقابله کښې وژلے شوے دے، په دې خو مونږ پوهیږو چې د پښتنو کوم ځوان Progressive mind ئے دے، کوم Creative mind ئے دے، کوم Vocal دی، کوم سوچ لری، سترګې لری، ذهن لری، د قلم قوت وی ورسره، په یوه طریقه په بله طریقه د دې ځائې نه اوچتیږی، د دې ځائې نه اغواء کیږی او بیا روکیږی، لاش ئے راځی، کله یو غر کښې پروت وی او کله بل غر کښې پروت وی، ولې د حکومت څه ذمه واری ده؟ دے به تماشه کوی، دې دومره پابند نه دے چې هغه والدینو ته اووائی چې دا ستا بچی دی، دا بچی پیدا کول آسان دی؟ دا بچی لویول آسان دی، دا خو د هغه مور او د هغه پلار نه تپوس کول

غواړي چې په زارو او په سوالونو ئے پیدا کړی دی، بیا ئے لوئے کړی دی، بیا ځوان شی، د خپلو محدودو وسائلو په بنیاد په هغه انوسټمنټ کوی، تعلیم پرې کوی، دلته د پښتنو حال څه دے؟ مونږ نه ئے سوال ګرې جوړ کړی دی، زمونږ د تحفظ هډو ضمانت نشته، کوم ځائې د ضمانت دے؟ زه نن هم تپوس کوم چې دا زما په بونیر کښې په ایلم غر کښې ناست وی، شپاړس کروړه روپۍ ئے زما د بونیر د خلقو نه د بهتې په شکل کښې راغونډې کړی دی، ما خو د صوبائی حکومت یو سټیټمنټ هم نه دے کتلے چې دا اومنی چې هلته طالبان ناست دی او په بونیر کښې د شتمنو خلقو نه بهته غونډوی۔ دلته زما تاجران په عذاب کښې دی، د افغانستان نه ورته ټیلی فون کیږی چې سحر پیسې ورنه کړی ماښام ورله یا په ځوی حمله اوکړی یا راشی د کور په ګیټ کښې ورته دهماکه اوکړی۔ جناب سپیکر! زه په شامی روډ کښې پاتې کیږم، د نن نه دولس ورځې مخکښې شامی روډ غوندې ځائې ته اوګوره چې دې Sealed، دلته هم یو سیکورټی فورسز ولاړ دی او دلته هم ولاړ دی، هلته د پرائیویټ سیکورټی نه علاوه د ټول شامی روډ د پاره زما په کور کښې هم سیکورټی ده او د هر چا په کور کښې سیکورټی ده، لس ورځې مخکښې دوه بجې لس کسان راځی او زما یو ګاونډې چې لاء کالجونه ئے دی، د هغه په ګیټ زور کوی او دوه بجې هغه ته وائی چې ګیټ کهلاؤ کړه، زما هغه څوکیدار ورته وائی چې تاسو ئے څوک؟ بهرحال هغه اته کسان وو، هغه ګیټ ئے په زور کهلاؤ کړو، هغه هم پښتون سړے وو، شینوارے وو، ټوپک ئے ورپسې راواغستو او بهر ورپسې رااوتو چې ګیر ئے کړل، Surrender ئے کړل، اته کسان دوه بجې په شامی روډ کښې په پوش ایریا کښې د پیښور، هغه ورته بیا وائی مونږه د حساسو ادارو نه راغلی یو، جناب سپیکر! دا څه دی؟ مونږ ته دې کهلاؤ اووئیلې شی چې د دې ریاست مدعا دا ده چې دا خپل خلق به خوری، دا به بے عزته کوی، دا به وژنی، دا به اغواء کوی؟ نو زما دا خیال دے چې As a nation به ورته مونږ Surrender شو خو که داسې نه وی نو بیا د حکومت څه ذمه واری شته؟ باید چې حکومت د خپلې ذمه وارئ نه په شا نه شی، حکومت به ډیر ښه اوکړی خو دا حکومت که مونږ کوؤ، د اولس د فلاح د پاره ئے کوؤ، د خیر د پاره ئے کوؤ، چې نن په دې حکومتونو کښې اولس ته تحفظ هم

نه ملاویږی، د هغوی سر ته او د هغوی مال ته چې کوم آئین ضمانت ورکړے دے هغه تحفظ ورته هم دا حکومت نه شی ورکولې نو بیا دې دا حکومت د فراحدلئ مظاهره اوکړی او دا دې اوومنی، بیا دې په خلقو لاتهی چارج نه کوی۔ زه هغه وزیرستان ته جنوبی او شمالی خبره نه کوم، زه د باجوړ خبره هم نه کوم، زه تا ته د هغه میدان او د تیراه خبره هم نه کوم چې په دې ځایونو کښې حکومتونه د چا دی، د غلته Writ د چا دے خو زه کم از کم دلته چې په دې پوش ایریا کښې هم زمونږ دا حال وی، دا خبره ډیره زیاته افسوسناکه ده او دا خبره ډیره زیاته سنجیده ده، زه دلته به د حکومت په نوټس کښې راولم، ګوره په دې پولیس سټیشنو کښې پولیس سره موبیلټی نشته، ګاډی د کوم وخت دی، پی او ایل هغوی ته نه ملاویږی، په متعلقه تهانو کښې هغه خلق غریبانان په کومه طریقه باندې دا پی او ایل ځان له پیدا کوی، زما خیال دا دے چې هغه مونږ او تاسو ټولو ته پته ده، دا پولیس چې دے دا به برابرول غواړی، په دې کښې به ریفارمز کول غواړی، په دیکښې به د غلطو نشاندهی کول غواړی، جناب سپیکر! دې ته به توجه ورکول غواړی، دې فورس ته به اهمیت ورکول غواړی، د دوئ چې کوم اختیار دے هغه اختیار به ورته ورکول غواړی او چې کوم اختیار د وزیر اعلیٰ دے، هغه اختیار به ترینه اغستل پکار وی، خو زه اوس ضرور دا خبره کوم، چونکه خبره ختموم، د طاهر داوړ وضاحت چې دے، دا به زه د صوبائی حکومت نه غواړم چې دا وضاحت پښتنو ته اوکړی چې دا څنګه وژلے شوے دے او دا چا وژلے دے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب عنایت اللہ خان صاحب!

<u>جناب عنایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر صاحبان کی توجہ چاہوں گا، جناب سلطان صاحب، اگر متوجہ ہوں تو میری بات کا جواب وہ دے سکے گا۔ میں بالکل فوکس بات کرتا ہوں، 2017ء میں پولیس ایکٹ پاس ہوا، میں اس وقت حکومت کا حصہ تھا، اس کمیٹی کا چیئرمین تھا، ہماری Presentation اور Briefings کے اندر پولیس کے چیف ہمیں اپنی Presentation کا آغاز ان الفاظ سے کرتے تھے کہ ہم ایک ایسی پولیس فورس بنانا چاہتے ہیں، ایسا پولیس لاء لانا چاہتے ہیں، اس کے اندر پولیس Politically neutral ہو، Operationally autonomous ہو، Democratically accountable اور Controlled ہو، یہ بڑے خوبصورت Slogans اور

خوبصورت نعرے تھے، یہ کام کیسے ہو گا؟ وہ یہ تھا کہ ہمیں اختیارات دیئے جائیں، ایڈیشنل آئی جی تک، ڈی آئی جی تک، ڈی پی اوز تک، سارے ٹرانسفر پوسٹنگ آئی جی پی کو اختیار دیا جائے، یہ اختیار ان کو دیا گیا، اس کے بعد ان سے پوچھا گیا کہ یہ جو پولیس کے رویوں کی بات ہے، پولیس کے اندر یہ جو Manhandling کا کلچر ہے، یہ جو تھانہ کلچر ہے، یہ جو رشوت ہے، اس کو آپ کیسے کنٹرول کریں گے؟ اس کے لئے کیا میکنزم ہو گا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہمارا ایک Internal accountability کا Apparatus اور میکنزم ہے، وہ اس میں آ جائے گا، حرکت میں آئے گا لیکن جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، انہوں نے کہا تھا کہ ایک پبلک سیفٹی کمیشن بنے گا، ڈسٹرکٹ لیول پر پراونشل لیول پر اور ڈویژنل لیول پر ایک تین بندوں کے اوپر ایک کمیشن بنے گا، ریجنل پبلک سیفٹی کمیشن بنے گا اور پولیس کے خلاف جتنی شکایتیں ہیں وہ یہ جو External body ہے، اس کے پاس جائیں گی اور پولیس کے آج آپ جوڈیشل کمیشن بنا رہے ہیں، اگر آپ کی حکومت پبلک سیفٹی کمیشن کے ادارے کو فعال کرتی، پولیس کو اتنی جلدی تھی کہ ان کو اختیارات ملیں لیکن وہ ابھی ان کو Implement نہیں کر رہے ہیں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کا وہ لاء Seventy percent implemented نہیں ہے، اس کا صرف وہ Portion implemented ہے جو پولیس کو Suit کرتا تھا، وہی Portion implemented ہے، میں دعوے سے کہتا ہوں، ان کے Public liaison councils بنی تھیں، وہ بنی ہیں، وہ کس قسم کے لوگوں کی ہیں، اس اسمبلی کے اندر میرا اسمبلی کو کُسچن ہے، مجھے اس کی تفصیلات دے دیں، آپ کی معاشرے کے اندر اصلاح کی کمیٹیاں ہیں، میں نے اس پر سوال اٹھایا ہے، اس کا مجھے ابھی تک جواب نہیں ملا، تین سال ہوئے ہیں، میں اس اسمبلی کا ممبر ہوں، مجھے جواب ابھی تک نہیں مل رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں یہ تھا کہ ڈی پی او اور آئی جی، پی پی او یہ دونوں آئی جی، ڈی پی اوز اور جو ریجنل ڈی آئی جیز ہیں، ان کو بلا کر ہر سال ایک Annual plan بنائے گا، وہ Annual plan نہیں بن رہا ہے، ڈی پی او تمام ایس ایچ اوز اور ان کے اپنے جو ماتحت ہیں، ان کو بلا کر ایک Annual plan بنائے گا، وہ نہیں بنا ہے، جناب سپیکر صاحب! اس لاء کے اندر ایک Implementation commission تھا، وہ Implementation commission ایک سال ہوا ہے کہ وہ ابھی تک نہیں ہے، وہ Expire ہو چکا ہے، جب آپ لاء بناتے ہیں، اس لاء کو Implement نہیں کرتے ہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ رویئے آگے بھی بڑھیں گے، یہ رویئے بڑھتے جا رہے ہیں، یہ بندہ اٹھایا گیا، سکول ٹیچر اٹھایا گیا، اس کو کسٹڈی کے اندر اس کی Death ہو گئی

ہے اور آج خیبر ایجنسی کے سارے لوگ سراپا احتجاج ہیں، تہکال کے عامر کے ساتھ زیادتی کی گئی، قانون کو ہاتھ میں لیا گیا، جناب سپیکر صاحب! پچھلے دنوں میرے پاس لوگ آئے، یہ ہم اس لئے ریکارڈ پر یہ چیزیں لانا چاہتے ہیں کہ یہ ایک رویئے کی بات ہے، حکومت کو Seriously اس کا نوٹس لینا چاہیئے، میرے پاس لوگ آئے کہ چارسدہ کے اندر اس کا جو Outgoing DPO ہے، اس نے ایک لڑکے کو اس بنیاد پر اٹھا لیا کہ وہ ان کا دوست تھا، اس نے پریس کانفرنس کی کہ ڈی پی او صاحب میرے ساتھ آپ کے بہت سے راز ہیں، اگلے روز اس کو شبقدر چوک سے اٹھایا گیا اور اس کی فیملی کو بتایا گیا کہ وہ آرمی والوں کے ساتھ ہے، وہ آرمی والوں کے پاس چلے گئے، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس نہیں ہے، جھوٹ بول رہا ہے، ڈی پی او صاحب کو باقی کولیگز نے کالز کیں، وہ ان کی فیملی تک ڈی پی او کی فیملی تک لوگ چلے گئے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ صورتحال ہے، میں نے پوچھا کسی سی ٹی ڈی کے دوست سے کہ یہ بندہ آپ کے پاس تو نہیں ہے، اس نے کہا کہ یار یہ جو ڈی پی او صاحب ہے، اس کا اپنا سکواڈ ہے، اس طرح یہ لوگوں کو اٹھاتے ہیں، یہ کام کرتے ہیں، بھئی اس طرح سکواڈ اگر اس ملک کے اندر بنیں گے تو یہ تو بدمعاشی کا کام کرتے ہیں، یہ تو اغواء کاری کا کام کرتے ہیں، لوگوں کو اٹھاتے ہیں، لوگوں کو بند کرتے ہیں، اس لئے میں پولیس کی قربانیوں کا قائل ہوں لیکن میں یہ چاہوں گا کہ اس معاملے کو ٹھنڈا مت ہونے دیں، آپ یہ کریں کہ آپ ایک سلیکٹ کمیٹی بنا دیں اس ہاؤس کی، میری یہ تجویز ہے، بابک صاحب اور سپیکر صاحب! میری ایک تجویز ہے کہ لاء منسٹر صاحب آپ ایک سلیکٹ کمیٹی بنا دیں، اس آئی جی کو بلائیں، اس آئی جی سے پوچھیں کہ یہ جو 2017ء کا پولیس ایکٹ ہے، اس کو آپ نے کس حد تک Implement کر دیا ہے، مجھے ایک ایک شق بتا دیں، آپ کیسے اس کو Implement کر رہے ہیں؟ اس طرح اگر یہ کام آپ کریں گے تو آپ کی حکومت کی نیک نامی ہو گی۔ میں Conclude کرنے سے پہلے صرف ایک Genuine مسئلہ ہے، سلطان خان کی توجہ چاہتا ہوں، ملاکنڈ ڈویژن کے اندر چار پانچ ایسے لوگ Regularization سے رہ گئے ہیں جو سپیشل فورس کے شہداء کے بیٹے ہیں، بھائی ہیں، سپیشل فورس کے شہداء کے بیٹے ہیں اور بھائی ہیں، ان کو کہہ رہے ہیں کہ آپ کو Regularize نہیں کیا جا رہا ہے، زیادہ نہیں ہیں، چار پانچ، چھ لوگ ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ سی ایم کے لیول پر یہ بات ہو جائے، سلطان خان! میں ان کو نام دوں گا، ان کا کیس وہاں سے آ گیا ہے، ان کو Regularize کر دیا جائے، اگر آپ نے سب کو Regularize کر دیا ہے تو جو شہداء کے بیٹے ہیں، ان کو بھی Regularize کریں، سپیشل فورس کے اندر، میں تو Seriously یہ چاہوں گا کہ

آپ کو یہ جو پولیس والا معاملہ ہے، 2017 کا ایکٹ یا آپ Repeal کریں یا اس کو Implement کریں، بس میں اتنی بات کرنا چاہتا ہوں۔ Thank you۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: *محمود احمد خان صاحب! اگر اس رفتار سے ہم جاتے رہے تو میرے خیال سے اسی کٹ موشن پر بعد میں مجھے وہ لگانا پڑے گا۔*

<u>جناب محمود احمد خان</u>: Thank you۔ جناب سپیکر! دا څنگه چې بابک صاحب او دې نورو ټولو ملګرو خبرې اوکړې، د پولیس حوالې سره دا کوم ایکټ چې مونږ پاس کړے وو، اختیار مو ورکړے وو، بالکل مونږ منو چې دغه اسمبلۍ او د چا ورسره اختلاف وو خو بهرحال هغه اختیار ټول آئی جی صاحب ته لاړو، زه خالی دوه درې خبرې کوم چې دا څنگه د پولیس دا قانون د ټولې صوبې د پاره یو برابر دے، د سلطان خان توجه غواړم، زما په ډی آئی خان ډویژن کښې یو ډی آئی جی راشی او د تیلو ایجنسئ خلاصې کړی، پمپونه خلاص شی، ټول هر شے عام وی، بل ډی آئی جی راشی، هغه هر شے بند شی، زه په دې نه پوهیږم چې قانون د ټولې صوبې د پاره یو برابر وی که خالی یو ډویژن د پاره Separate وی؟ په لکی مروت کښې، په کرک کښې، پوره صوبه کښې دا خلاص دی، خالی په ډی آئی خان ډویژن کښې په ټانک او ډی آئی خان کښې راشی او خلاص ئے کړی، بل چې راشی نو بند ئے کړی۔ مونږ سلطان خان ته وایو چې په دې دې کم از کم دوئ دا خبره اوکړی چې آیا دا قانون ټولو د پاره یو برابر دے که یو ډویژن د پاره دے؟ دویمه خبره دا ده چې یو پولیس ته یو اختیار ملاؤ شو، مونږ ئے ډیر عزت کوؤ، قربانئی ئے ورکړې دی او ډیرې زیاتې ئے ورکړې دی، مونږ ډیر په احترام لیکن دغه اختیار سره دوئ دا اختیار استعمالوی چې پاور مونږ سره دے، پاور دغه هاؤس ورکړے دے، مونږ منو خو د دې هاؤس دا لویه جرګه هم ده، یو اختیار او یو عزت ئے شته، زما د خپل ټانک ډی پی او ته ما یو ریکویسټ اوکړو چې ډی پی او صاحب که ته مهربانی اوکړې، دا یو ریکویسټ دے، دا کار دے، وائی چې زه خو ستا ما تحت نه یم، ما ورته وئیل چې ډی پی او صاحب ما خو دا نه دی وئیلی چې ته زما ما تحت ئې، زه به استحقاق هم پرې هغه کوم او داسې اوکړه، آئی جی صاحب ته اووایه، ما دوه نیم کاله تیر کړی دی، دا په ریکارډ خبره کوم، آئی جی نه پته اوکړئ، زه ټانک کښې تنګ ووم، اول ټهیک ووم اوس

زه ډير تنګ يم، ما آئی جی ته ګهنتې اوکړه، دا نوې آئی جی چې راغلے دے،
آئی جی ما ته اووئيل چې اس نے تو مجھے خود بھی ریکویسٹ کی ہے کہ مجھے یہاں سے ہٹاؤ، پھر میں
نے کہا کہ یہ ہمارے لئے کیوں بٹھایا گیا ہے؟ آپ ایک بندے کو کہتے ہو کہ میں نوکری نہیں کر سکتا مجھے یہاں
سے ہٹاؤ، ہم نے ادھر خالی اس کو اس لئے بٹھایا کہ جو پولیٹیکل لوگ ہیں، ان کو آپ خراب کرنا چاہتے
ہیں۔ جناب سپیکر! ہم یہ ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں کہ ٹھیک ہے پولیس کو ایک اختیار ملا ہے، پولیس کو ایک پاور
دی ہے لیکن یہ ہاؤس، یہ ممبرز سب بہت ہی عزت رکھتے ہیں، ادھر جو آتے ہیں، Elect ہو کر آتے ہیں،
اس طرح ڈی آئی خان میں، جناب سپیکر! تب تک میں کٹ موشن واپس نہیں کروں گا، ایک ووٹ کیوں نہ
ہو، میرے ساتھ خود واقعہ ہوا ہے، میں آرہا تھا، ایک ناکے پر پولیس والے ٹھہرے تھے، میں نے دونوں
لائٹیں آن کر کے کہا، ایم پی اے ہوں، سامنے میرا گھر ہے، اس نے پسٹل پر بولٹ مارا، میں ہنس رہا تھا، میں
خود گاڑی Drive کر رہا تھا، میرے ساتھ ایک دوست بیٹھا تھا، میں اپنا واقعہ سناتا ہوں، میں نے کہا کہ
میں ایم پی اے ہوں، اب وہ کہتا ہے کہ آپ نیچے اتریں، میں نے کہا، سوری نیچے میں نہیں اترتا، وہ کہتے ہیں
کہ کارڈ دکھاؤ، دوست نے دوسرا کارڈ دکھایا تو وہ مجھے کہتا ہے، ایس ایچ او لیول سے نیچے بندہ ہے، کہتا ہے کہ
ایم پی ایز تو ایم پی ایز ہاسٹل میں ہوتے ہیں باہر نہیں ہوتے ہیں، میں نے کہا، یہ کس طرح بات کر رہے
ہیں؟ کہتا ہے کہ آپ مجھے شناختی کارڈ دکھاؤ، میں نے شناختی کارڈ دکھایا، پھر کہتے ہیں کہ ڈگی چیک کروائیں،
میں نے کہا کہ ڈگی بھی چیک کر لیں، وہ مجھے کہتا ہے، ہم ایم پی اے کو نہیں مانتے، میں بالکل ہنس رہا تھا،
پندرہ بیس منٹ کے بعد میں نے جا کر ڈی آئی جی سے بات کی، ڈی پی او کو انہوں نے کہا، ہم انکوائری کرتے
ہیں، بیس پچیس دن ہو گئے ہیں، کوئی انکوائری نہیں ہوئی، کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ جناب سپیکر! ہم ادھر
فریاد نہیں کریں گے تو کدھر کریں گے، ادھر بات نہیں کریں گے تو کدھر کریں گے؟ (تالیاں)
یہ کیا تماشہ ہے، ہمارے اوپر یہ ہنسنے کے لئے انہوں نے مسلط کیا ہوا ہے، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک آئی جی،
ایک ڈی آئی جی، ایک ڈی پی او کے پاس اتنی پاورز ہوں کہ ایک آنریبل ممبر جو اس ہاؤس کا ممبر ہو، وہ اس
کا مذاق اڑائے، پولیس کا جو اختیار ہے، 2017 کا جو ایکٹ ہے، ادھر جو ناصر درانی تھا، انہوں نے پاس کیا تھا
تو پنجاب میں کیوں نہیں کیا ہے؟ کیوں انہوں نے نکالا ہے؟ اس کو ادھر سے خالی ہمارے اوپر مثالی پولیس
بناتے ہیں، میری سلطان صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ جب تک اس کی انکوائری کا آرڈر ادھر سے نہیں
ہوتا، میں کٹ موشن واپس نہیں لیتا۔ Thank you very much۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! ہماری مثالی اور عوام دوست پولیس نے جو بجٹ کی ڈیمانڈ کی ہے، 47ارب 55 کروڑ 59 لاکھ 56 ہزار روپے اور یہ جو واقعہ ہوا ہے، تہکال میں انسانیت سوز اور شرمناک جو واقعہ ہے، سب سے پہلے میں اس کی بھرپور الفاظ میں مذمت کرتی ہوں، مثالی پولیس صرف تھانوں کو رنگ و روغن کرنے سے ایک مثالی پولیس نہیں بن جاتی، جیسی بھی ان کی روش ہے، وہ ان کی ویسے ہی بغیر وارنٹ گرفتاریاں اور چیک پوسٹوں پر وصولی، جس طرح ہمارے آنریبل ممبر کے ساتھ ان کا رویہ اور یہ تہکال میں جو واقعہ ہوا ہے، ایسے واقعات جب ہم دیکھتے ہیں تو ہم اس مثالی پولیس کو کیسے مثالی پولیس مانیں گے؟ جس طرح فیس بک پر ہم دیکھتے ہیں کہ کے پی کی پولیس مثالی پولیس ہو گئی ہے، میں عنایت اللہ خان صاحب کی بات کو سیکنڈ کروں گی، انہوں نے جس طرح کہا کہ یہ 2017 کا جو ایکٹ ہے، یہ Implement نہیں ہوا، اس پر سپیشل کمیٹی بننی چاہیئے، ہم یہ ان شاء اللہ واپس بھی لیں گے لیکن کم از کم ہمارے منسٹر صاحب یہ Surety دیں کہ اس پر یہ سپیشل کمیٹی بنائیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب، میں سب سے پہلے یہ انسانیت سوز جو واقعہ ہوا ہے، اس کی میں بھرپور مذمت کرتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے اس صوبے کی پولیس واقعی مثالی ہے، باقی ملک کے لحاظ سے اگر ہم دیکھیں، آج سے نہیں جس طرح ذکر ہوا کہ یہ شروع سے ہے کیونکہ ہمارا کلچر کچھ ایسا ہے، ہماری پولیس واقعی اور ان کے کریڈٹ پر بہت بڑے بڑے نام بھی ہیں، ملک سعد، صفت غیور، ہم ملک سعد کو نہیں بھول سکتے، ہماری پولیس نے دہشت گردی کے ساتھ اور ہمارے صوبے نے جو مقابلہ کیا، اس پر ہماری پولیس نے بڑی قربانیاں دی ہیں، اب اس کورونا میں بھی بڑی قربانیاں ہماری پولیس کی ہیں، ہمیں ان کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ یہ ہے کہ ایک گندی مچھلی پورے تالاب کو گندا کر لیتی ہے، یہ کل کے واقعے نے ایسا کیا ہے کہ ہم نے جو کٹ موشنز جس وجہ سے جمع کی ہیں، اس نے سارا وہ مزہ خراب کر دیا ہے، ہمیں اپنی پولیس کے جو ریفارمز ہیں، ہماری کوششیں تھیں، ہمیں اس کو بہتر کرنا چاہیئے، ہماری ٹریننگ ہے، اس پر ہمیں توجہ دینی چاہیئے، میں یہ بھی نہیں کہتی کہ نہیں ہو رہی ہے، جو ٹریننگ سکولز ہیں، ان کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، ایبٹ آباد کا جو ہمارا ٹریننگ سنٹر ہے، میں اس کا وزٹ کر چکی ہوں، ایک اچھا سنٹر ہے لیکن اس کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، ہمیں اس میں مزید

بہتری کی گنجائش ضرور ہے، ایک چیز کی طرف میں توجہ دلانا چاہونگی، اگر سلطان صاحب تھوڑی سی توجہ دیں کہ جو کورونا کے حالات میں اگر ہم دیکھیں تو مرکز میں جو سیکورٹی فورسز ہیں، ان کو ڈبل تنخواہیں ملی ہیں لیکن ہمارے صوبے میں ایسی کوئی Incentive اس کو نہیں دی گئی، اس طرف بھی دیکھنا چاہیئے۔ دوسرا اس بجٹ کے حوالے سے میں اس کی توجہ دلانا چاہونگی کہ ہماری خواتین کے لئے، بچوں کے لئے الگ سے ڈیسک کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے، ادھر سے الگ ڈیسک ہونی چاہیئے، آج جو افسوسناک واقعہ ہے، ہمارے اسمبلی کے باہر جو احتجاج ہو رہا تھا، اس پر آنسو گیس کا استعمال ہوا، میرے خیال میں اس کا بھی پوچھنا چاہیئے کہ کیوں ہمارے نہتے عوام پر جو واقعہ ہوا ہے، ہمارا احتجاج ہو رہا تھا، ان کا آئینی حق تھا، اس پر ان سے پوچھنا چاہیئے۔ آخر میں آپ سے میری ریکویسٹ ہو گی کیونکہ اجلاس کے دن اور آج بھی ہمارے ممبران کے لئے کوئی متبادل روٹ نہیں تھا، اس دن بھی میں ایک گھنٹہ گھومتی رہی، آج بھی ہمیں کوئی متبادل روٹ نہیں مل رہا تھا، راستے بند تھے، کم از کم ہمارا جو Out gate تھا وہ ممبران کے لئے کھول دیتے تو ہمیں اتنی مشکل نہ ہوتی، کم از کم ایسے حالات میں ممبران کے لئے متبادل روٹ کا انتظام کرنا چاہیئے، ممبرز آنے چاہئیں کیونکہ سب کو پتہ تھا کہ ملازمین احتجاج کریں گے، بجٹ کے دن ان کے لئے متبادل روٹ ہونا چاہیئے، اس دن بھی ہمارے لئے کوئی متبادل روٹ نہیں تھا، آج بھی ہمارا آنا بڑا مشکل تھا، بس انہی چیزوں کے ساتھ، میں کوئی Repeat نہیں کرونگی، انہی دو تین چیزوں کی طرف میں توجہ دلانا چاہ رہی تھی۔ Thank you۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی، صاحبزادہ ثناء اللہ خان۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، ډیر بحث اوشو، هر سړی او هر ملګری وخت واغستو خو زه به صرف دومره خبره اوکړم چې د لاء اینډ آرډر نه علاوه د پولیس چې کومې ذمه دارئی دی، په هغې کښې د نارکاټکس یا د چرسو یا د دې نشو په حواله به خبره کوم۔ دیر زمونږه داسې یوه ضلع وه چې هلته به افیون کاشت کیدل خو په ټول دیر کښې څوک ثابتولې نه شی چې هلته افیون وو، افیون به ئے کرل خو افیون پکښې نه وو، خوړونکی ئے نه وو خو زه په ډیر افسوس سره وایم چې په دیر کښې نن زما دا ورور ناست دے، عنایت اللّٰه صاحب او باچا صالح بهائی، دیر ته آئیس راغلل، مونږ خبر نه یو چې دا د کوم طرف نه راروان دی؟ نو زه دا درخواست کوم، مونږ چې د دې څائې نه اوځو، د

دې ټولې پلازې پینځه شپږ ځایه چیکنګ کیږی، پکار خو دا وه چې د نارکاټکس کومه اداره ده چې هغه چیکنګ کوی، پولیس ئے هم کوی، ایکسائز والا هم ولاړ دی، ټولې ایجنسیانې ولاړې دی خو زه ډیر په افسوس سره وایم چې د پیښور نه دیر ته او پته نه لګی چې پیښور ته به د کوم ځائې نه راځی، د نشو یو باران شروع دے، زما درخواست دا دے چې پولیس په دې خبره باندې کم از کم دا رپورټ ترینه اوغوښتے شی چې تاسو تر اوسه پورې څومره سمګلران نیولی دی، پولیس د خپلو نمبرو جوړولو د پاره چرسی راوانیسی خو هغه څوک ئے چې خرڅوی نو په پیښور کښې ما چرته اونه لیدل چې څوک غټ ډیلر ئے اونیولو، نو معمولی معمولی خبرو باندې پکار دا ده چې ممبع ئے کومه ده، چشمه ئے کومه ده، څوک چې سمګلران دی، هغه را اونیسی نو زما دا درخواست دے، دا پولیس ایکټ کله چې پاس کیدلو، هغه وخت کښې پرویز خټک صاحب وو، زه هم په هغه کمیټۍ کښې ناست ووم، هغوی هم حیران وو، مونږ ته پته ده چې دا پولیس ایکټ د صوبې د پاره پاس کیدو نو د بره نه حکم راغلے وو خو چې بل یو حکم کله ناصر درانی صاحب د دې ځائې نه پنجاب ته اولیګلے شو نو په پنجاب کښې د هغه څه حشر شو، هغه نوکری پریښوده، مجبوره شو نو زما دا خیال دے چې دا پولیس ایکټ په دیکښې دا دې واپس واغستې شی یا دې په دیکښې ترمیم اوکړے شی نو ډیره مهربانی به وی، شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، لاء منسٹر۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> Thank you۔ بہت زیادہ اس پر ڈیبیٹ ہو گئی ہے، میرا تو یہ خیال تھا کہ یہ ایک Important subject ہے اور اس کے لئے جس طرح بابک صاحب نے بھی اس طرف اشارہ کیا کہ اس کے اوپر بجٹ کے بعد ایک الگ ڈیبیٹ رکھنی چاہیئے، Immediately بجٹ کے بعد اور یہ ان دنوں کا ایک واقعہ سامنے آیا، اس تناظر میں بھی جو واقعات آنریبل ممبران صاحبان نے الگ الگ بتائے ہیں، بلکہ Recent کچھ دنوں میں اس طرح کے واقعات ہیں، شانگلہ کا واقعہ سامنے آیا، نوشہرہ میں ایک واقعہ سامنے آیا، یہ واقعات اس تناظر میں ہمیں اس ہاؤس کے اندر اس کے اوپر ڈیبیٹ رکھنی ہے، میں ان تمام ممبران صاحبان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ سردار یوسف صاحب ہمارے سینیئر ہیں، انہوں نے بالکل بجا فرمایا کہ ان کے آنے سے پہلے میرے خیال میں یہاں پر انہی کے الفاظ میں اس فلور

آف دی ہاؤس پر میں نے کہا کہ یہ کسی بھی Angle سے یا کسی بھی طرف سے آپ اس واقعے کو دیکھیں تو یہ کوئی باعث فخر یا کوئی ہمارے لئے اس کے اوپر کوئی عزت کا کوئی واقعہ نہیں ہے، دونوں طرف سے اس کو دیکھیں، مثلاً اس واقعے کی جو شروعات ہیں وہ بھی کوئی ہمارے کلچر سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں جس طرح پولیس افسران کو گالیاں دی گئیں، اس Live video کے اوپر اور Individual police officers کے گھر کی خواتین کو؟ ان کے خلاف گالیاں دی گئیں، میرے خیال میں وہ بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے، نہ ادھر کوئی بھی ممبر اس کو سپورٹ کرے گا، اس کلچر کے ساتھ ہمارا تعلق ہے بلکہ دنیا میں ہم کلچر کی کیا بات کریں گے، دنیا میں کسی بھی کلچر میں میرے خیال میں یہ کوئی اچھی بات تو نہیں ہوگی، پھر پولیس نے جس طرح اس کو Handle کیا، پولیس نے نہیں، مجھے لودھی صاحب نے کہا کہ یہ بھیڑیا نہیں ہوتے، بھیڑیں ہوتی ہیں، مذکر مونث میں تھوڑی غلطی کر گیا تھا، یہ جو کالی بھیڑیں ہیں، ان کی بات ہم نے پولیس کے اندر کرنی ہے، پولیس بطور ادارہ اور آپ سب نے یہاں پر بات کی، میرے خیال میں ہر ممبر نے شروع اس پر کیا کہ پولیس کی قربانیاں، پولیس As a ادارہ ہم نے اس کو سپورٹ کرنا ہے، ہمارا اپنا ادارہ ہے، ہماری اپنی فورس ہے، ہمارے صوبے کے اپنے لوگ ہی اس میں بھرتی ہیں، یہاں پر شہداء کے لئے بھی بات ہوئی، اگر شہداء کے بچے ہیں تو انہوں نے شہادتیں دی ہیں، ہم آج کہہ رہے ہیں کہ شہداء کے بچوں کا خیال رکھا جائے۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ نے جو سسٹم کے اندر خامیاں ہیں، پولیس تھانے میں اور Investigation سے لیکر Prosecution تک اور عدالتی نظام تک Investigation کا جو مرحلہ ہوتا ہے، میرے خیال میں بہت صحیح طریقے سے انہوں نے نشاندہی کی ہے، یہ ساری خامیاں جہاں جہاں بھی ہیں، حکومت اس کے اوپر کام کر رہی ہے، اس کا ایک ثبوت میں آپ کو دیدوں کہ یہاں پر لودھی صاحب بیٹھے ہیں، ہماری کیبنٹ کی سب کمیٹی چیف منسٹر صاحب نے بنائی ہے، میں اس کو چیئر کر رہا ہوں، لودھی صاحب، چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری اور پھر لاء اینڈ آرڈر سے Related جتنے ادارے ہیں وہ اس کمیٹی کے ممبرز ہیں، اس سسٹم کو پولیس کے آپریشن سے لیکر Investigation تک، Investigation سے لیکر پھر Prosecution تک اور Prosecution سے لیکر پھر جیل کا جو نظام ہے، وہاں تک ہم نے اس کو ٹھیک کرنا ہے۔ میں ضرور یہاں پر فنانس منسٹر صاحب کا بھی ذکر کرونگا، اس کا بھی جو Rule of law ہمارا جو پروگرام ہے وہ وابستہ رہیں گے لیکن ماشاءاللہ وہ بہت شعبوں میں کام کر رہے ہیں، تو پھر انہوں نے مجھے کہا، چیف منسٹر صاحب سے کہا کہ یہ کام آپ سلطان کو دے دیں وہ اس کے

حوالے کر دیں، انہوں نے بھی اس کے اوپر بڑا کام کیا تھا، بالکل شروعات میں، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان چیزوں کو دیکھ رہے ہیں۔ حاجی بہادر صاحب نے بات کی کہ اس میں اچھے لوگ بھی ہیں، اس میں عزت دینے والے آفیسرز بھی ہیں، میں ان سے Agree کرتا ہوں لیکن پھر وہی بات ہے کہ اس میں برے لوگ بھی ہیں، ہر ادارے کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ خوشدل خان صاحب نے ڈیٹیل میں بات کی اور پھر میں ابھی ان معزز ممبران کا نام لے کر سارے ایشو کو Address کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سردار حسین بابک صاحب نے تفصیلاً بات کی، پولیس ایکٹ کے اوپر اور طاہر داوڑ کے کیس کے اوپر، شہداء کے جو بچے ہیں، Writ of the state کے بارے میں انہوں نے بات کی، پولیس کو Facilities دینے کی بات، عنایت اللہ صاحب نے بڑی اچھی بات کی، ان کا جو Prospective ہے وہ اہم اس لئے بھی ہے کہ آج جو پولیس ایکٹ ہمارے سامنے جس شکل میں پڑا ہوا ہے وہ کمیٹی انہوں نے چیئر کر کے وہ پولیس ایکٹ فائنل شکل میں پھر اسمبلی میں پیش کیا تھا، انہوں نے بھی ایک اچھی نشاندہی کی ہے کہ اس کا Important عنصر تھا، Accountability کے لحاظ سے، اس کے اوپر اس طریقے سے کام نہیں ہوا جو اس میں بڑا Important تھا، اس کے بغیر یہ سارا ایکٹ میں Agree کرتا ہوں کہ اس سارے ایکٹ کی افادیت اور سارے ایکٹ کا Spirit جو ہے وہ مقصد اس کا فوت ہو جاتا ہے۔ بیٹنی صاحب ہمارے بھائی ہیں، انہوں نے جو باتیں کی ہیں، اس کے اوپر میں فوراً ادھر سے بات کرنا چاہتا ہوں، دو واقعات انہوں نے بیان کئے، ایک ان کے ساتھ Personally جس طرح انہوں نے تفصیل سے بیان کیا، یہ بالکل Un acceptable ہے جناب سپیکر، انہوں نے مجھے ابھی تک یہ واقعہ نہیں بتایا، نہ میں نے اس کے بارے کہیں پر پڑھا ہے، نہ مجھے کوئی پتہ تھا، آج انہوں نے میرے خیال میں ہاؤس کے سامنے یہ Obviously واقعہ بتایا ہے، میرے دوست ہیں، مجھ سے Privately بھی ملتے ہیں، انہوں نے کبھی ذکر نہیں کیا، یہ تو میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس آنریبل ہاؤس کا ایک ممبر، الیکٹڈ ممبر جو یہاں پر ووٹ لیکر عوامی نمائندہ بن کر آئے اور وہ اپنے علاقے کا جو بندہ ووٹ جیت کر آئے تو وہ اپنے علاقے کا سب سے معزز ترین آدمی ہو گا کیونکہ زیادہ لوگ اس کو پسند کرتے ہیں، ووٹ دیتے ہیں اور جانا پہچانا بھی سب سے زیادہ ہو گا کیونکہ ووٹ لینے کے لئے آپ نے پورے حلقے کے ساتھ آپ نے شناخت بنانا پڑتی ہے، پورے صوبے میں آنریبل ممبر کو ایک عزت دی جاتی ہے، اس واقعے کے اوپر انہوں نے آج بتایا، جب وہ بات کر رہے تھے تو میں نے ہوم سیکرٹری کو لکھ بھی دیا، وہاں پر جو ڈی آئی جی ہیں، ڈی آئی خان سے میں نے ان کو بھی یہاں سے، یہ اس کی

بات نہیں ہے، ہم ان کو بتائیں گے، ہم ان کو یہ کہیں گے، فوراً ڈی آئی جی صاحب سے میں کہہ رہا ہوں کہ اس کی انکوائری کریں، اس کے اوپر پوری انکوائری کریں اور جو افسران یا جو اہلکار اس ناکے پر تھے یا جو اس میں ملوث ہیں، یہ بالکل قابل قبول نہیں ہے، صوبائی اسمبلی کے ممبر کے ساتھ آپ اس طرح کا سلوک اگر ہوا ہے، میں ان سے کہتا ہوں، انکوائری کریں۔ Within three days، تین دن کے اندر اندر یہ اسمبلی کا سیشن شروع ہے، سیشن کے اندر وہ رپورٹ لائیں، رپورٹ میں یہاں پر بتاؤں گا اور (تالیاں) ابھی ڈیسک نہ بجائیں، میرا دل اس کے اوپر اور مجھے تسلی نہیں ہوئی جو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سلطان خان! ایک چیز آپ کے نوٹس میں اور لانا چاہ رہا ہوں، پولیس ڈیپارٹمنٹ کا ایک بھی آفیشل یہاں پر موجود نہیں ہے، یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ہمارے پولیس ڈیپارٹمنٹ کا ایک اہم ایشو ہے اور اس کے ڈیپارٹمنٹ سے کوئی نہیں ہے، میں یہاں سے ڈائریکشنز دیتا ہوں کہ کل سے تینوں دن یہاں پر ڈی آئی جی سے کم لیول کا بندہ نہیں ہوگا، ڈی آئی جی کے لیول کا بندہ تین دن مسلسل بیٹھے گا۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، مجھے ابھی کچھ کہنا نہیں چاہیئے، آپ کی رولنگ ہے، We have to follow everybody، میں کمپلیٹ کر لوں، بہت اہم گزارشات کروں، اس کا مقصد ختم ہو جائے گا اور وہ رپورٹ جو پیش ہو جائے گی، اس میں جو بھی ملوث ہوگا، اس طرح ہم سے برداشت نہیں ہوگا، ہر ایک آنریبل ممبر کا یہاں پر ایک مقام ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بات بھی کی ہے کہ وہاں پر پٹرول پمپ، میرے خیال میں انہوں نے کہا ہے کہ کبھی بند ہو جاتے ہیں کبھی کھل جاتے ہیں، یہ اس رپورٹ میں ہمیں بھی بتایا جائے کہ اگر بند ہیں تو کیوں بند ہیں، کیا مسئلہ ہے؟ اس کے اوپر وضاحت تین دن میں ہمیں دے دیں، اس کے بعد ہم دیکھیں گے، اس کے بعد ہم ایکشن لیں گے۔ میاں نثار گل صاحب نے کرک دھرنے کے حوالے سے بھی بات کی لیکن آج میرے خیال میں ان کو خوش آمدید بھی کہنا چاہیئے کہ وہ احتجاج ختم کر کے آج پہلی بار واپس ہاؤس میں تشریف لائے ہیں، (تالیاں) میرے خیال میں ان کو خوش آمدید کہنا چاہیئے، ان کا بھی بہت شکریہ۔ یہ ان کو پتہ ہے، تیمور خان کو پتہ ہے، وزیر اعلیٰ صاحب Obviously ان کو تو ساری بات کا علم ہے، دو تین لوگ ہی ہیں، ہمیں پتہ ہے، ہم نے کتنے جرگے کئے ہیں اور اس میں ہم نے تقریباً ایک ہفتہ پہلے میں اور میاں نثار گل صاحب سول سیکرٹریٹ سے رات کے ایک بجے وہاں سے ہم اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے، رات کو بھی ہم نے اس میں جرگے کئے ہیں، ہم

نے اس کے اوپر ایک کوشش اور محنت کی ہے، جرگے نے ہماری باتیں مانی ہیں اور ہم نے ان کے ساتھ، حکومت میں ان کا جو حق ہے، اس کے اوپر ہم نے کمٹمنٹ بھی دے دی ہے اور اس کے اوپر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا ہے، ان کیلئے بھی آج ایک اچھا دن ہے۔ میرے خیال میں وقار صاحب نے بھی بات کی، ریحانہ اسماعیل صاحبہ، نعیمہ کشور صاحبہ اور صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے بھی بات کی، پولیس ایکٹ کے اوپر الگ سے ایک شارٹ ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، جب سے یہ سیشن شروع ہے، ابھی اس کے اوپر میں ریکویسٹ کرونگا کہ اس کے اوپر ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، (تالیاں) کوئی بھی قانون وہ حرف آخر نہیں ہوتا، اس کے اندر خامیاں بھی ہو سکتی ہیں، اس کے اندر خوبیاں بھی ہو سکتی ہیں، یہ ماننا پڑے گا کہ ایک تو ویسے بھی ہمارے صوبے کی پولیس کا کلچر دوسرے صوبوں سے الگ ہے، ہماری پولیس تاریخی طور پر بھی پورے صوبے میں اچھی رپوٹیشن کی پولیس ہے، اچھی فورس سمجھی جاتی ہے، یہ بھی ایک Fact ہے کہ جب دہشت گردی عروج پر تھی تو نہ ان لوگوں کی ٹریننگ تھی، دہشت گردوں کے خلاف لڑنے کے لئے ان لوگوں کے پاس وہ Equipment اور وہ اسلحے سے اس طرح لیس تھے کہ وہ اس کا مقابلہ کر سکیں سر، ایک بات آپ نوٹ کر لیں کہ اس پولیس نے کبھی کسی چوکی کو خالی نہیں کیا، یہ پولیس کبھی اپنی کسی چوکی سے بھاگی نہیں ہے، خودکش حملے ہوئے ہیں، شہادتیں ہوئی ہیں، اس چوکی کے اوپر دس منٹ کے اندر پولیس اہلکار پھر آئے اور اپنی ڈیوٹی دی ہے، میرے خیال میں ہم نے اپنے شہداء کو یہ خراج تحسین ضرور پیش کرنی ہے، انہوں نے جو قربانیاں دی ہیں، میرے خیال میں خراج تحسین اس ہاؤس کو ضرور پیش کرنا چاہیئے، (تالیاں) یہ کارنامے ہیں، ایک بحث تھی کہ پولیس کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے، آج یہ بحث نہیں ہو رہی ہے، آج یہ بحث الٹ ہو گئی ہے، دیکھیں آپ اس کو ذرا Appreciate کریں کہ یہ بحث کسی زمانے میں ہوتی تھی کہ پولیس سیاسی مقاصد کیلئے استعمال ہوتی تھی، اس ہاؤس میں مثلاً 80 کی دھائی میں 90 کی دھائی میں، اکبر خان سر ہلا رہے ہیں، خود ان کے ساتھ ایسے واقعات ہوئے ہیں، سٹوڈنٹ تھے، میرے خیال میں سیاسی انتقام کا وہ نشانہ بھی بنے ہیں، اس طرح بڑے ممبران جو ہمارے سینیئرز ہیں، ہمارے بزرگ جو اس ہاؤس کے ممبر رہ چکے ہیں، وہ ایسے لوگ تھے جن کو پتہ ہے، آج بھی گواہی وہ دے سکتے ہیں کہ اس وقت بحث ایک اور ہوتی تھی، پولیس کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا تھا، یہ بحث بھی لوکل لیول کے اوپر ہوتی تھی کہ کوئی گاؤں کا کوئی خان یا کوئی اس طرح بڑا وہ پولیس کو سیاست کرنے کے لئے استعمال کرتا تھا، لوگوں کو دبانے کے لئے، اس وقت یہ بحث ہمارے صوبے میں عام تھی، یہ ضرورت محسوس کی گئی

کہ اگر پولیس کو ہم نے ٹھیک کرنا ہے، جدید خطوط کے اوپر تو اس کو ایک فورس ہم نے بنانا ہے، ہم نے جدید تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کرنا ہے، ہم نے اس میں ضرور اصلاحات کرنی ہیں، میں اس لئے Explain کر رہا ہوں کہ کیوں یہ ضرورت پڑی کہ یہ 2017 کا جو ایکٹ آیا ہے؟ یہ ضرورت اس لئے پڑی تھی کہ اس میں ارادہ یہ تھا، اس میں ہمارا مقصد یہ تھا، ہماری حکومت کا کہ پولیس کو Independence ملے، اٹانومی ملے، ان کی پرفارمنس ٹھیک ہو، سیاسی مداخلت سے وہ آزاد ہو، اس سپرٹ کے نیچے یہ سارا کام ہوا تھا، میرے خیال میں اس میں Improvement بڑی ہوئی ہے، یہاں پر میں سن رہا ہوں کہ کیا Improvement؟ سپیشلائزڈ سکولز بن گئے ہیں، مثلاً Investigation کا سکول بن گیا ہے، Mob control کا سکول بن گیا ہے، فرانزک کے اوپر کام ہو رہا ہے، بہت سے اچھے کام بھی ادھر ہو رہے ہیں، بلکہ میں نے ابھی تجویز دی ہے وہ وزیر اعلیٰ صاحب کو اور پھر کیبنٹ کے سامنے بھی ہم رکھیں گے، جس طرح Investigation وہ کہہ رہی ہیں کہ Investigation ٹھیک نہیں ہوتی ہے، ایک پولیس آفیسر وہ آج آپریشن میں ہوتا ہے، وہ آپریشن میں کام کرتا ہے، سال یا چھ مہینے وہاں پر گزرتا ہے، اس کو Investigation میں ٹرانسفر کیا جاتا ہے، ادھر اس نے سال نہیں گزارا، اس کو واپس آپریشن میں بھیج دیا جاتا ہے، میں نے تو رائے دی ہے کہ Investigation کے لئے ہماری Dedicated Police Force کے اندر Investigation کا الگ ایک سیکشن جو وہاں پر Permanent اس کے ایمپلائیز ہوں، Permanent اس کے آفیسرز ہوں، تبھی یہ چیزیں جو ہیں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں پر ڈیبیٹ بہت زیادہ بڑھ جائیگی، بہت زیادہ ایسی باتیں جن کو ہم نے آگے دیکھنا ہے، میں ان In Principles اصولی طور پر Agree کرتا ہوں اپوزیشن کے، انہوں نے جو Stance پیش کیا ہے، بابک صاحب اور جو خواتین و حضرات نے ہمارے ممبرز نے بات کی ہے، میں اصولی طور پر اس پر Agree کرتا ہوں کہ اس بجٹ سیشن کے بعد بالکل Exclusive ایک ڈیبیٹ ہم پولیس ایکٹ 2017 اور پولیس میں جو ریفارمز کی ضرورت ہے یا پولیس میں Improvement کی ضرورت ہے، ہم اس کے اوپر رکھ لیں تاکہ اس ہاؤس کی جو Collective wisdom ہے، خواہ وہ ٹریژری بنچز سے ہے، خواہ وہ اپوزیشن کے بنچز سے ہے کہ وہ کیبنٹ کے سامنے بھی آجائے اور صوبے کے سامنے بھی آجائے۔ ان شاء اللہ میری کمٹمنٹ ہے، حکومت کی کمٹمنٹ ہے کہ جو اچھی ریفارمز کیلئے اور اس کو بہتر بنانے کے جو بھی نکات ہونگے، ان شاء اللہ اس Feedback کو ہم Positively لیں گے اور اکٹھے اس پولیس فورس کو بہتر بنائیں گے۔ ہمارے جو

شہداء کے بچوں کی بات ہوئی، شہداء کے جو بچے ہیں، ان کیلئے بہت زیادہ Adjust ہو بھی گئے ہیں اور کچھ ہم نے Posts create ابھی Recently کی ہیں، ابھی Exact مجھے یاد نہیں ہے، دو سو پوسٹس ہم نے Create کی ہیں اور میرے خیال میں وہ مسئلہ Under process ہے، جلد وہ حل ہو جائیگا، شہداء کے بچوں کو ان شاء اللہ ہماری حکومت ان کے ساتھ بھرپور تعاون کریگی۔ عنایت اللہ صاحب نے یہ بات بھی کی، چارسدہ کے واقعے کے بارے میں، ضرور اس کے اوپر Investigate کرنا چاہیئے، دیکھنا چاہئیے، جتنا مجھے پتہ ہے ہمارے جو ڈی پی او تھے، ادھر وہ ابھی ٹرانسفر ہوئے ہیں، کرک میں ٹرانسفر ہوئے ہیں، He was a good officer، میں نے کبھی ایسی کوئی ایک Fair بندہ اس کے ساتھ کوئی سیاسی مداخلت وہ نہیں مانتا تھا لیکن چلیں اگر عنایت اللہ صاحب نے اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، اس مسئلے کو میں نے نوٹ کر لیا ہے، اس کو ہم دیکھ کر عنایت اللہ صاحب کے ساتھ اس کے اوپر بات کرلونگا، کہ کیا مسئلہ تھا؟ باقی یہاں پر ہمارے آنریبل ممبر خوشدل خان صاحب نے تقریباً دو واقعات پوائنٹ آؤٹ کئے ہیں، ایک موٹر سائیکل پر وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی جارہا تھا۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس میں ابھی تک نہ کوئی گرفتاری ہوئی اور نہ Investigation ہوئی ہے، کچھ نہیں ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سلطان خان۔

وزیر قانون: اس کی اگر مجھے ڈیٹیلز دے دیں، جناب سپیکر، وہ خوشدل خان آنریبل ممبر ہیں، ان دونوں واقعات کے بارے میں ڈیٹیلز دے دیں، ان کے نام دے دیں، تاریخ اور ساری ڈیٹیل مجھے دے دیں، میں ابھی سیشن کے دوران مجھے جب بھی موقع ملے، کوئی اور منسٹر یہاں پر جب Reply کریگا، مجھے موقع ملے گا تو اس کے بارے میں وہ اگر ڈیٹیلز دے دیں، میں ان کو Provide کردونگا، اگر اس کی کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو وہ بھی ان شاء اللہ ٹھیک کرلیں گے۔ باقی میرے خیال میں مین وہ تھے جو وہاں سے میں نے سنیں۔ اپوزیشن کی طرف سے آئس کے بارے میں ہمارے صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے کہا ہے، اس کیلئے بالکل جب ہم نے Realize کیا کہ یہ ایک ناسور ہمارے معاشرے میں پھیل رہا ہے، ہم اس کے اوپر لیجسلیشن کیبنٹ میں لائے، اس اسمبلی میں لائے، ہم سب نے اکٹھے ہو کر وہ قانون ابھی پاس کرلیا ہے، اس میں ابھی ہم نے سخت سزا اور سب سے زیادہ سزا وہ سزائے موت کی ہے، اس سے زیادہ سزا ہے نہیں انسانی بس میں، اس میں ہم نے سخت قانون سازی کرلی ہے، پہلے پولیس والے بھی یہ گلہ کرتے تھے کہ چونکہ یہ ایک

نئی چیز آئی تھی، یہ پہلے نہیں تھی، تو ادھر چونکہ قوانین میں اس کا ذکر نہیں تھا، ان کو پرابلمز آرہے تھے، ایسے مجرموں کو پکڑنا، ان کو سزائے دینا، اس کے اندر ابھی ہم نے قانون سازی کر لی ہے، ان شاء اللہ اس کے اوپر ابھی عملدرآمد ہو رہا ہے، کچھ عرصے میں یہ حالات جو ہیں، سخت ایکشن کی وجہ سے کنٹرول میں بھی آئے ہوئے ہیں اور زیادہ اچھے ہونگے۔ سر، میں اسی ریکویسٹ کے ساتھ اس ڈیبیٹ کو ان شاء اللہ Continue کریں گے،، بجٹ کے بعد بھی یہ ایک بہت زبردست Important اور اہم ڈیبیٹ ہے، میں اپنے تمام آنریبل ممبرز سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ اپنے کٹ موشنز Withdraw کر لیں تاکہ ہم آگے بڑھ سکیں، (قطع کلامی) میں نے بات کی، آپ نے نہیں سنی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، وزیر صاحب نے بڑی یقین دہانی کرائی ہے، اس سیشن کے بعد خاص طور پر یہ ڈیبیٹ ہوگی، اس حوالے سے جہاں پولیس نے جو قربانیاں دی ہیں، ہم ان شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن یہ چند جو کالی بھیڑیں ہیں، جس کی وجہ سے پورے سسٹم کو خراب بھی کیا جارہا ہے، پولیس کو بدنام بھی کیا جارہا ہے، ان کے خلاف جس طرح انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے، ضرور ایکشن لینگے، حالانکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ مثالی پولیس صوبہ خیبر پختونخوا کی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو Withdraw کرتے ہیں؟ وہی باتیں وہ تو Repetition ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: نہیں نہیں، دھرانے کی بات نہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Repetition بار بار ہو رہی ہے، وہی Same باتوں کی Repetition ہو رہی ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ڈیبیٹ میں ساری باتیں آئینگی، اس میں جو جہاں ضروریات ہیں، پولیس کی یا ان کی تنخواہوں میں اضافہ ہو، ہم تو اس کے بھی حق میں تھے لیکن چونکہ سلطان محمد خان صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے، میں یہ کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ، Lapsed۔ بہادر خان صاحب۔

Mr. Bahadar Khan: Withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، Lapsed۔ جی، نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: لاء منسٹر نے فرمایا کہ جو چارسدہ میں تھا، اس کو کرک ٹرانسفر کیا گیا۔

(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار خان، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: زما د سوال جواب خو منسټر صاحب را نه کړو، ستا د دې صوبې، ستا د دې حکومت افسر مړ وو، ما وئیل چې کم از کم دې هاؤس کښې دومره اووایه، خیر دے یو میاشت پس دې هاؤس کښې رپورټ پیش کړه، دوه میاشتې واخله، دې هاؤس کښې رپورټ پیش کړه۔ دویمه جناب سپیکر، مونږ په دې اعتراض نه کوؤ چې زما صوبې ته آئی جی د پنجاب نه ولې راغلے دے؟ زه په دې اعتراض نه کوم۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: د سندھ نه۔۔۔۔

جناب سردار حسین: د هر ځائې نه چې راغلے دے خو زه په دې اعتراض کوم چې آئی جی ته دا پته ده چې ارمړ کوم ځائې کښې دی، اتمانزئ کوم ځائې کښې دی، شانګله کوم ځائې ده، نو دوه کاله خو به د هغه په دې لګی چې هغه ته به د جغرافیې پته لګی، نو دا خبره کوم چې دا په خپلو افسرانو باندې داسې عدم اعتماد کوئ، مهربانی لږه دا اوکړئ، دا څیز لږ Discourage کړئ۔ آیا زما د صوبې یو پښتون افسر چې دے، سندھ کښې آئی جی څوک لګوی؟ پنجاب کښې ئے لګئ، پابندی نشته نو زمونږ صوبه خو Sensitive ده، زمونږ صوبه خو Sensitiveده، دوه کاله کښې به ده ته د دې صوبې د جغرافیې پته لګی، دا خو بیا صحیح خبره ده، زما دا پوائنټ دے او ستاسو دا پوائنټ دے، راځئ چې دې له به یو سیشن کېږدو نو اوبه ئے شمارو چې آیا دا ستاسو په دې حکومتونو کښې د بهر نه څومره افسران راولئ، آیا دا په خپلو افسرانو باندې عدم اعتماد نه دے؟ زما پوائنټ دا دے، دا به اوشمارو خو چې دا په کومه طریقه باندې تاسو راوستې دے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Chair کو Address کریں، Chair کو Address کریں، Cross talk نہیں، Chair کو Address کریں۔

جناب سردار حسین: جی پوهه نه شوم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Chair کو Address کریں، Cross talk نہ کریں۔

جناب سردار حسین: هغه خو مونږ Light mood کښې لګیا یو خیر دے، بهر حال ستاسو خبره هم صحیح ده، بالکل زما دا ګزارش دے چې دا په خپلو افسرانو

باندې عدم اعتماد دے، داسې سلسله لړه Discourage کول پکار دی۔
مهربانی، ما واپس واغستو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بس ما کټ موشن Withdraw کړو، طاهر داوړ والا دے، هسې مشکل کېښې دے، سلطان صاحب په مشکل کېښې دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، میں Withdraw کرتی ہوں لیکن منسٹر صاحب پولیس کی اخلاقی تربیت پر زیادہ توجہ دے تو بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

Ms. Naeema Kishwar Khan: Withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: واپس مو واغستو، جی مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود احمد خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب! سلطان خان چې کومه خبره اوکړه، مونږ پرې مطمئن یو او زه خپل کټ موشن واپس اخلم او دا ریکویسټ کوم چې دا کومه دوئ وعده اوکړو چې دا په درې ورځو کښې اوشی۔

Mr. Deputy Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.10, therefore, the question before the House is that Demand No.10 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

دې یو ډیمانډ باندې ایک گھنټه بیس منټ اولګیدل، که تاسو دې ترتیب سره روان یئ نو زه به صفا خبره دا کوم چې د یو منټ نه زیات ټائم به چا له نه ورکوم او زه به مائیک بندومه، زه به بیا مجبوراً Guillotine لګوم ځکه چې دا ټائم ته اوګورئ، پخپله نه Cover کیږی، دا Cover کیدې نه شی، نو مهربانی اوکړئ که تاسو یو منټ په هر یو شی باندې که دغه کوم غواړئ، زه به ئے Continue ساتم،

گنی بیا به زما مجبوری وی، زه به ایجنډا نه چلوم، زما مجبوری ده۔ ډیمانډ نمبر 10، ډیمانډ نمبر 11۔

<u>جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون)</u>: سر! میں اس ڈیمانڈ کو پیش کرنے سے پہلے آپ کے توسط سے اپنے اپوزیشن ممبرز سے بھی ریکویسٹ کروں گا، تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ دو گھنٹے ہم اس ایک ڈیمانڈ فار گرانٹ پر لگا دیئے ہیں، میرے خیال میں ان سے ریکویسٹ ہے کہ اگر مشترکہ طور پر کوئی ایسی ضروری بات ہے، کوئی اس کے اوپر کہنا چاہے تو آپ ان کو تھوڑا سا موقع دے دیں۔ اس کے علاوہ میرے خیال میں اگر Rule کو Suspend کرنے کی موشن ہم پیش کر سکیں اور آگے بڑھیں کیونکہ اس طرح کے حساب سے میرے خیال میں 48 گھنٹے تقریباً ہمارے یہاں پر لگیں گے، 48 گھنٹے پھر بیٹھنا پڑے گا، کورونا کی بھی یہ صورتحال ہے، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کے بعد اگر کوئی ضروری بات رہ گئی، کیونکہ کل سپلیمنٹری بجٹ پر بھی ڈیبیٹ ہے، اس میں بھی بات ہو سکتی ہے، پھر پرسوں سپلیمنٹری بجٹ کے ڈیمانڈز فار گرانٹ میں بھی کٹ موشنز ہیں، پھر بھی بات ہو سکتی ہے، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کے بعد ہم وہ Rule کو Suspend کر دیں گے۔

سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 05 ارب 29 کروڑ 59 لاکھ 19 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021 کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 05 billion 29 crore 59 lac 19 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Administration of Justice. Ji, Sardar Muhammad Yousaf Sahib!

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جناب سپیکر! میرے خیال میں کمیٹی میں فیصلہ ہوا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ Withdraw کرتے جائیں نا۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: ہاں جی، Withdraw کرتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>Ms. Sobia Shahid</u>: Withdraw.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وقار احمد خان صاحب۔

<u>Mr. Waqar Ahamad Khan</u>: Withdraw.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب، حمیرا خاتون صاحبہ، Lapsed۔ سراج الدین صاحب، Lapsed۔ صاحبزادہ ثناء اللہ۔

<u>Mr. Sahibzada Sanaullah</u>: Withdraw.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motion on Demand No. 11, therefore, the question before the House is that Demand No. 11 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. آنریبل منسٹر صاحب! تاسو Agree یئ؟ بابک صاحب! ځنګه چې سلطان خان ریکویسټ اوکړو نو زه هم وایم، ځکه چې ایجنډا ډیره زیاته ده او ټائم شارټ دے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر صاحب! په 145 هاؤس کښې د پی ټی آئی 96 ممبران دی، 96 ګوره، مونږ په دې پوهیږو چې ستاسو ډیره زیاته تلوار ده، دا بجټ تاسو پاس کړئ، دا درسره مونږ پاس کوؤ خو کم از کم زما خیال دا دے چې دیکښې ستاسو د حکومت هم فائده ده، که مونږ لږ ټائم واغستو نو ښه ماحول کښې دا اجلاس روان دے، دا به ډیر ښه ماحول کښې روان وی، بالکل په هغه پوائنټ باندې، ګوره مونږ خو په دې پوهیږو کنه، سلطان خان تاسو مونږ سره کمټمنټ کړے وو چې په دې بجټ باندې به مونږ تاسو ته بریفنګ درکوؤ، تاسو مونږ ته راکړو؟ په دې هر څه مونږ پوهیږو، دا داسې نه ده خو ممبرانو سره هم دا ټائم دے، اوس دوئ او زه نه پوهیږم چې دوئ ته مشکل څه دے؟ که مونږه نه یو هم دوئ دا بجټ پاس کولې شی، په یو یو کټ موشن که دوئ مقابله کوی نو هم دوئ ئے پاس کولې شی، ګوره مونږ دلته چې کومه خبره کول غواړو، که تاسو مونږ سره ناست وئی، دا ټولې خبرې به درته مونږه هلته کړې وې، دا بجټ به مونږ په یو ورځ کښې پاس کړے وو، اوس دا کار خو تاسو او نه کړو، اوس تاسو دومره زیاته د فراخدلئ مظاهره اوکړه۔ سپیکر صاحب! زما به تاسو ته هم بیا بیا ریکویسټ وی، ګوره تاسو مونږ د پاره فنډ نشته، دوه کاله اوشو، دوه کاله

کبنې د ماته دا حکومت اوښائی چې زما حلقې له دوئ څومره فنډ ورکړے دے ؟ دې عنایت الله له ئے څومره ورکړے دے ؟ دې میاں نثار له ئے څومره ورکړے دے ، په روډونو باندې ناست دی، دا رائلټی نه ورکوی، دې لطف الرحمان صاحب له ئے څومره فنډ ورکړے دے ، دا هم حقیقت دے ، دغه حقیقت درسره مونږ منو چې تاسو زور اور یئ، ستاسو حکومت دے ، ستاسو په حکومت کبنې انصاف نشته، تاسو انصاف نه کوئ، مونږ خو به خپلې خبرې ته پریږدئ کنه، مونږ خو به بیا خپله خبره کوؤ کنه-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: زه یو ریکویسټ کوم۔

<u>جناب سردار حسین</u>: زه دا ریکویسټ کوم چې خیر دے ، مونږه چار سال گوره، ما خو دا دومره خبرې کړی دی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: زه بابک صاحب، نه جی، بابک صاحب، زه یو خبره کوم، زما یو Suggestion دے او امید لرم چې تاسو به ټول اتفاق کوئ ورسره، تاسو دا چې څومره نورو ډیپارټمنټ ته ورکړی دی-----

<u>جناب سردار حسین</u>: پینځه پاتې دی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: زه خبره اوکړم، پینځه چرته پاتې دی، هائر ایجوکیشن، سی اینډ ډبلیو تقریباً اووه پاتې دی، لا اوس هم تاسو اووه ورکړی دی، زما تاسو ته دا Suggestion دے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر!-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بابک صاحب! ما خبرې ته پریږدئ، بابک صاحب! زما خبره خو واؤرئ کنه جی، زما خبره واؤرئ جی، دلته زیات تر ممبران چې کوم دی، هغوی Repetition کوی، زه تاسو ته یو Suggestion درکوم، تاسو اووه پوائنټس پاتې دی، مختلف اووه کسان په هر یو کس پینځه پنځه، لس لس منټه تاسو په ایجوکیشن خبره اوکړه، بل په هیلتھ اوکړه، بل په ټورازم اوکړه، بس په نیمه گهنټه کبنې به ئے راغونډ کړو، Windup به ئے کړو جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر!-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

جناب سردار حسین: تاسو خو کسټوډین آف دی هاؤس یئ، ستاسو په څه تلوار ده؟

جناب ډپټی سپیکر: نه جی، زه تاسو ته وایم جی، ګوره زه کسټوډین آف دی هاؤس یم، ما سره جی۔۔۔۔

جناب سردار حسین: نه داسې نه کیږی کنه، ګوره دا جنګ مونږ ختم کړو، دا جنګ ئے مونږ سره ختم کړو او دا ټولې خبرې مونږ د سپیکر صاحب په مخکښې کړې وې چې په دې جنګ کښې د سپیکر Role کسټوډین آف دی هاؤس پکار دے، تاسو ته خو هډو تلوار نه ده، که تلوار کوی نو هغوی به ئے کوی۔

جناب ډپټی سپیکر: بالکل جی، نه بابک صاحب، تاسو چې کومه خبره د پارلیمانی لیډرز په اجلاس کښې کړې وه د سپیکر صاحب په موجودګئ کښې، سپیکر صاحب هم ماته وئیلی وو چې تاسو به دا سیشن درې ګهنټې چلوئ، په دې باندې تاسو سپیکر صاحب سره Agree شوی وئ نو تقریباً دا دے درې ګهنټې په هغه حساب زمونږه برابرېږی، تاسو چې ماته خبرې کوئ، وائی چې یوه ګوته ماته نیسې نو څلور ګوتې مو ځان ته دی، اول ته هم سوچ اوکړه، تا ماته یو ګوته اونیوله چې ته دغه یئ نو هغه خبره چې ګوته یوه ته ماته نیسې، وائی چې څلور ګوتې ځان ته وی نو ما سره خو داسې کوئ، فیصله تاسو کړې ده، تاسو فیصله کړې وه د سپیکر صاحب په موجودګئ کښې، تاسو فیصله کړې وه چې درې ګهنټې به مونږ سیشن چلوؤ نو درې ګهنټې Almost اوشوې، ډیمانډ نمبر 12، زما حکومت سره نه ده جی، ما دې سیشن کښې ټولو ته پته ده چې څومره ټائم اپوزیشن له ورکړو، هر یو د اپوزیشن ممبر ته مو Respect ورکړے دے، ټائم مو ورکړے دے، (شور) ډیمانډ نمبر 12۔

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 ارب 79 کروڑ 6 لاکھ 9 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم دستاویزات و کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 12 billion 79 crore 06 lac 09 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges

that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Higher Education, Archives and Libraries. Ahmad Kundi Sahib, Sardar Muhammad Yousaf Sahib.

سردار محمد یوسف زمان: نہیں، ہائر ایجوکیشن Important subject ہے، میں ایک سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduce by rupees one hundred only. Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! ایک ہزار کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduce by rupees one thousand only. Malak Badshah Saleh, Sahib.

Malak Badshah Saleh: Withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: زه د سلو روپو کټوتی تحریک پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduce by rupees hundred only. Khushdil Khan, Sahib, lapsed Mian Nisar Gul Sahib.

میاں نثار گل: ساٹھ روپے کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduce by rupees sixty only. Waqar Ahmad Khan, Sahib.

جناب وقار احمد خان: دو لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduce by rupees two lac only. Sardar Hussain Babak, Sahib.

جناب سردار حسین: دو سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduce by rupees two hundred only. Inayatullah Khan, Sahib.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں پانچ سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the house is that total grant may be reduce by rupees five hundred only. Mehmood Ahmad Khan Sahib, not present it lapsed. Rehana Ismail, Sahiba.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduce by rupees hundred only. Naeema Kishwar, Sahiba.

Ms. Naeema Kishwar Khan: I move a cut motion of rupees one.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduce by rupee one only. Sahibzada Sanaullah.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ، جناب سپیکر! تین لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduce by rupees three lac only. Sardar Muhammad Yousaf, Sahib.

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، جناب سپیکر! چونکہ ایجوکیشن بنیادی ترقی کی ضمانت دیتا ہے، ہائر ایجوکیشن خاص طور پر اس دور میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے، میں تو تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اس لئے کیونکہ وقت کو بھی بچانا ہے، صوبہ خیبر پختونخوا میں جتنی آبادی ہے، اس تناسب سے یونیورسٹیاں اور کالجز بھی نہیں ہیں، میں سب سے بڑی مثال اپنے حلقے کی دوں گا۔ میرے حلقے PK-34 میں جو تحصیل بفہ ہے، کوئی ایک کالج نہیں ہے اور وہاں پر جو بچے تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں، ان کو داخلے بھی نہیں مل رہے تو پھر مختلف جگہوں میں اگر وہ جائیں تو وہاں پر ان کو انکار کر دیا جاتا ہے، اس وجہ سے جہاں حکومت یہ ڈیمانڈ کرتی ہے کہ انہیں پتہ نہیں، رقم دی جائے تو پہلے اس کا وہ پوری ہائر ایجوکیشن عام کرنے کے لئے جو پلان ہے، پالیسی ہے، وہ اس ہاؤس میں ڈسکس کرنی چاہیئے، اس کے لئے جس طرح خصوصی ڈیبیٹ باقی کسی محکمے کے لئے رکھی جاتی ہے، اس حوالے سے بھی یہاں پر ڈسکشن ہونی چاہیئے، ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، پورے صوبے کی آبادی کو بھی سامنے رکھتے ہوئے اس کے ساتھ ہی حکومت اگر مختلف پسماندہ علاقوں کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے کوئی گرانٹ دیتی ہے یا وظائف دیتی ہے تو اس حوالے سے بھی پالیسی مرتب ہونی چاہیئے۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ جس طرح پورے ہزارہ میں صرف ایک ہزارہ یونیورسٹی ہے، کتنے عرصے سے وہ بنی ہوئی ہے، کوئی خصوصی گرانٹ خیبر پختونخوا حکومت کی طرف سے نہیں مل رہی، اسی طریقے سے کالج کی بات میں نے کی ہے، PK-34 میں تقریباً تین لاکھ کی آبادی ہے، ہمارا وہاں پر کوئی نہ بوائز کالج ہے نہ گرلز کالج ہے، یہ میں سب سے پہلے اس ہاؤس کے ذریعے وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں بھی لایا تھا، وزیر اعلیٰ

صاحب نے ہاؤس میں یہ Promise بھی کیا تھا کہ آپ کو وہاں تحصیل کے لئے کالج ان شاءاللہ ہم دینگے، یہ دو سال گزر گئے ہیں، ابھی تک اس کا کوئی وعدہ پورا نہیں ہوا، یہ چونکہ ایجوکیشن میں ہے، اس لئے میں دوبارہ تفصیل میں نہیں جاتا کہ اس کے لئے جو متعلقہ منسٹر صاحب ہیں، یہ یقین دہانی کرائیں کہ اس پر پوری ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، خاص طور پر ہائر ایجوکیشن اور دوسری ایجوکیشن کے حوالے سے ہمیں یہ موقع مل سکے، ہم اپنی تجاویز بھی دے سکیں، اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے حکومت اپنی ذمہ داری بھی پوری کر سکے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ثوبیہ شاہدہ صاحبہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ابھی جو لاک ڈاؤن ہے، جس میں سکول، کالجز اور میٹرک تک ان لوگوں نے وہ پروموٹ کر دیئے ہیں لیکن جو ہائر ایجوکیشن ہے، جس میں جو بی اے کا Exam ہے، اس طرح ماسٹر کے لوگ، یونیورسٹی اور انجینئرنگ ان سب کے Exams کے دن آرہے ہیں، وہ سب متاثر ہو رہے ہیں، ان سب کا کیا بنے گا؟ ان کے لئے کونسا لائحہ عمل ان لوگوں نے طے کیا ہے؟ دوسری بات جو Private Institutes ہیں، جن میں کالجز ہیں، سکولز ہیں، ان میں پرائیویٹ ٹیچرز ہیں، ان کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں، کوئی بھی وہ فیس بچے نہیں دے رہے ہیں، سب لوگ لاک ڈاؤن میں ہیں، سارا سسٹم بند ہے، پھر بھی میں ان غریب لوگوں اور جو سفید پوش اساتذہ ہیں، نہ وہ احساس سے پیسے لے سکتے ہیں اور نہ وہ کوئی اور سے مانگ سکتے ہیں، اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں، ان کے لئے اس بجٹ میں منسٹر صاحب نے کم از کم اس میں آجاتا ہے، جتنے بھی ٹیچرز ہیں، پرائیویٹ کالجز اور سکولوں کے لئے کیا لائحہ عمل ان لوگوں نے طے کیا ہے؟ اس کی صرف Explanation دے دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب! مونږه خو په دیکښې یو کوئسچن هم کمیټۍ ته حواله کړے وو، زما خیال دے دا تاج محمد خان صاحب د هغې په دغه کښې شوے وو، باچا خان ماډل سکول او کالج دے، تقریباً د هغه په کښې فیصله شوې وه چې یره دا به مونږه چالو کوؤ، اوسه پورې هم دغه شان پورت دے، چالو نه شو، دغه بلډنګ تباه هم شو، ګاډې هم تباه شو، هر څه خراب شو او په دې اے ډی پی کښې چې ما اوکتل نو د هغې پکښې هډو څه ذکر نشته دے،

درخواست کوم چې یو خو د هغې ماله تهوس جواب راکړی چې دوئ اووائی چې چالو کوی ئے او که نه ئے چالو کوی؟ هغه بلډنګ خراب شو۔ بل زمونږه په مونډه تحصیل کښې په روغ تحصیل کښې دغه کالج نشته دے، ډګری کالج نشته دے، نه د هلکانو شته نه د فی میل او نه د میل او بل کالج اوس په هغې کښې څوک داخلې نه ورکوی ستهوډ نتس له ځکه چې اوس دومره رش دے چې په هغه نورو کښې ځان له هم داسې کیږی، نو زما دا عرض دے چې زه درخواست کوم، یره دا وخت د ایجوکیشن ضرورت دے، به دې کښې هلکانو له مونږه دغه کوؤ چې په دغه کښې مونږه ته د کالج څه ذکر اوکړی، یره کله به اوشی او که اوبه نه شی، په دیکښې به اوشی، داسې کلی شته چې په هغې کښې، پینتیس چالیس کلی داسې شته، په هغې کښې پرائمری سکولونه نشته دے، د غرونو کلی دی، په میلونو میلونو جدا جدا دی او مجبوراً واړه ماشومان چې دی، ګډې بیزې ساتی او دغه شان ناخوانده لویږی، زه درخواست کوم چې په دیکښې کم از کم اوس ئے چې کوم اعلان کړے دے، داسې یونین کونسل چې په هغې کښې هائی سکول نشته، مډل سکول پکښې نشته، دا ټولې داسې مسئلې دی چې دا د ایجوکیشن د پاره ډیر ضروری دے، په هغې کښې دې مونږه ته اووائی چې یره زمونږه په حلقه کښې په دې لس دولس کاله کښې یوه کمره نه ده جوړه شوې، په PK-16 کښې، زه دا وایم چې اوس به په دې بجټ کښې تاسو مونږ له دا کوم چې تاسو سکولونه ایښودی دی، په دیکښې به مونږه ته څه راکوئ او څه به پکښې اوشی؟ د دې د پاره درخواست کوم چې مونږ ته دې وضاحت اوکړی نو بیا به کټ موشن ورسره۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل</u>: شکریہ جناب سپیکر، میں نے جو ساٹھ روپے کی کٹ موشن جمع کی ہے، میں میاں خلیق الرحمان کا بہت ہی دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ جو منسٹر/ایم پی اے کی عزت کریگا، ہم اس ایوان میں اس کی عزت کریں گے، جس طرح سلطان خان بھی ہیں، یہ میں نے اس لئے جمع کی تھی کہ میرے حلقے میں بانڈہ داؤد شاہ میں ڈگری گرلز کالج جو سات سال سے بند پڑا ہے، میں نے ریکویسٹ بھی کی تھی کہ برائے مہربانی اس کی بلڈنگ کمپلیٹ ہے، اس کو چالو کیا جائے، پورے علاقے کا فائدہ ہوگا۔ میں ان کی شرافت کی

خاطر ان کی عزت کی خاطر جو ایم پی اے کو عزت دے رہا ہے، جس طرح سلطان خان اور یہ میں سارے منسٹروں کو بھی کہتا ہوں کہ اگر یہ رویہ ہوگا، ایوان بھی اچھا ہوگا، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زه به تفصیلی خبره نه کوم خو صرف یوه دوه مسئلې به بیان کړم۔ یو زمونږه دا سوات یونیورسټی چې ده، تقریباً دا لسم کال دے، تر اوسه پورې هغه نه کمپلیټ شوه او نه په Full-fledged باندې سټارټ شوه۔ بل زما په حلقه کښې PK-7 تحصیل کبل کښې ډاکټر خان شهید کالج دے، په هغه کالج باندې ما توجه دلاؤ نوټس هم جمع کړے وو او ماته لودهی صاحب د هغې ایشورنس هم راکړے وو، چې په هغې کښې کوم ضرورتونه دی، هغه به خامخا پوره کیږی نو په هغې کښې خو دومره ضرورت پوره شو چې اوس بی ایس کلاسونه پکښې پروسږ کال کیډل او سږ کال چې دے، د ضروریاتو د کمی د وجې نه منسټر صاحب یونیورسټی ورته دغه کړې ده، لیټر ئے کړے دے چې تاسو به راتلونکی کال له د بی ایس ایډمیشن نه کوئ، نو زما ستاسو په توسط منسټر صاحب ته دا خواست دے چې مهربانی دې اوکړی او یونیورسټۍ ته دې اووائی چې هغه یو کالج دے، تقریباً هلته کښې شپږ لکهه آبادی ده، د ماشومانو د بچیانو کامن روم نشته او هلته کښې د ټولو نه غټه خبره چې ده، د زمکې ده، د هغه کالج سره ډیره فراخه زمکه ده او د ټیچرانو پکښې ډیر زیات کمے دے او ډگری کالج مته کښې چې دے نو څلور ټیچران هیڅ بې هیڅه او دوه نور Extra ناست دی نو پکار ده چې په دغه باندې خصوصی توجه ورکړی، ټیچران ورته راولی او کوم بنیادی سهولتونه چې دی، دا ډیر ضروری دی، دا خبره د ایجوکیشن د پاره د تعلیمی ایمرجنسی دا اتم کال روان دے او د تعلیم د ایمرجنسی په اته کاله کښې یو کالج چې دے، تر اوسه پورې په Full fledged باندې سټارټ نه شو او هغې ته هغه سهولتونه میسر نه شو کوم چې هغه پکار دی نو زما دغه منسټر صاحب ته خواست دے چې مهربانی دې اوکړی او "ډاکټر خان شهید ډگری کالج" چې کوم دے نو دې ته چې کوم سهولتونه او په دیکښې کوم کمے دے، دا ایشورنس دې راکړی چې یره هغه به ورته په دې کال کښې مونږه پوره کړو او دغه یونیورسټۍ ته دغه لیټر اوکړی چې دا

Notification واپس اوکړی چې ماشومان د ایډمیشن نه محرومه کیږی نه۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریه، جناب سپیکر۔ زه خپل کټ موشن واپس اخلم خو څه تجاویز منسټر ته ایږدم، اولنئ خبره خو دا ده چې ایجوکیشن چې دے، د Eighteenth amendment نه پس دا پراوینشل سبجیکټ دے، زه نه پوهیږم چې په مرکز کښې بیا د ایجوکیشن منسټری چې ده، دا د کوم قانون او د کوم آئین لاندې ده؟ پکار دا ده چې زمونږه صوبه په دې هم نظر اوساتی او دا اختیار مونږه ته ملاؤ دے او دا پراونشل سبجیکټ دے۔ دویمه، دا اووم کال دے چې د پی ټی آئی دلته کښې حکومت دے، Curriculum دا بالکل Touch شوے نه دے، پکار دا ده چې Curriculum باندې کار اوشی ځکه دا اوس پراونشل سبجیکټ دے او پکار ده چې مونږ په Curriculum باندې کار اوکړو، مونږ خپل معاشرتی علوم چې دے، په کومه معاشره کښې مونږ ژوند کوؤ، په تاریخی توګه زمونږ یو تاریخ دے، زمونږ ثقافت دے، زمونږ جغرافیه ده، د هغې څه اطوار دی، جناب سپیکر، پکار دا ده چې مونږ په خپل نصاب کښې د دنیا تاریخ او باید چې خپلو بچو ته اوښایو خو خپل تاریخ زمونږ Priority نه ده، نو دا ډیره اهم خبره ده چې مونږ په نصاب باندې کار شروع کړو، هغه Revisit کړو، د هغې Revival اوکړو، معاشرتی علوم او تاریخی علوم حاصل کړو، دینی علوم چې دی، پکار دا ده چې هغه دینی علوم حاصل کړو۔ جناب سپیکر! د دې نه خو نه حکومت انکار کولې شی او نه مونږه انکار کولې شو چې په دې ریاست کښې د ننه هغه په کومه طریقه باندې چې مذهبی جنونیت د نصاب په ذریعه دلته کښې پروموټ شوے دے، د هغې نه مونږ انکار نه کوؤ، هغه Revival کول غواړی، نو په دې نصاب باندې کار کول چې دی دا ډیره زیاته ضروری ده، زمونږ د ټولې صوبې د یونیورسټو حال دا دے چې اوس به په چندو باندې یونیورسټی چلیږی، دا خو ډیره لویه المیه ده، د نیمې صوبې د یونیورسټو وائس چانسلرانو پوسټونه خالی دی، پکار دا ده چې دا ډک کړے شی۔ جناب سپیکر! په انتظامی توګه باندې چې د یونیورسټو خلاف کوم مهم روان دے، د هغې دې حکومت

نوټس واخلي، په مالي توګه چې یونیورسټئ د کوم مالي بحران ښکار دی، هغې له دې حکومت بندوبست اوکړی، انتظام دې اوکړی، زما به هائر ایجوکیشن ته او الیمنټری ایجوکیشن ته به دا خواست وی چې په هائر سیکنډری سکولونو کښې چې جوایس ایس کم ہیں، ایس ایس کی تعداد نہیں ہے، اس کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے، فوری طور پر، سروس سٹرکچر کا میں نے کل یہاں پر بتایا تھا لیکن جو سکولز بند ہوتے ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ کسی ہائر سیکنڈری سکول میں Suppose آپ کے گاؤں میں ہائر سیکنڈری سکول میں فیمیل ٹیچرز نہیں ہیں یا میل ٹیچرز نہیں ہیں تو سکول کے پاس اتنا فنڈ Available ہوتا ہے کہ وہ ایک اکیڈمک سیشن یعنی چھ مہینے کے لئے سائنس ٹیچر Hire کر دیں، فزکس کا ٹیچر Hire کر دیں، میتھس کا Hire کر دیں، بائیو کا Hire کر دیں اور کسی اور سبجیکٹ کا Hire کر دیں تاکہ Permanently کمیشن کے ذریعے یا پروموشن کے ذریعے وہ سکول خالی ہے، فوری طور پر وہاں پر ہم ٹیچرز لیں۔ جناب سپیکر! ہمارے صوبے میں جتنے بھی کالجز ہیں، وہاں پر لیکچرز اور پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی کمی ہے لیکن اس کمی کو ہم کالج فنڈ کے ذریعے پورا کر سکتے ہیں، ماسٹر ڈگری ہولڈرز ہوتے ہیں، سپیشلسٹ لوگ ہوتے ہیں، ہم وہاں پر Hire کر سکتے ہیں، یہاں پر میں دیکھ رہا ہوں کہ کالجز کی تقسیم جو ہے ظاہر ہے کہ وہ تعلق پر ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیئے، میری تجویز ہے کہ صوبے میں جتنی تحصیلیں ہیں، آپ ڈیٹا اٹھائیں، صوبے کی جس تحصیل میں کالج نہیں ہے وہ تحصیل خواہ منسٹر صاحب کے حلقے میں آتا ہو یا کسی اور ممبر کے حلقے میں آتا ہو، یہ میرٹ پر ہو جائے گا، یعنی ایسی تحصیلیں ہیں کہ جہاں پر ہائر سیکنڈر سکول نہیں ہیں، اب ایسی تحصیلیں ہیں کہ جہاں پر تین تین اور چار چار کالجز ہیں، ایک Criteria ہونا چاہیئے، ڈیٹا اٹھائیں، ساری تحصیلوں سے اگر Suppose twenty colleges دینے ہیں، میل اور فی میل کے اٹھائیں تو جس تحصیل میں نہیں ہیں اور جو تحصیل Deserve کرتی ہے، اس کو دیں کہ اس کا ایم پی اے کون ہے، اس تحصیل کو دیں تو میرے خیال میں یہ سلسلہ صحیح چلے گا۔ جناب سپیکر! آخری پوائنٹ یونیورسٹیز میں ایڈمیشن فیس، ٹیوشن فیس، مائیگریشن فیس، ایگزامی نیشن فیس، ری کاؤنٹنگ فیس، ان فیسز میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے، اس کو ذرا دیکھنا چاہیئے، ہم نے تو Free of cost ایجوکیشن حاصل کرنے کے لئے ان شاء اللہ آئندہ کے لئے ہم ایک سلسلہ بنائیں گے، ابھی ہم Thesis اپنے اٹھائیں گے تو یہ سلسلہ جو ہے، یہ بڑا مشکل پڑ جائے گا، یہ سوشل سیکٹر ہے، ہمیں بڑی فراخدلی سے اس میں کام کرنا چاہیئے، یہ میری تجاویز تھیں، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر! میں متعین کوئی چار پانچ باتیں کر کے اپنی کٹ موشن کو Withdraw کرونگا، ایک میرے حلقے کے اندر ایک 2006-07 کے اندر جب میں Planning and Development کا منسٹر تھا تو اس وقت سے ایک کالج منظور ہوا تھا، ڈگری کالج فار بوائز براول، وہ کالج اس کی بلڈنگ ابھی کمپلیٹ ہو چکی ہے، گزشتہ پانچ سال سے وہ آپریشنل نہیں ہو رہا ہے، میں منسٹر صاحب کی توجہ آپ کے ذریعے سے چاہتا ہوں، منسٹر صاحب خلیق صاحب شریف آدمی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ جو باتیں ہم کہیں گے وہ نوٹ بھی کرینگے اور اس پر عمل بھی کرائیں گے، اس کالج کو آپریشنل کرائیں گے، وہ قوم کے پیسوں کا ضائع ہے۔ دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انجنیئرنگ یونیورسٹی کیمپس U E T کیمپس اپر دیر جو تھا وہ Reflect ہوا تھا، دو سال سے اس کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کا کیس جو ہے وہ پی اینڈ ڈی سے نہیں نکل رہا ہے، یہ دوسری بات میری نوٹ کر لیں۔ تیسری بات نوٹ کر لیں کہ جو میری Constituency ہے، اس کے اندر ایک تحصیل ہے، لرجم بڑی تحصیل ہے، اس کے لوگ بھی Educated ہیں لیکن اس کے اندر ڈگری کالج فار گرلز جو ہے وہ نہیں ہے، زیادہ تر تعلیم یافتہ لڑکیاں جو ہیں، وہ پورے اس ریجن کے اندر ہیں اور اس کا آدھا حصہ میری Constituency کے اندر ہے، آدھا حصہ جو ہے، ملک بادشاہ صالح کی Constituency کے اندر ہے، ہم ریکویسٹ کرینگے کہ آپ نے جو reflect Umbrella کیا ہے، اس Umbrella کے اندر اس میں ہمیں بھی جگہ دے دیں۔ میں چوتھی بات کرنا چاہتا ہوں، اس پر Conclude کرونگا کہ یہ جو آپ وائس چانسلرز کو اپوائنٹ کرتے ہیں اور یہ وائس چانسلر یعنی پنجاب ہمارا بڑا بھائی ہے، سچی بات یہ ہے کہ ہمارے صوبے کے اندر کوئی ایسے Competent لوگ نہیں ہیں، اسلام آباد میں ڈاکٹر عطاء الرحمان بیٹھ کے اپنی مرضی کے لوگوں کو ہماری یونیورسٹیز کے اوپر مسلط کرے، ہماری یونیورسٹیز کا اب انہوں نے کباڑا بنا دیا ہے، یونیورسٹیز جو ہیں، اس وقت بحران کے اندر ہیں، بحران در بحران کی شکار ہوتی جا رہی ہیں اور جو رولز بنائے ہیں، ان رولز کو Review کریں، اس میں سوشل سائنسز کے جو لوگ ہیں ان کو بالکل Opportunity نہیں مل رہی ہے جس نے Mathematics کیا ہے جو Agriculture background رکھتا ہے، اس کا Impact factor جو ہے، اس وجہ سے زیادہ Opportunity ملتی ہے، Kindly ان رولز کو Review کریں۔

Thank you very much۔ میں اس پر اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں، Thank you۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہماری جو یونیورسٹیز ہیں، ساری مالی بحران کی شکار ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کا سارا بوجھ اب ہم سٹوڈنٹس پر ڈال رہے ہیں کہ دن بدن ان کی فیسیں بڑھاتے جا رہے ہیں، بعض یونیورسٹیوں کی فیسیں تو اس Peak پر پہنچ گئی ہیں کہ پرائیویٹ سیکٹر اور سرکاری سیکٹر میں فرق ہی نظر نہیں آ رہا ہے، اگر پرائیویٹ سیکٹر میں ان کو ڈگریاں بھی جلدی مل رہی ہیں، ان سے اچھی کوالٹی ایجوکیشن بھی مل رہی ہے، یہ ہماری سرکاری یونیورسٹیاں جو آپ Youth کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم Youth کو ایجوکیشن دینگے، یہ ان کے ساتھ سراسر ناانصافیاں ہیں۔ دوسرا، آدھے درجن سے زیادہ یونیورسٹیز کے VCs نہیں ہیں، یہ کیوں نہیں ہیں؟ حکومت اس میں ٹال مٹول سے کیوں کام لے رہی ہے؟ اب یہ کورونا کی جو مصیبت پڑی ہے، اس کے بعد آپ کہتے ہیں کہ ہم آن لائن کلاسز لے رہے ہیں، اس کو چلانے کا سربراہ ہی نہ ہو تو اس کے لئے وہ فیصلے اور Decisions کون لے گا؟ اس میں کافی جلدی کرنی چاہیئے کہ یہ VCs کیوں نہیں لگائے جا رہے ہیں؟ ہمارے لکی میں ایک یونیورسٹی انہوں نے دی ہے، اس میں ابھی تک سٹاف کی اپوائنٹمنٹ ہی نہیں کی ہے، یہ کب تک کرنے کا ارادہ ہے؟ میں ان سے یہ کوئسچن کرنا چاہتی ہوں کہ پہلے ان کی یقین دہانی کرائیں کہ یہ جو سارے معاملات ہیں، یہ اس کو حل کریں گے اور جو یہ سٹوڈنٹس پر دن بدن فیسیں بڑھا رہے ہیں، اس کے لئے ان کا کیا پلان ہے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں صرف دو پوائنٹس جلدی سے Raise کروں گی، میں نے ایک روپے کا کٹ لگایا ہے، اس لئے لگایا ہے کہ میں ایک اہم کٹ لگانا چاہ رہی تھی، اس لئے کہ میرا پہلا پوائنٹ یہ ہے کہ دنیا کی دو سو یونیورسٹیز میں ہمارے ملک کی کوئی ایک یونیورسٹی نہیں ہے، کئی سالوں سے نہیں ہے، یہ ہمارے لئے بہت افسوسناک بات ہے، میں چاہتی ہوں کہ اسے ہم ڈبل فنڈ دیں کیونکہ ایجوکیشن ہمارا Base ہے، میں چاہتی ہوں کہ اس سے ہم ڈبل فنڈ دیں، اپنی ایجوکیشن پر زیادہ فوکس کریں۔ دوسرا میرا پوائنٹ یہ ہے کہ ہم نے پچھلے سال پندرہ کالجز کی منظوری دی ہے لیکن

Merged area کا اس میں کوئی ایک بھی کالج نہیں ہے، نہ لڑکیوں کے لئے ہے نہ لڑکوں کے لئے ہے، کیا وجہ ہے، کیا ادھر ایجوکیشن کی کوئی ضرورت نہیں ہے؟ Thank you, ji۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا مائیک جی؟ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب۔ زہ د خلیق صاحب انتہائی، مونږ د پارہ قابل احترام دے خو پہ تیر شوی دور کښې کلہ چې پرویز خټک صاحب د دې صوبې مشر وو نو زمونږہ د واړئ د بے نظیر بھٹو یونیورسټئ یو کیمپس وو، د هغې د پارہ ئے مونږ تہ دا پیسې اینبودې وی او چې کلہ پیسې کیښودې شوې نو زمونږ مرکزی حکومت هم د هغې د پارہ د بلډنګ د جوړولو پیسې کیښودې خو زہ ډیر پہ افسوس سرہ وایم چې پہ تیر شوی ټل باندې ئے پہ 18-2017 کښې ئے پیسې اینبودې وی او کلہ چې د 19-2018 اے ډی پی کښې وزیر خزانہ تیمور سلیم جھګړا صاحب راغلو نو زمونږہ هغہ پیسې ئے د اے ډی پی نہ اوویستلی، هغلتہ سیکشن فور اوشو، زمکہ مو ورتہ واغستلہ خو هغہ پیسې دوئ واپس د اے ډی پی نہ اوویستې، هغہ سکیم ئے اویستلو نو زہ خلیق الرحمان صاحب تہ دا درخواست کوم چې مهربانی دې اوکړی، یونیورسټئ کښې چودہ سو ماشومان پہ هغې کښې اوس هم سبق وائی، پہ Rented building کښې دہ، سیکشن فور شوے دے، زمکہ اغستې شوې دہ نو پکار دہ چې مونږ تہ هغہ پیسې واپس Restore کړی او دغہ حلقې تہ ئے ورکړی۔ دویمہ خبرہ دا دہ چې د واړئ سب ډویژن تقریباً د څوارلس یونین کونسلو ماتہ د یو ګرلز کالج د پارہ ملاؤ شوے وو، د وزیر اعلیٰ صاحب د طرف نہ۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږہ د لسم نہ پس ماشومان چې کلہ لسم اوکړی نو د تیمر ګرې کالج کښې مونږ تہ ایډمیشن هلکانو جینکو تہ نہ ملاویږی، دیر زمونږ نہ پہ ساٹھ ستر کلومیټر کښې دے او انتہائی غریبانان خلق دی او درو نہ خلق راځی، زما ټولہ حلقہ پہ درو باندې او پہ ویلیز باندې مشتملہ دہ، یو یو یونین کونسل تقریباً د اٹھارہ بیس کلومیټر نہ هغوی راځی، خلق غریبانان دی او د هغوی وس نہ کیږی، نو چې کوم ماتہ ډائریکټیو ملاؤ شوې وہ نو دا کالج کلہ چې د کورونا حالت جوړ شو نو دا Distribution چې شوے دے نو زما پہ خیال هغہ ډائریکټیو چې دہ، هغہ ئے پکښې د سی ایم صاحب هغہ ډائریکټیو چې کومہ ماتہ ملاؤ شوې وہ، هغہ

ئے پکښې نه ده شامل کړې، زه درخواست کوم چې زما د حلقې چې هغه تقريباً په چھ سات لاکھ آبادئ باندې مشتمله ده، مهربانی دې اوکړی، دا امبريله سکيم خير دے چې مخکښې ئے رانه کړو، ګيله مو شته خو دا مهربانی دې اوکړی، مونږ سره دې دا کمټمنټ اوکړی چې ان شاءالله و تعالیٰ په آئنده اے ډی پی کښې به ئے مونږ ته راکړی او بل يو وړوکے شان درخواست کوم او هغه دا چې په دې وخت کښې اعلان کولې شی، د دې ګاډو د پاره ټينډر شوے وو، د کالجونو د ګاډو د پاره ډګری کالج واړئ چې هغې کښې هم د هغې يو هائی ايس شامل وو نو زما په خيال هغه ټينډر هغه ټھيکيدار هغه فرم چې ګاډی ئے ورکول، هغوی پيسې هم اوړې دی او زما خيال دے عدالت ته هم څه کيس تلے دے، دوئ ته به پته وی، زما په کالج کښې ګاډی نشته دی د ماشومانو د پاره او د ټيچرانو د پاره، مهربانی دې اوکړی د دغه يو ګاډی اعلان خو دې راته نغد اوکړی نو کټ موشن به واپس واخلم۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Minister Sahib, respond please.

<u>جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے میں تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان میں زیادہ تر ممبران نے اپنی کٹ موشنز واپس کی ہیں، یہ میرے لئے فخر کی بات ہے، ان کی تجاویز میں نے کافی نوٹ بھی کی ہیں اور ان شاءاللہ اس کو دیکھیں گے۔ پچھلے چھ مہینے سے اور جب سے میں آیا ہوں، میں نے اپنے آفس میں زیادہ ٹائم دیا ہے، زیادہ ممبران کو ٹائم دیا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنے ممبران زیادہ بہتر طریقے سے اپنے حلقے کے بارے میں بتا سکتے ہیں، درمیان میں Covid آگیا، اس وجہ سے ہمارا جو کام تھا وہ Disturb ہوا ہے لیکن پھر بھی ہم نے اس پر کافی کام کیا ہے، ایک طرف ہمارا یہ بی ایس پروگرام ہے، کالجز ہیں، دوسری طرف یونیورسٹیز ہیں، ہائر ایجوکیشن نے 2017 میں یہاں پر Implement کیا کہ ہم اپنے کالجز میں بی ایس پروگرام شروع کریں گے، اسی Haphazard میں ہم نے بی ایس پروگرام شروع کر دیا، تقریباً سو سے زیادہ کالجز جن میں اس وقت بی ایس پروگرام شروع ہے، ان کے لئے اس طرح سے تیاری نہیں کی گئی تھی، ان کے لئے سٹاف کا بندوبست کیا جائے، ان کے لئے فرنیچر کا بندوبست کیا جائے، ان کی Basic facilities کا بندوبست کیا جائے، ہم سٹینڈرڈ بنانا چاہتے ہیں، For BS Program تو اس کے لئے بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت تھی، اس کے لئے ٹھیک ٹھاک پیسے کی ضرورت تھی، ہم نے پچھلے سالوں میں اس میں

کافی زیادہ کام کیا ہے، اس سائیڈ پر کافی Investment بھی ہوئی ہے، میرے خیال میں وہ کم ہے، اس لئے ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ اس بار ہم Ongoing schemes میں زیادہ پیسے ڈالیں اور نئی سکیمز جو ہیں وہ کم رکھیں۔ کالجز کے حوالے سے جس طرح معزز ممبران نے کہا کہ ہمارے حلقوں میں کالجز نہیں ہیں، بالکل ان کی بات بجا ہے، کئی جگہوں پر کالجز بہت زیادہ ہیں اور کئی جگہوں پر کم ہیں، اس بار ہماری یہ کوشش ہو گی، ہم نے جو یہ بیس کالجز اپنی فزیبلٹی سٹڈی کے لئے رکھے ہیں، اس لئے وہ رکھے ہیں کہ ہمیں جدھر سے بھی ڈیمانڈ آئے گی، ہم ڈیمانڈ لیں گے اور پھر اس کی باقاعدہ فزیبلٹی سٹڈی کریں گے۔ اس سے پہلے جو ہوا ہے وہ ایسا ہوا ہے کہ جہاں پر معزز ممبر یا وزیر اعلیٰ صاحب یا منسٹر جو کوئی بھی چاہتا تھا یا ادھر وہ کالج بن جاتا تھا، ایسے کالجز ہیں کہ جہاں پر سٹوڈنٹس کی جو Strength ہے وہ اس حساب سے نہیں ہے جتنا اس پر خرچہ ہو رہا ہے، ہم اس دفعہ یہ کوشش کریں گے کہ ہم باقاعدہ فیزیبل جگہوں پر کالجز بنائیں اور جہاں پر ضرورت ہے اس جگہ پر کالجز بنائیں، ہم تقریباً پچھلے 2013 سے لے کر اب تک تقریباً سو کالجز سے زیادہ بنا چکے ہیں، کچھ پر کام ہو رہا ہے، یہ اتنی بڑی Vast field ہے، اتنی زیادہ ضرورت ہے، ہمیں کالجز سائیڈ پر صرف اتنی زیادہ ضرورت ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو پورا کر سکیں۔ ہمارے وسائل اتنے نہیں ہیں، ابھی ہم نے یہ بی ایس پروگرام شروع کیا ہوا ہے، اس کے لئے ہمیں ٹیچرز کی ضرورت تھی، میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، تیمور صاحب کا بھی کہ جب میں نے اپنا کیس Present کیا، Regarding teachers تو ہمیں الحمد للہ انیس سو پوسٹیں ابھی انہوں نے سینکشن کی ہیں، اس بجٹ میں ہمارے لئے بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹیز سائیڈ پر دیکھا جائے، جس طرح معزز ممبران نے بات کی، یونیورسٹیز بھی بنی ہیں، لگ بھگ کوئی تیس یونیورسٹیز اس وقت ہمارے صوبے میں گورنمنٹ سائیڈ پر ہیں، ہماری حکومت میں بھی اور پچھلی حکومتوں میں بھی کوشش کی گئی ہے کہ یونیورسٹیز زیادہ بنائی جائیں، اس کو As a recruitment agency کے طور پر لیا گیا ہے، بے تحاشا اس میں اپوائنٹمنس ہوئی ہیں، اس کا کیا ریزلٹ نکلا ہے؟ وہ آپ کے سامنے ہے۔ ابھی ساری یونیورسٹیز بحران میں ہیں، ساتھ ساتھ جب سے Covid آیا ہے، اس وجہ سے بھی بہت زیادہ پریشر ہم پر ڈیویلپ ہو رہا ہے، تقریباً جون تک کوئی ساڑھے تین ارب روپے ہماری یونیورسٹیز نے ہم سے ڈیمانڈ کئے ہیں اور ستمبر تک تقریباً کوئی پانچ ارب روپے ہمیں مزید چاہیئے، ان کی جو ڈیمانڈز پوری کرنے کے لئے جس طرح ثوبیہ نے بات کی کہ پرائیویٹ کالجز اور یونیورسٹیز کے لئے بھی یہی ایشو چل رہا ہے، ان سے بھی ہم نے

ڈیمانڈلی ہے،Overall جب دیکھا جائے تو مشکلات بظاہر کافی زیادہ ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ فیڈرل سے بات کر کے ہمیں مزید ہائر ایجوکیشن کے ذریعے اس میں گرانٹ ڈالی جائے، ہم نے اس بجٹ میں تقریباً کوئی ایک ارب روپیہ رکھا ہے، ہماری اس طرح کی یونیورسٹیز ہیں جو کہ مالی بحران کی شکار ہیں، ان کے لئے ہم نے ایک ارب روپیہ رکھا ہے، تیمور صاحب نے مہربانی کی، وزیراعلیٰ صاحب نے مہربانی کی، اس بار ہم نے رکھا ہے، جو مسائل بیان ہوئے ہیں وہ کافی زیادہ ہیں، میرا خیال ہے کہ میری طرف سے ان کے لئے دروازے کھلے ہیں، اپوزیشن کے زیادہ تر ممبران جو ہیں وہ بہت زیادہ سینیئر ہیں، وہ زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، ہمیں زیادہ اچھے طریقے سے آراء دے سکتے ہیں، مجھے بلاتے ہیں یا خود آتے ہیں، میں ان شاءاللہ ڈیپارٹمنٹ کو بٹھا کر ان کے جو مسائل ہیں، ان شاءاللہ وہ حل کرنے کی کوشش کریں گے، کم از کم آپ یہ یقین رکھیں کہ آپ جب بھی ہمیں بلائیں گے تو ان شاءاللہ ہم آپ کے پاس بھی آئیں گے، آپ ہمارے پاس بھی آسکتے ہیں، ان شاءاللہ آنے والے ٹائم میں جس طرح سردار صاحب نے بات کی، آپ اس پر تفصیلاً بھی بحث کرنا چاہیں تو اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں، اسمبلی میں اس پر بات بھی ہو سکتی ہے، آپ کی آراء ہمارے لئے بہت زیادہ معزز ہے، ہم اس پر ان شاءاللہ عمل کریں گے۔ میری یہ خواست ہو گی کہ جن ممبران نے کٹ موشنز واپس نہیں لی ہیں وہ اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں۔ Thank you

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے بڑی اچھی بات کی، ان شاءاللہ اس پر ڈیبیٹ بھی ہو گی، میرا مقصد یہ تھا کہ جو میں نے Last year بھی یہ پوائنٹ آؤٹ کیا تھا، میرے حلقے میں نہ کوئی بوائز کالج ہے اور نہ گرلز کالج ہے، پوری تحصیل میں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وہ تو انہوں نے سن لیا، جی آپ نے کہہ دیا ہے۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: یہ مجھے کیا یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ اس دفعہ آپ نے جو بیس کالجز رکھے ہیں، اس میں شامل کیا جائے گا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وہ تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، انہوں نے کہہ دیا ہے آپ کو۔

سردار محمد یوسف زمان: لیکن کم از کم یہ پہلے بھی بات تو ہوئی تھی، میں ضرور یہ مسئلہ، ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہوں، ان شاء اللہ جاؤں گا اور اس وقت بھی حقیقت میں مجھ پر بڑا پریشر تھا، ایک ایسا نیا حلقہ بنا ہے کہ جہاں پر کالج وغیرہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! یہ سب باتیں دوبارہ آپ کر رہے ہیں، آپ Withdraw کر رہے ہیں کہ نہیں، کیا کرتے ہیں؟

سردار محمد یوسف زمان: میں ان کی یقین دہانی پر Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you، بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب! په دې "باچا خان ماډل سکول" کښې چې ما یاد کړو نو په دې خو نه د دوئ پیسې لګی او په دې د سرکار د کروړونو روپو تاوان دے ځکه چې په هغه آبادئ باندې هم کروړونه روپئ لګیدلې دی، کوم چې ګاډی ولاړ دی هغه هم د کروړونو روپو دی، د خدائے په خاطر د دې خو تا هډو څه ذکر او نه کړو، پکار ده چې د دې اعلان اوس اوکړی، دا به زه سبا چالو کوم که خیر وی، سټاف پرې Already په کورټ کښې کیس ګټلے دے، هغوی ئے ریګولر کړی دی، بلډنګ ئے جوړ دے، فرنیچر پکښې پورا دے، سامان پکښې پورا دے، زبردست بلډنګ دے چې په دې ټوله صوبه کښې داسې بلډنګ نشته دے او په کروړونو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خلیق صاحب! وضاحت ورته اوکړئ جی۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ ویسے ایلیمنٹری ایجوکیشن سے Related ہے لیکن یہ ہم کوشش کریں گے، اگر آپ اپنی طرف سے ٹرانسفر کر لیتے ہیں، ہم اپنے ساتھ وہ لے لیں گے اور ان شاء اللہ ان کا کام بہتر طریقے سے کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب! تاسو ئے Withdraw کوئ؟

جناب بہادر خان: او Withdraw کوم جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، پلیز زه یو خبره کول غواړم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: د دوئ خبره هم صحیح ده خو بلډنګ جوړ دے ، سکول تیار روان وو او بیا زه دا خبره کوم چې د "باچا" خان نوم زما خیال دا دے چې دا به ډیره زیاته عجیبه وی او میاں صاحب خو ډیر Polite او ډیر سنجیده دے ، منسټر صاحب نشته، بلډنګ جوړ دے ، انفراسټرکچر موجود دے ، په بد نیتئ باندې صرف د نامې په وجه سکول بند شو نو دا کم از کم مونږ ریکویسټ کوؤ چې که تعلیمی ایمرجنسی هم ده، که دا مو کهلاؤ کړو نو مهربانی به وی، باقی هغه مو واپس واغستو، مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn. Ji, Rehana Ismail Sahiba.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی میں واپس لیتی ہوں لیکن دو تین پوائنٹس میں نے Raise کئے تھے، اس کا مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا، ایک تو سٹوڈنٹس کی فیس کی کمی کے بارے میں اور ایک جو پانچ چھ یونیورسٹیاں ہیں، ان کے VCs نہیں ہیں، جو لکی یونیورسٹی ہے اس میں سٹاف نہیں ہے، اس کے بارے میں کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کے ساتھ ان کے آفس میں بیٹھ جائیں، آپ ڈسکس کر لیں۔ نعیمہ کشور صاحبہ، Lapsed۔ صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب۔

Sahibzada Sanaullah: Withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.12, therefore, the question before the House is that Demand No.12 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

Almost ساڑھے تین گھنٹے سے اوپر ٹائم ہو گیا ہے، ساڑھے تین گھنٹے سے اور 49 ڈیمانڈز ابھی باقی ہے، ایک فنانس بل بھی باقی ہے۔ جی سلطان خان!

وزیر قانون: سر! اس کے اوپر میں نے ریکویسٹ کی ہے، فنانس منسٹر نے بھی ریکویسٹ کی ہے، وہاں سے اپوزیشن نے بھی یہ بات مان لی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ صرف دو لوگ ابھی کسی پوائنٹ پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں، اس کے بعد سارے وہ ڈیمانڈز Drop کر رہے ہیں، صرف دو لوگ وہ بات کرینگے، ان کو ٹائم دے دیں اور Agreement کے ساتھ ان شاء اللہ آگے بڑھیں۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Health, Demand No. 13.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 67 ارب 44 کروڑ 85 لاکھ 63 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 67 billion 44 crore 85 lac 63 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Health. Ji, Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: اسی روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eighty only. Ji, Sardar Yousaf Sahib.

سردار محمد یوسف زمان: سر، میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ji, Sobia Khan.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! ایک ہزار روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Malik Badshah Saleh.

ملک بادشاہ صالح: میں بیس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Ji, Samar Bilour, not present it lapsed.

وزیر قانون: سر، میں یہاں پر Rule 148 کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، چونکہ یہ طے ہوا تھا کہ پانچ بجے ہم نے سیشن کو ختم کرنا ہے، ابھی پانچ کے بجائے چھ بج چکے ہیں سر، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ آپ کی جو Powers ہیں، (4) Rule 148 سر، اگر آپ استعمال کر لیں تو ہم اس Rule کے تحت آگے بڑھ سکیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، سلطان صاحب۔ معزز اراکین اسمبلی، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا ایجنڈا بہت زیادہ ہے، لہذا میں قاعدہ 148 کی ذیلی دفعہ 4 کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2021ء کے تمام مطالبات زر کو بغیر بحث کے حسب قاعدہ ایوان کی رائے کے لئے بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔

The motion moved, therefore, the question before the House is that the Demand may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 14.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 96 کروڑ 90 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 02 billion 96 crore 90 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Communication and Works? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 15.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 73 کروڑ 87 لاکھ 46 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون

2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، پلوں، شاہراہوں اور عمارات کے مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 73 crore 87 lac 46 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Roads, Highways, Bridges, Building and Structure? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 16.

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ):</u> On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 07 ارب 56 کروڑ 75 لاکھ 85 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبنوشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 07 billion 56 crore 75 lac 85 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 17.

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات و دیہی ترقی):</u> مسٹر سپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 ارب 28 کروڑ 50 لاکھ 39 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 10 billion 28 crore 50 lac 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in

respect of Local Government? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 18.

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 04کروڑ 47لاکھ 43ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 02 billion 04 crore 47 lac 43 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The Demand is granted. Demand No. 19.

وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 17کروڑ 01لاکھ 53ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 17 crore 01 lac 53 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Animal Husbandry? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 20.

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات و جنگلی حیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ محب اللہ خان کا ہے، ڈیمانڈ نمبر 20 محب اللہ صاحب کا ہے۔

وزیر زراعت، حیوانات، ماہی پروری: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 کروڑ 68 لاکھ 93 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 03 crore 68 lac 93 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Co-operation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 21.

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات و جنگلی حیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 14 کروڑ 16 لاکھ 72 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات و جنگلات کی سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 2 billion, 14 crore, 16 lac 72 thousand ,only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Environment and Forestry? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 22.

وزیر ماحولیات و جنگلی حیات: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت ایک ایسی رقم جو مبلغ 63 کروڑ 58 لاکھ 21 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 63 crore, 58 lac 21 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 23.

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی برائے مذہبی امور): On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 کروڑ 30 لاکھ 87 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادا کرنے کے لئے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 12 crore, 30 lac 87 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Fisheries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 24.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ، جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 ارب 97 کروڑ 76 لاکھ 54 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 3 billion, 97 crore, 76 lac 54 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 25.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 64 کروڑ 82 لاکھ 49 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت و تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 64 crore, 82 lac 49 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 26.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 74 کروڑ 75 لاکھ 25 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 74 crore, 75 lac 25 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 27.

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 20 کروڑ 76 لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانے کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved, the question is that a sum of Rs 20 crore, 76 lac 41 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Stationary and printing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 28.

<u>وزیر قانون:</u> میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 38 کروڑ 29 لاکھ 76 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے مالی سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved, the question is that a sum of Rs 38 crore, 29 lac 76 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted.. Demand No. 29.

On behalf of Chief Minister <u>جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت):</u>

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 09 کروڑ 74 لاکھ 81 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران فنی تعلیم اور افرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved, the question is that a sum of Rs 2 billion, 09 crore, 74 lac 81 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Technical Education, Manpower and Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 30.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 37 کروڑ 07 لاکھ 52 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران لیبر (Labour) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 37 crore, 07 lac 52 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 31.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 48 کروڑ 59 لاکھ 51 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن پبلک ریلیشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 48 crore, 59 lac 51 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Information and Public Relations? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 32.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر برائے سماجی بہبود): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 79 کروڑ 62 لاکھ 80 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور Women empowerment کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved, the question is that a sum of Rs 79 crore, 62 lac 80 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Social Welfare, Special Education and Women Empowerment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 33.

<u>وزیر قانون:</u> میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 کروڑ 53 لاکھ 53 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved, the question is that a sum of Rs 23 crore, 53 lac 53 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Zakat and Ushr? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 34.

<u>Mr.Taimur Saleem Khan (Minister Finance):</u> Mr. Speaker, I move that a sum not exceeding Rs 84 Billions and 500 Millions only, may be granted to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Pension from the Government Demand No. 34 of the Finance Department.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved, the question is that a sum of Rs. 84 Billions and 500 Millions only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 35.

بلاول صاحب! یہ Violation ہے، بلاول صاحب! یہ موبائل ہم آپ سے لے لیں گے۔ ڈیمانڈ نمبر 35۔

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 ارب 15 کروڑ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امدادی رقم برائے گندم Subsidies کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 3 billions 15 crore, 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Wheat subsidies? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 36.

Minister Finance Mr. Speaker! I move that a sum not exceeding Rs.04 thousand only, may be granted to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Government Investment and Committed Contribution.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 04 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Government Investment and Committed Contribution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 37.

جناب خلیق الرحمان (مشیر اعلیٰ تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 کروڑ 97 لاکھ 93 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف مذہبی امور و اقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ خان صاحب! تا سو په خپل سیټ کښېنئ۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 15 crore, 97 lac 93 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Auqaf Religious, Minority and Hajj Affairs? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 38.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 34کروڑ 05 لاکھ 49ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل وثقافت، سیاحت وعجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 02 billion, 34 crore, 05 lac, 49 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Sports, Culture, Tourism and Museums? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 39.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات ودیہی ترقی): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17ارب 80کروڑ 12ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کا غیر تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 17 billion,80 crore, 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of

District Non Salaries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 40.

معاون خصوصی برائے بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 06ارب 27کروڑ 20لاکھ 43ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران Grant to Local Councils کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 06 billion, 27 crore, 20 lac, 43 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Grant to Local Councils? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 41.

آپ کی آواز بالکل نہیں آرہی ہے، Yes کی آواز بالکل نہیں، ذرا Loud بولا کریں، روزہ تو نہیں ہے، میرے خیال سے آپ کا ڈیمانڈ نمبر 41۔

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 33کروڑ 72لاکھ 04ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 33 crore, 72 lac, 04 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 42.

معاون خصوصی برائے بلدیات ودیہی ترقی: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 150 ارب سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کے تنخواہی حصے کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 150 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of District Salaries? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 43.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 کروڑ 82 لاکھ 57 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 04 crore, 82 lac, 57 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Inter Provincial Coordination? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 44.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 کروڑ 63 لاکھ 84 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران توانائی و برقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 10 crore, 63 lac, 84 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Energy and Power? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 45.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02ارب 28کروڑ 38 لاکھ 97ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 02 billion, 28 crore, 38 lac, 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Transport and Mass Transit? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 46.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 07ارب 93کروڑ 78لاکھ 77ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 07 billion, 93 crore, 78 lac, 77 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Elementary and Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 47.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 09ارب 86کروڑ 31 لاکھ 53ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد بحالی وآبادکاری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 09 billion, 86 crore, 31 lac, 53 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Relief, Rehabilitation and Settlement? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 48.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I move that a sum not exceeding Rs.31 crore 40 lac, only, may be granted to defray the charges for the year ending 30th June, 2021 in respect of Loans and Advances.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 31 crore, 40 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2021 in respect of Loans and Advances? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 49.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 97ارب 88کروڑ 97لاکھ 90ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران State trading, food grain and sugar کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 97 billion, 88 crore, 97 lac, 90 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of State Trading in Food Grains and Sugar? Those who are in

favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 50.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 ارب 38 کروڑ 40 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ډیماند نمبر 50 Move کړو، هغه Sequence کښې چې کوم پروت وو، مخکښې 62 وو، څه 50 شو۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 21 billion, 38 crore, 40 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Development? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 62.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کورونا وائرس کی ہنگامی مدد کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 15 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of COVID-19? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 61.

وزیر قانون: اچھا، ادھر آپ نے کمپیوٹر پر تھوڑا اس کو 61 Newly merged areas میں اس لئے نام لے رہا ہوں تاکہ Confusion نہ ہو۔ سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو

ایک ایسی رقم جو مبلغ 88ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نئے ضم شدہ اضلاع کے اخراجات جاریہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 88 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Newly Merged Areas? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 51.

معاون خصوصی برائے بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 25ارب 23کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی اور شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 25 billion, 23 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Rural and Urban Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

مجھے لگ رہا ہے آپ لوگوں کا روزہ ہے یا سو رہے ہیں، سوائے کچھ لیڈیز کی آوازیں آ رہی ہیں، باقی تو مجھے نہیں لگ رہا۔ ڈیمانڈ نمبر 52۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 03ارب 54کروڑ 80لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 03 billion, 54 crore, 80 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 53.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ۔جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17 ارب 28 کروڑ 90 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 17 billion, 28 crore, 90 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Education and Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No 54.

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 11 ارب 71 کروڑ 70 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، یہ بھی اچھی بات ہے، یہاں کوئی ہنس رہا ہے، سو نہیں رہے، ہنس رہے ہیں۔

The motion moved, the question is that a sum of Rs. 11 billion, 71 crore, 70 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Health Services? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No.55.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 9 ارب 58 کروڑ 10 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 09 billion, 58 crore, 10 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Construction of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 56.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم شکریہ، جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 ارب 25 کروڑ 10 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs 15 billion, 25 crore, 10 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Construction of Roads, Highways and Bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 58.

معاون خصوصی برائے (بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 44 ارب 57 کروڑ 10 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا

کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 44 billion, 57 crore, 10 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of District Programme? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 59.

وزیر خزانہ وصحت: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 73 ارب 35 کروڑ 40 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 73 billion, 35 crore, 40 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of Foreign Aided Projects? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No 60.

وزیر خزانہ وصحت: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 95 ارب 93 کروڑ 20 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضم شدہ اضلاع کے ترقیاتی اخراجات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum of Rs. 95 billion, 93 crore, 20 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2021, in respect of

Newly Merged Areas? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Item No.5 and 6. Honourable Minister, for Finance.

ایک رکن: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه شوے دے ، پاس شوے دے ، زما خیال دے ، دې پسې به وی ، تهیک ده جی، دې پسې ئے واخلئ، تهیک ده۔

Minister for Finance: Mr. Speaker!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

## خیبر پختونخوا فنانس بل 2020 کا زیر غور لایا جانا

Minister for Finance: Mr. Speaker! I Request to move that the Khyber Puktunkhwa, Finance Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the house is that the Khyber Pakthunkhwa, Finance Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 11 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 1 to 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 11 stand part of the Bill, long title and preamble and schedule also stand part of the Bill.

## خیبر پختونخوا فنانس بل 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Passage Stage: Honorable Minister for Finance to please move that the Khyber Puktunkhwa, Finance Bill, 2020 may be passed.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I request to move that the Khyber Paktunkhwa, Finance Bill, 2020 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

## منظور شدہ اخراجات بابت سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2020-21ء کے توثیق شدہ گوشوارے کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No 7. Honorable Finance Minister, to please, lay on the table of the House the Authenticated Schedule of the Authorized Expenditure of Annul Budget for the year 2020-21 under Article 123 of the Constitution.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I request to lay the Authenticated Schedule of the Authorized Expenditure under Article 123, in the honorable House

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

قرارداد بہ او بیا تاسو یو جوائنټ ریزولیوشن رااولیږئ۔

جناب عنایت اللہ: یو میډل ایسټ والا وو، یو این ایف سی والا دے، یو "خاتم النبین" لفظ والا دے، درې ریزولیوشنز دی، مونږه دا وایو چې رولز سسپینډ شی، اول رولز سسپینډ کوؤ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ریکویسټ کوئ د رولز د پاره؟ جی عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: رول 240 لاندې-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: 124۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Inayatullah: Under rule 240, rule 124 may be suspended to present resolutions.

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honorable Members to

move their resolutions? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

## قراردادیں

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ چونکہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور آئین پاکستان میں بھی مسلمان کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ نبی آخر زمان حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی اور رسول مانتا ہوں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب! جوائنټ ریزولیوشن دے، تاسو د ټولو مخکښې نومونه واخلئ۔

جناب عنایت اللہ: زه به نومونه واخلم، دیکښې دا جوائنټ ریزولیوشن دے، دیکښې دا محمود خان صاحب، محمود جان صاحب ډپټی سپیکر نوم دے، زما نوم دے، د محترمه نگہت یاسمین اورکزئی صاحبه نوم دے، محترمه ریحانه اسماعیل صاحبه نوم دے، محترمه نعیمه کشور صاحبه نوم دے، محترمه حمیره خاتون صاحبه نوم دے، محترمه ثوبیه شاهد صاحبه نوم دے او صاحبزاده ثناء الله صاحب نوم دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: نو زه به ئے دوباره Read out کړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب عنایت اللہ: چونکہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور آئین پاکستان میں بھی مسلمان کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ جو نبی آخر زمان حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی اور رسول مانتا ہو، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ یہ لازمی قرار دے کہ بنی پاک ﷺ کے نام کے ساتھ خاتم النبیین ﷺ کا لفظ تمام سرکاری وغیر سرکاری دستاویزات میں استعمال کرنا لازمی قرار دے تاکہ اس حوالے سے تمام سازشیں ختم ہو جائیں اور ختم نبوت کا مسئلہ حکومت کی سرکاری اور غیر سرکاری دستاویزات میں مستقل حل ہو جائے۔

میں اس میں ایک اور لفظ Add کرتا ہوں کیونکہ ہماری جو نصابی کتب ہیں، اس کے اندر بھی یہ لازم کیا جائے کہ اس میں بھی یہ لفظ شامل کیا جائے، ویسے یہ ریزولیوشن سندھ اسمبلی اور قومی اسمبلی سے پاس ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! اس میں آپ کے Sign ہیں، جناب محمود جان صاحب ڈپٹی سپیکر صاحب، جناب عنایت اللہ صاحب، میرا نام ہے، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ، محترمہ حمیرہ خاتون، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ اور ثناء اللہ صاحب کا نام ہے۔ یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر! چونکہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور آئین پاکستان میں بھی مسلمان کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ جو نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی اور رسول مانتا ہو، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ یہ لازمی قرار دے کہ نبی پاک ﷺ کے نام کے ساتھ خاتم النبیین ﷺ کا لفظ تمام سرکاری وغیر سرکاری دستاویزات اور سکولوں میں جیسے کہ امنڈمنٹ انہوں نے پیش کی کہ ٹیکسٹ بکس جو ہماری ہیں، سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں، ان میں استعمال کرنا لازمی قرار دے تاکہ اس حوالے سے تمام سازشیں ختم ہو جائیں اور ختم نبوت کا مسئلہ حکومت کی سرکاری اور غیر سرکاری اور سکولوں کی ٹیکسٹ بکس کی دستاویزات میں مستقل حل ہو جائے۔ Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ Respond کریں گے، یو منټ، چې دا خو اوشی کنه، یو خو تا سو، لا پاس شوے نه دے او بل پسې پاخئ۔

وزیر قانون: سر! بالکل یہ قرارداد جو جوائنٹ ریزولیوشن پیش ہوی ہے، یہاں پر عنایت اللہ صاحب اور میڈم نگہت اورکزئی نے پڑھ کر سنائی ہے، بالکل گورنمنٹ ٹریژری بنچز اس کے ساتھ مکمل حمایت کرتی ہے، اس کو آنا چاہیئے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji Inayatullah.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آئین کی دفعہ 2-160 کے مطابق بجلی کا خالص منافع صوبوں کا حق ہے، یہ ان چند دفعات میں سے ہیں جس میں وضاحت کی Proviso شامل کی گئی ہے لیکن آئین کی اس واضح دفعہ کے باوجود خیبر پختونخوا کو اس حق سے مسلسل محروم رکھا جا رہا ہے، 2016ء میں صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کا معاہدہ ہوا جس میں بقایاجات کی ادائیگی کا شیڈول مقرر کیا گیا، NHP کو Uncap کیا گیا، یہ ایک عبوری حل تھا کہ سی ایم جو کہ کابینہ سپریم کورٹ اور سی سی آئی سے اس کی تصدیق کی گئی ہے، اس کے مطابق اس معاہدے میں حل کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن ابھی تک اس پر عمل نہیں ہوا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ خیبر پختونخوا کو NHP میں Regular installment کی ادائیگی یقینی بنائے اور جو بقایاجات ہیں وہ فوراً ادا کئے جائیں۔ نمبر دو، Kazi Committee Methodology یعنی KCM کے مطابق حساب کتاب کر کے سالانہ منافع کی ادائیگی یقینی بنائی جائے۔ نمبر تین KCM کے مطابق گزشتہ سالوں کے بقایاجات کی ادائیگی کو بھی یقینی بنایا جائے، یہ ٹریژری بنچز سے ڈسکس ہوا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ آپ پیش کر دیں، اس میں دستخط انہوں نے نہیں کئے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ ہم سپورٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، چونکہ یہ صوبائی حقوق کے حوالے سے ایشو ہے، جس طرح اس بجٹ ڈیبیٹ کے درمیاں بھی فنانس منسٹر صاحب نے اس پر ڈیٹیل میں بات کی ہے کہ ہمارے صوبے کے جو ریونیوز ہیں، یہ اس کے لئے بہت Important ہے، ہمارے ڈویلپمنٹ کا جو پروگرام ہے سال کا، اس کی Completion کے لئے بڑا Important ہے، ہمارے فنانس کی صورتحال ٹھیک ہونی ہے، اس کے لئے بڑا Important ہے، یہ Kazi Committee Methodology جو ہے، AGN Kazi Formula بھی جسے کہتے ہیں، سر، صوبائی اسمبلی سے، سی سی آئی کے فورم سے، کورٹس کے فورم سے، ہر فورم پر یہ ایک متفقہ فارمولا ہے جس کے اوپر سب متفق ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں چونکہ جہاں پر بات صوبہ خیبر پختونخوا کے حقوق کی ہوگی تو اس قرارداد کو ٹریژری بنچز اور گورنمنٹ Fully support کرتی ہیں، (تالیاں) اور اس ہاؤس سے یہ مشترکہ آواز جانی چاہیئے اور یہ ایک مشترکہ

ہماری صوبائی ڈیمانڈز ہیں یا صوبائی حقوق ہیں، ہم بھی ڈیمانڈ کرتے ہیں اور اس ریزولیوشن کو Fully supportکرتے ہیں۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Ji, Sanaullah Khan Sahib.

صاحبزادہ ثناءاللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک جوائنٹ قرارداد ہے۔ عنایت اللہ خان صاحب، تیمور سلیم جھگڑا صاحب، محب اللہ صاحب، وقار خان، بہادر خان صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، شاہ محمد صاحب، صلاح الدین صاحب، فیصل زیب بھائی، ڈاکٹر امجد صاحب، شفیع اللہ خان صاحب، اکبر ایوب صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، محمود خان بٹنی صاحب، منور خان صاحب، بادشاہ صالح صاحب، خوشدل خان صاحب، مولانا لطف الرحمان اور سردار حسین بابک صاحب کے نام شامل ہیں۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اس وقت خلیجی ممالک خصوصاً سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں ہمارے محنت مزدوری کرنے والے بھائی انتہائی کرب ناک صورتحال سے گزر رہے ہیں، ایک طرف کرونا بیماری اور دوسری طرف بے روزگاری ہے، بیماری سے بڑی تعداد میں اموات ہوئی ہیں، مصدقہ اطلاعات کے مطابق صرف دیر بالا اور دیر پائن کی ایک سو گیارہ لاشیں سعودی عرب میں پڑی ہیں، لہذا ہم اس قرارداد کے ذریعے درج ذیل مطالبات پیش کرتے ہیں۔

(1) مردہ خانوں اور ہسپتالوں میں پڑی لاشیں اور بیمار افراد کو لانے کے لئے سپیشل طیاروں کا بندوبست کیا جائے تاکہ لوگ اپنے پیاروں کا آخری دیدار کر سکیں، نجی ایئر لائنز کو پاکستان آنے کی اجازت دی جائے۔

(2) احساس ایمرجنسی پروگرام کو ان ممالک میں محنت مزدوری کرنے والے کے اہل خانہ کو لاک ڈاؤن تک اس پروگرام میں شامل کیا جائے۔

(3) بیرونی ممالک میں سفارتی عملے اور پی آئی اے کے خلاف جو بھی شکایات ہیں، ان کی منصفانہ انکوائری کی جائے اور ملوث اہلکاروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان محمد خان صاحب۔

وزیر قانون: اس ریزولیوشن میں صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے جو پیش کی ہے، ہمارے جو اوورسیز پاکستانی ہیں، اس وقت دنیا میں جو صورتحال ہے کورونا کی وجہ سے، وہاں پر قدرتی بات ہے کہ اس وجہ سے تکالیف بڑھی ہیں، یہ کمٹمنٹ ہم نے دیکھی بھی ہے، فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے بھی ان کو Facilitate کیا جا رہا ہے لیکن میرے خیال میں ایک ایسی بات ہے جو ہمارے لوگوں کی اچھائی کے لئے ہے، ہمارے لوگوں کو Facilitate کرنے کے لئے ہے، میرے خیال میں اس میں کوئی مزائقہ نہیں ہے کہ یہاں سے یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ محمد وزیر صاحب۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! جو تحریک سردار ثناء اللہ صاحب نے پیش کی ہے، یہ ہمارے وہاں جو پشتون بھائی ہیں، تقریباً 80 فیصد آبادی ہماری یو اے ای میں اور سعودی عرب میں پشتون بھائیوں کی ہے، وہاں سے ایک بڑی رقم اس ملک کو معاشی استحکام کے لئے ہمیں وہاں سے آ رہی ہے، ہمارے وزیراعظم صاحب نے اس کے لئے باقاعدہ ایک ریلیف دیا ہے، اس کے لئے ٹکٹ کی جو رقم تھی وہ کم کی ہے لیکن بدقسمتی سے وہاں جو پی آئی اے کے ایجنٹس تھے یا Touts تھے وہ ہمارے عوام کو غلط راستے پر لگاتے ہیں، وہ لوگ اپنے اپنے ڈیروں میں قید ہیں، بے روزگار ہو چکے ہیں، رات کو بھی مجھے گیارہ بندوں کی کال آئی، جیل میں قید ہیں، اس کے لئے ہم متفقہ طور پر حکومتی بنچز اور اپوزیشن یہ قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں، ہم وفاقی حکومت سے سفارش کرتے ہیں، اس بارے میں اس قرارداد میں ہم اپوزیشن کے ساتھ ہیں، یہ متفقہ قرارداد ہے، کیونکہ وہ ہمارے بھائی انتہائی تکلیف میں ہیں، وزیراعظم صاحب سے ہماری اپیل ہے کہ جو ریلیف آپ نے دیا ہے، اور ریلیف ان کو دیا جائے کیونکہ یہ آج تکلیف میں ہیں، یہ لوگ ہمارے استحکام کی وجہ ہے، ہمارے انکم کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 26th June 2020, 02:00 pm Friday afternoon.

---

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 26 جون 2020ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)